رحمۃ اللعالمین ﷺ

(نعتیہ مجموعہ)

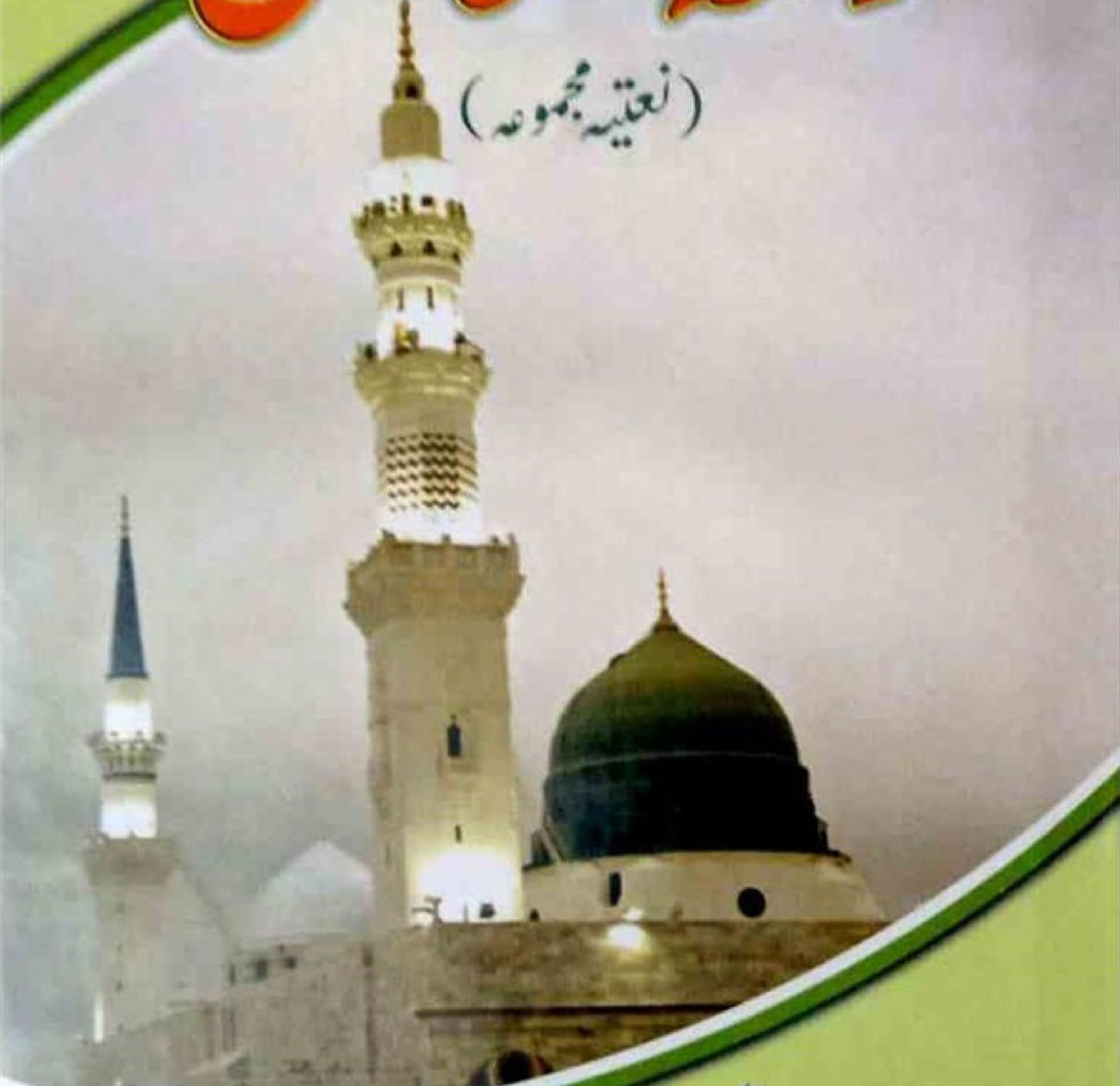

ارشد مینا نگری

رحمۃ اللعالمین

RAHEMATUL -LIL- AALAMEEN

(نعتیہ مجموعہ)

(38 ہیئتوں پر مشتمل)

ارشد مینا نگری

Arshad Meenanagri

یہ کتاب قومی کونسل برائے فروغ اُردو زبان کے مالی تعاون سے شائع کی گئی ہے

© جملہ حقوق بحق شاعر (ارشدؔ مینا نگری) اور گھریلو ورثاء محفوظ ہیں۔

نام کتاب : رحمۃ للعالمین (نعتیں) RAHEMATUL-LIL-AALAMEEN

شاعر : ارشدؔ مینا نگری، مالیگاؤں، ضلع ناسک، مہاراشٹر، انڈیا

تاریخ پیدائش : ۳/مارچ ۱۹۴۲ء

مقام پیدائش : مینا نگر (دھرن گاؤں) ضلع جلگاؤں، مہاراشٹر، انڈیا

اشاعتِ اوّل : جنوری ۲۰۱۴ء (انتخاب اوّل)

تعداد : پانچ سو 500

قیمت : -/211

ترتیب وتہذیب : ندیم ارشد، علیم طاہر

زیر اہتمام وناشر : اے، ایم، این پروڈکشن انٹرنیشنل

۵۱، مومن پورہ، سروے نمبر ۱۹/ مالیگاؤں

پروف ریڈنگ : نشاط ارم، انبساط ارم

کمپیوٹر کمپوزنگ : انصاری عبد الخالق 9270118561

طباعت : نورانی آفسیٹ پریس، مالیگاؤں

ملنے کے پتے : 1-ارشدؔ مینا نگری، Mob:09823145386

سروے نمبر ۱۹/گھر نمبر ۵۱، مالیگاؤں

2-ارشدؔ مینا نگری شاپنگ کامپلیکس

پلاٹ نمبر ۲۸، اظہار اشرف نگر، دیانہ شیوار، مالیگاؤں

ندیم ارشد: 09270845009 علیم طاہر: 09323177531

Email:nadimarshad@gmail.com

aleemtahir12@gmail.com

نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر
1	انتساب	7
2	پیش لفظ	8
3	شناختی اشاریہ از: ندیم ارشد	10
4	اردو ادب کا دُرِ شہوار از: محمد رافع گیاوی	13
5	حمد	36
6	نعتیہ مناجات	37
	نعتیہ گیت	
7	مصطفیٰ مصطفیٰ	38
8	میرے نبیؐ ہیں لاجواب	41
9	آئینہ قرآن	43
10	دو عالم محمد ﷺ نظارا تمہارا	45
11	ہمارا سہارا	47
12	مصطفیٰ تمہیں تم ہو	50
13	دیکھوں یا نبیؐ میں تمہیں	52
14	فخرِ کائنات	55

نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر
15	روبرو کملی والے کا در چاہیے	58
16	تو بے مثالی ہے نبی	60
17	شاہِ اُمم	62
18	شاہِ مدینہ	64
19	زریں اُصول	66
20	چشمِ کونین کا تارا	68
21	اِس دور کا جینا	69
22	عشق نبیؐ	71
23	مدینہ تری کیا بات ہے	73
24	محمدؐ نبی	75
25	احمدؐ ہے احد کا پیارا	77
26	یا نبیؐ	80
27	طیبہ کی جلوہ گری	82
28	کملی والے	84
29	شیدائے مصطفیٰ	86
30	مختار مدینے والے	89
31	شہِ بحر و بر	91

نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر
32	شافعِ محشر	93
33	کملی والے	95
34	اے مسلمان	97
35	نبیؐ معراج والے	99
36	اے قومِ مسلم	101
37	تعلیمِ نبیؐ اپنائیں تو	103
38	سردارِ نبیؐ	105
39	دو جہاں کے نظاروں میں	107
40	رب کے پیارے کملی والے	110
41	ہم پھر گئے تعلیمِ رسولِ عربی سے	112
42	اسلام کے فرزند	114
43	عقبیٰ بھی سنور جائے	115
44	احسانِ دو جہاں	117
45	روئے شمس الضحیٰ	119
46	محمد مصطفیٰؐ	121
47	وحدت کا اُجالا	123
48	ہو جاؤ بیدار	125
49	حبیبِ خدا	127
50	ختم پیمبر	129
51	فیضان کا مخزن	131
52	انبیاء میں بالاتر	133
53	شہِ ابرار	135
54	نبیؐ پرنور	137
55	نبی سے ملے گا	139
56	میری حقیقت	141
57	اُسوۂ رسول	143
58	مصطفیٰ آگئے	145
59	مصطفیٰ کی ذات	147
60	نور محمد ﷺ	149
61	محمد ﷺ	151
62	رب کے ہم کلام	153
63	اُصولِ نبی	155
64	نبی جی مجھے یاد آنے لگے ہیں	157
65	سلطانِ مدینہ	159

نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر
66	شاہِ کوثر	161
	نظمیں	
67	جلوۂ شاہِ مدینہ (خمسہ نظم)	164
68	احساسِ ملت (مسلسل نظم)	166
69	بک جاتے ہیں (خمسہ نظم)	168
70	کونین کا سلطان (خمسہ نظم)	170
71	دردِ نہاں ہمارا (خمسہ نظم)	173
72	محبت کا سودا (خمسہ نظم)	176
73	دونوں عالم کے شہا (مسبع نظم)	179
74	تصویرِ قدرت نہ ہوتی (خمسہ نظم)	180
75	محبوبِ نبیؐ (مسمط نظم)	183
76	بہار کا موسم (مثمن نظم)	184
77	مثال نہیں (مقطع نظم)	185
78	جشنِ میلاد النبی (مثلث نظم)	186
79	میلاد النبی ﷺ (خمسہ نظم)	188
	نعتیں	190 تا 290
80	نعتیں	

نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر
81	رباعیات	191 تا 296
82	نعتیہ قطعات	297 تا 309
83	دوہے	310 تا 314
84	نعتیہ دوہا دو بیتی	315
85	نعتیہ دوہا گیت	316
86	نعتیہ دوہا غزل	317
87	نعتیہ سانیٹ	318 تا 324
88	نعتیہ شہر آشوب	325
89	نعتیہ نوحہ	326
90	ثلاثیاں	327 تا 336
91	نعتیہ ہائیکو	337 تا 344
92	نعتیہ پنج بجھی	345 تا 347
93	نعتیہ ماہیے	348 تا 351
94	نعتیہ ترائیلے	352 تا 355
95	نعتیہ تروینی	356 تا 357
96	نعتیہ کجری	358
97	لوری	359 تا 363

نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر
98	نعتیہ چو بولے	364 تا 365
99	نعتیہ کہہ مکرنیاں	366 تا 369
100	نعتیہ پہیلیاں	370 تا 373
101	نعتیہ وَاکا	374 تا 376
102	نعتیہ تنکا	377
103	نعتیہ رینگا	378
104	نعتیہ چوکا	379
105	نعتیہ کاتااوتا	380
106	نعتیہ سیڈوکا	381
	سلام	
107	مصطفیٰ السلام علیک	382
108	سن لو میرا سلام	383
109	افسر سلام علیکم	384
110	سلام کہہ دینا	386
111	نذرانہ سلام	387
112	سلام النبی	389
113	سلام بارگاہِ مصطفیٰؐ میں	391
114	سلام لو	393
115	صلوات وسلام	395
116	"السلام علیکم"	397
117	شہِ طیبہ سلام	400

انتساب

محمد مصطفیٰؐ

آپؐ تخلیق ارض وسما کا سبب
بھی اور رحمۃ للعالمین
بھی ہیں
آپؐ
کی
عظمتوں کے
نام

ارشدؔ مینا نگری

پیش لفظ

ارشدؔ مینانگری

کسی بھی کام کی تکمیل سے قبل کام کی نوعیت کو ملحوظ رکھنا اشد ضروری ہوتا ہے، کام کی مقصدیت اس وقت تک میسر نہیں ہوسکتی جب تک کام کی انفرادیت کی اپنائیت کا احساس نہ ہو۔ یقیناً کام کی انجام دہی اپنی اپنی بساط و اہلیت کا مظہر کہلاتی ہے۔ شاعری لاکھ ودیعت ہونے کے باوجود بھی اُس کی ندرت پر کھرے اترنے کے لئے اس کے تقدس پر نظر رکھنا اہم پہلوؤں کی نزاکتوں اور لطافتوں کو بروئے کار لانے پر آمادہ کرتا ہے، یہی آمادگی انفرادیت کی جاذبیت بن جاتی ہے۔ جاذبیت کی کشش ہی پسندیدگی کی ضمانت بن کر نمودار ہوتی ہے۔

مذکورہ تمام احساسات کی روشنی میں کام کرنے کا عادی رہا ہوں۔ پچاس سال گذشتہ سے ہی نعت گوئی کا شغل بڑی تیزی سے ذہن و مزاج پر اثر انداز رہا۔ بڑی مقدار میں نعتیہ کلام ہونے کے باوجود شعری مجموعہ مکمل ہوتے ہوئے بھی طباعت سے محروم رہا۔ وجہ کچھ بھی نہیں تھی کئی موضوعات پر مجموعے شائع ہوتے رہے۔ مگر سب سے زیادہ کلام موضوعِ نعت پر موجود ہو کر بھی اشاعت سے محروم رہے۔ خدا کا شکر اور فیضِ رسول اکرم ﷺ کہ نعتیہ شعری مجموعہ کی اشاعت کا احساس عمل بن کر نمودار ہوا۔ طویل عرصے سے نعت پاک کے ذریعے خدمات ادب میں منہمک رہا ہوں۔ میلاد خوانوں، قوالوں، گلوکاروں کے ذریعے بھی اور خود کے ذریعے بھی کلامِ نعت ﷺ سے زندگی کی مطہر روشنی ماحول میں پیش کرتا رہتا ہوں۔ حضورؐ کے اسوے اور مشن کی روح کو سمجھتے ہوئے نعت گوئی سے مشرف ہونے کی سعادت سے ہمکنار رہتا ہوں۔ نعت ﷺ کی افضلیت کے ساتھ ساتھ اس کی نزاکت وطہارت کو

ملحوظ رکھنا بڑا دشوار کار ہے۔ ذرا سی کمی گستاخی کا باعث بن جاتی ہے۔ ذرا سی زیادتی کفر و شرک سے دو چار کر دیتی ہے، نعت گوئی حمد و مناجات کے تقابل میں بڑا مشکل امر ہے۔ نعت کہنا پل صراط پر چلنے کے صداق محسوس ہوتا ہے۔ مگر عشقِ احمدؐ ہو تو اس کے تمام مراحل بڑی آسانی سے حل ہو جاتے ہیں۔ میں نے نعت گوئی میں جمالیات وعقیدت کو خوب اپنایا۔ مگر کردارِ محمدؐ کی مقصدیت کو مرکزِ احساس بنا کر کام کیا ہوں۔ شرح قرآن کی افادیت کو اجاگر کر کے عقیدت کا مظاہرہ کیا ہوں۔ نعت گوئی کو دلکش بنانے کے لئے مختلف بیتوں میں اسے برت کر پرکشش بنایا ہوں، تقریباً ۸۳ بیتوں کی رنگارنگی قارئین کے ذوق کو قباحتوں سے محفوظ رکھے گی اور منفرد دلچسپیوں کا موجب بن کر نعت شریف کی مقصدی پاکیزگی سے مستفید کرے گی۔ جو میرے لئے بہر طور شکر گذاری کا باعث بنے گا۔ مجھے امید ہی نہیں بلکہ یقین کامل ہے کہ یہ نعتیہ شعری مجموعہ ''رحمۃ اللعالمین'' اللہ کی بارگار میں مقبولیت سے مشرف ہوگا اور عوام و خواص کی پسند کا منبع بھی بنے گا۔ اِن شاءاللہ۔

میں قومی کونسل برائے فروغ اُردو دہلی کا شکرگذار ہوں کہ انہوں نے ایک خطیر رقم منظور کر کے اسے طباعت کے حسن سے آراستہ کیا ہے۔ نیز مولانا محمد رافع گیاوی صاحب کا بھی تہہ دل سے شکرادا کرتا ہوں کہ آپ نے اپنے طویل مضمون میں نعت ﷺ کی عظمت اور میری نعت گوئی کے نمایاں زاویوں کو بڑی ندرت سے اجاگر کیا ہے۔ نعت کی لطافت کی وضاحت بھی بڑے لطیف و مہین انداز میں پیش کی ہے۔ بہت کم وقت میں آپ نے اپنی تحریر عطا کر کے اس مجموعہ نعت کے تعارف کا حق ادا کیا ہے اللہ آپ کو عمر حضر عطا کرے اور زندگی کی عظمتوں سے بہرہ مند کرے۔ اس مجموعہ میں جنہوں نے بھی اعانت کی مولا ان کی بھی اعانت کرے گا۔

شناختی اشاریہ

تحریر کردہ: ندیم ارشد

اسم	:	مومن الحاج شیخ عبدالرشید شیخ محبوب
تخلص	:	ارشدؔ میناںگری
وطن	:	میناںگر (دھرن گاؤں)، ضلع جلگاؤں، مہاراشٹر
مقامِ پیدائش	:	میناںگر (دھرن گاؤں)، ضلع جلگاؤں، مہاراشٹر
وطن ثانی	:	مالیگاؤں، ضلع ناسک، مہاراشٹر
تاریخ پیدائش	:	۳ر مارچ ۱۹۴۲ء
ابتدائی تعلیم ومقام	:	فائنل، میناںگر، (دھرن گاؤں)، ضلع جلگاؤں، مہاراشٹر

S.S.C. جونیئر PTC سینئر PTC اور ڈی ایڈ

D.Ed. مالیگاؤں (پنڈت) دھولی ※اور دیگر ادبی امتحانات

ذریع※ معاش : درس وتدریس ۱۹۶۱ء تا مارچ ۲۰۰۰ء ※مالیگاؤں (ناس※)

اعزازات: مثالی ٹیچر کی مرتب ※ واشٹری ※ک وی خطابات آفتابِ سخن عوامی شاعر شاعر انسانیت ہم ※ل ممتنعک امتازشاعر زود گو خوب گو سخن ور موضوعات ک ادیم لمثال شاعر، گیتوں ک راج ※ غزلوں ک ش ※ نشا※ نظموں ک بادشا※ تحت للفظ ترنم ک لبے مثال شاعر، ہ ندی اور اردو ک اخو بصورت سنگم تاثیر و معنویت ک ا مال وقت ک ہباض وغیر ※ک ی مختلف ادبی، تعلیمی، سیاسی، سماجی ہمذ※ بی، ثقافتی تنظیموں سے اعترافِ خدمات اور اعزازات وعوام وخواص میں مقبولیت بے مثال ک احامل ،ادار※ اقبال احمد اقبال، مالیگاؤں ک ا اعترافِ خدمات ایوارڈ، چار شعری مجموعوں کے ادبی گوشے ماہنامہ

بیباک، راشٹریہ ایکا تمتا ایوارڈ، ماہنامہ فنون کا ادبی گوشہ، اردو ساہتیہ اکادمی مہاراشٹر اشاعتی رقوم، کئی انعامی مقابلوں میں اولین انعامات، قومی کونسل فروغِ اردو زبان کی جانب سے مجموعے کلام ''عید'' اور ''ماں'' اعزازی طور پر خریدے گئے۔ مجموعہ کلام ''رحمۃ للعالمین'' کی اشاعت کے لیے خطیر رقم منظور کی گئی۔ ۲۰۱۱ء کے لیے مہاراشٹر اردو اکاڈمی کی جانب سے مجموعے کلام ''سہروں کے چہرے'' کو ایوارڈ سے نوازا گیا۔ ماہنامہ ''انٹرنیشنل شاعر'' اگست سن ۲۰۱۳ء میں خصوصی گوشہ شائع ہوا۔ ۲۰۱۳ء میں عالم گیر شہرت یافتہ ڈاکٹر سیفی سرونجی صاحب نے ایک گراں مایہ کتاب بعنوان ''ارشدؔ مینا نگری کی کتابوں کا تنقیدی جائزہ'' قلم بند کیا اور جو انتساب پبلی کیشنز، سرونج (بھوپال) سے شائع ہوئی، نیز عالم گیر مقبولیت کے حامل ڈاکٹر محبوب راہیؔ صاحب نے ۲۰۱۳ء میں بعنوان ''ارشدؔ مینا نگری ایک جامع الکمالات قلم کار (فکر و فن کے آئینے میں)'' ایک تحقیقی و تنقیدی کتاب قلم بند کیا جو اسباق پبلی کیشنز پونے سے شائع ہوئی۔ حفیظ جالندھری ایوارڈ، ۲۰۱۳ء منجانب انجمن ترقی اردو (ہند) باشتراک مہاراشٹر اردو ساہتیہ اکاڈمی۔

سرگرمیاں: پچاس برسوں سے درس و تدریس کی ذمہ داریوں کو امتیازیت سے ساتھ نبھاتے ہوئے ملک اور بیرون ممالک میں مشاہیر شعراء کے درمیان مشاعروں میں شرکت اور نمایاں کامیابیاں، معتبر رسائل اور اخبارات میں مسلسل کلام شائع ہوتے ہیں۔

منفرد خصوصیات: اردو زبان کے علاوہ ہندی اور مراٹھی زبانوں میں بھی ہمہ گیر شاعری کی مثل قائم کی اور مقبولیت پائی۔ تقریباً ہر صنف سخن میں شعر و ادب کی مقصدی عظمت کو برقرار رکھا۔ مقابلہ جاتی جلسوں میں ہزاروں طلبہ و طالبات کو تربیت دے کر اول انعامات حاصل کرنے کی اہلیت بخشی۔ ہمیشہ فروغ یکجہتی میں حب الوطنی، یکجہتی، اخلاق پر مبنی گیت، اسکولوں کالجوں اور درس گاہوں میں

بھی گائے جاتے ہیں ۔ بڑوں کے لیے ہی نہیں بلکہ بچوں کے لیے بھی آپ نے بے حساب تعلیمی، ادبی سرمایہ مہیا کیا ہے ۔جس سے معلمین اور طلبہ مستفیض ہو رہے ہیں ۔موصوف کا انداز تحت اللفظ اور منفرد ترنم مقبول عام و خاص ہے ۔سامعین و ناظرین کے نباض یہ کہلاتے ہیں ۔اپنی شاعری میں انسانی احساسات کی ترجمانی کرنے میں مہارت رکھتے ہیں ۔مشاہیر قوال اور گلوکار کئی ہزار کلام گا چکے ہیں ۔کئی البم اور کیسیٹ جاری ہو چکے ہیں ۔

بیٹے بیٹیاں: عظیم ارشد، مدرس (ڈی ،ایڈ ۔ایم ،اے ۔ایم ،ایڈ) علیم طاہر، مدرس (بی ،ایڈ ۔ٹرپیل ایم ،اے ۔جنرلزم) نعیم ارشد بی اے،، کلیم ارشد انجینئر، مقیم ارشد انجینئر، ندیم ارشد (ڈبل ایم ،اے ۔بی ،ایڈ ۔جنرلزم) نشاط ارم (بی ،ایڈ ۔ایم ،ایڈ) انبساط ارم (ڈی ،ایڈ)، حلیمہ بی (اہلیہ) فہیم الدین (پوتا)، علینل ارم (پوتی)، اردم الدین (پوتا)، تابینہ ارم (پوتی)

والدین: مرحوم مومن شیخ محبوب (والد)، مرحوم حجن جہان بی (والدہ)، مرحوم شمس الدین (دادا)، مرحوم نور بی (دادی)

مطبوعہ شعری مجموعے: احساس (غزلیات)، نئے اجالے (گیت اور نظمیں)، دھرتی کے تارے (ادب اطفال)، عید (شعری مجموعہ)، سہروں کے چہرے (شعری مجموعہ) ماں (شعری مجموعہ)، ابر نیساں (غزلیات)، رحمۃ اللعالمین (نعتیں)

زیر طبع شعری مجموعے: بولتے پتھر (قطعات)، گیت ہی گیت، اور تقریباً ۱۲ ارشعری اور نثری مجموعے زیر ترتیب ہیں ۔

پتہ: ارشد مینا نگری، مومن پورہ، ۵۱، مالیگاؤں، ضلع ناسک، مہاراشٹر (انڈیا)

موبائل: 09823145386 / 09270845009

اردو ادب کا درِ شہوار......ارشدؔ مینا نگری

............محمد رافع گیاوی

میرے پیش نظر ابھی جناب ارشدؔ مینا نگری صاحب کا نعتیہ مجموعہ ''رحمۃ اللعالمین'' ہے۔لیکن میں اس کے تخلیق کار کے فکروفن اور شخصیت کا تعارف پیش کرنا مناسب سمجھتا ہوں تا کہ اس کی تخلیقات سے مطلوبہ فوائد حاصل کیے جاسکیں کیونکہ تخلیق کار کے فکروفن اور شخصیت کا ادراک حاصل نہ ہوتو اس کے کلام سے اس کی منشاومراد کے برخلاف معنیٰ ومطالب اخذ کئے جاتے ہیں۔ ارشدؔ مینا نگری کے مکمل فکروفن اور شخصیت کا احاطہ کرنے کے لیے تو کئی جلدوں کی ضخیم کتب درکار ہوں گی یہاں تو صرف اختصار پیش خدمت ہے۔

محترم جناب ارشدؔ مینا نگری جیسی علمی وادبی اور عبقری شخصیت جن کی کئی کتب شائع ہو چکی ہیں ۱۳ ار سے زائد زیورِ طباعت سے آراستہ ہونے کی منتظر ہوں اور جن کے فکروفن پر اردو ادب کے ماہرین جناب ڈاکٹر سیفی سرونجی اور جناب ڈاکٹر محبوب راہی جیسے لوگوں کی دو دو مکمل کتابیں منظر عام پر آچکی ہوں۔اس شخصیت پر مجھ ہیچمدان اور علم وفن سے تہی دامن شخص کی تعریف وتوصیف اور تقریظ کی حیثیت بالکل سورج کو چراغ سحر دکھانے جیسا ہے کیونکہ نابغہ علم وفن ہستیاں ان کی خدماتِ جلیلہ کو خراجِ تحسین وعقیدت پیش کررہی ہیں۔یہ سطور سے میرا مقصد ارشدؔ مینا نگری کی کتب پر کوئی تقریظ یا تنقید تحریر کرنا نہیں ہے۔ان کی نگارشات جتنی اور جیسی داد وتحسین کی مستحق ہیں انشاء اللہ ناظرین اور ناقدین خود داد دیں گے اور اس کے عیب وصواب سے بھی علم وبصیرت والے ناواقف نہ رہیں گے۔میرے پیش نظر صرف یہ ہے کہ ارشد مینا نگری صاحب نے ایک طویل

مدت تک تجربات، مشاہدات اور محنت شاقہ برداشت کر کے جہانِ اردو ادب کو سیراب کرنے کی جو سعیٔ مشکور کی ہے اس میں کچھ تھوڑا حصہ لے کر میں بھی کسی حد تک حصول ثواب وسعادت کا مستحق بن سکوں۔

ارشدؔ مینانگری کو پیشۂ تدریس اور مالیگاؤں جیسی زرخیز اور ثمر آور علمی وادی نصیب ہوئی اور رحمتِ خداوندی کی گھٹاؤں نے آبیاری کی تو یہ تخم پختہ تناور شجر شاخسار بن کر ابھرا۔ اس پس منظر میں ارشد میناںگری کی شخصیت کو سمجھنا آسان ہو جاتا ہے کہ انسان کے طبائع وخصائص کی تعمیر و ترقی میں حسب ونسب، ماحول و معاشرہ، مشفق و مربی اساتذہ علمی حلقہ احباب اور اپنے ذاتی مطالعہ ومشاہدہ کا بڑا ہاتھ ہوتا ہے۔ ارشدؔ میناںگری کو یہ سارے گوہر نایاب خدا کے فضل و کرم سے وافر مقدار میں نصیب ہوئے اور وہ اپنے جیب و دامن ان جواہرات سے بھرتے رہے نتیجہ آج درِ شہوار بن کر اردو دنیا کی آبیاری کر رہے ہیں جسکی کسی شاخ پر ''دھرتی کے تارے'' کسی پر ''نئے اجالے'' کسی پر ''عید'' کے نظارے کسی پر ''سہروں کے چہرے'' کسی پر ''ماں'' کی عظمت کے نغمے اور تمام شاخوں پر ''رحمۃ اللعالمین'' کے جمال اور جلال کا نور ہے غرض جدھر نظر کیجئے ایک عجیب کیف وسرور ہے اور جب تک اس شجر کا تنا سلامت ہے شاخوں کا شمار ایک دشوار ترین کام ہوگا کیونکہ ہر روز ایک نئی آب و تاب کے ساتھ ایک نئی شاخ نمودار ہوتی نظر آرہی ہے۔ اللہ اور اضافہ کرے۔

ارشدؔ میناںگری نے بیسیوں اصناف سخن پر طبع آزمائی کی ہے اور بیسیوں موضوعات پر خامہ فرمائی کی ہے، مثلاً غزلیات، ادب اطفال، منظومات، رباعیات، تحقیقی مقالات، تضمینات، منقبت، نعت، حمد، تنقیدی و تجزیاتی مضامین، طنزیہ ومزاحیہ منظومات، قومی وطنی نظمیں اور ہمعصر قلمکار وغیرہ اور ہر عنوان پر کامیاب وکامران رہے ہیں۔ حقیقتاً اس شہرت پسندی نمود ونمائش، مادہ پرستی اور خود نمائی

کے دور میں ارشدؔ مینا نگری زوال پذیر اردو دنیا میں ایک نئی روح پھونکنے کا کارنامہ نہایت خاموشی کے ساتھ سرانجام دے رہے ہیں ان کے عزم وحوصلہ اور ادبی خدمات کی جتنی بھی تعریف وتحسین کی جائے ان کی خدمات وعظمت کا پورا پورا حق ادا نہیں ہوسکتا۔ ان کی حقیقی قدردانی یہ ہے کہ اس پیرانہ سالی میں بھی ان کی اولوالعزمی، ولولہ وامنگ، استقلال وقناعت، اور تنگ دامنی کے باوجود ملت اسلامیہ کی جدید وقدیم نسلوں کی اصلاح وتربیت کے لیے بیتابی وبیقراری اور اردو ادب کی پاسبانی کے جذبات واحساسات سے عبرت ونصیحت حاصل کی جائے ان کے دست وبازو بن کر ان کے مشن کو مزید تابناک بنایا جائے۔ محض قصیدے لکھنے اور پڑھنے سے ہمارا کچھ بھی بھلا نہیں ہونے والا۔

شعرگوئی کی صفت نوعِ انسانی میں زمانہ قدیم سے پائی جاتی ہے۔ عہدِ رسالت سے پہلے بھی شعروشاعری کے چرچے خوب ملتے ہیں جس میں غلوِ عقیدت، مبالغہ آمیزی جھوٹے قصیدے، اوہام وخرافات، ہرلیات ولغویات، جھوٹے معبودوں کی ثناخوانی چنگ ورباب کی تحسین، شراب وکباب کی رغبت، حسن وعشق کے محرکات، شرک وبت پرستی پر افتخار، قومی عصبیت پر تفاخر اور اللہ کی وحدانیت کے خلاف یاوہ شعرگوئی جیسی رکیک وحقیر اور تمام آلودگیوں سے بھری شاعری کا رواج تھا جس پر قرآن نے سخت الفاظ میں تنقید کی کہ ''شاعروں کی پیروی وہ کرتے ہیں جو بھکے ہوئے ہیں کیا آپ نے دیکھا کہ شاعر ایک ایک وادیٔ بیاباں میں سر ٹکراتے پھرتے ہیں اور وہ جو کہتے ہیں وہ کرتے نہیں (اشعراء ۲۲۴ تا ۲۶) گویا شاعری تخیلات کی وسیع وعریض وادی ہے جس میں مئے خانے وبت خانے اور محبوب سے عشق ومحبت، وصل وفراق، جدائی پر آنسو اور وصل پر دادِ عیش، ناراضگی پر ہجو اور خوشی میں قصیدے، کبھی زہد وتقویٰ کا سبق اور کبھی

مئے نوشی پر کیف و سرور کا اظہار گویا شاعری میں سب کچھ ہے خیال آرائی اور مبالغہ آرائی ان کے فن کا کمال شمار ہوتا ہے۔ان کا اپنا ایک کردار نہیں ہوتا بلکہ یہ ہر وادی میں بھٹکتے پھرتے ہیں تو ان سے دوسروں کی اصلاح کی کیا توقع کی جا سکتی ہے؟ کیونکہ یہ خود باتونی اور بے عمل ہیں ان کا کوئی مضبوط اور مستقل نقطہ نظر نہیں ہوتا۔ چنانچہ عہد رسالت میں جہاں تمام برائیوں کا قلع قمع کیا گیا شاعری کو بھی تمام آلودگیوں سے پاک وصاف کر کے شاعری کا بھی نہایت نفیس ولطیف اور اعلیٰ ذوق عطا کیا گیا۔آج ہمارے سامنے شعراء میں صحابہ کرامؓ اور شاعرات میں صحابیاتؓ کی ایک طویل فہرست ہے۔ چنانچہ حضرت حسان بن ثابتؓ مسجد نبوی میں نعتیہ کلام پیش کرتے تھے جسے خود نبی ﷺ بھی سنتے تھے نبی ﷺ حسانؓ سے کفار و مشرکین کے اشعار کا جواب دلواتے تھے۔ پھر یہ تعمیری سلسلہ چل پڑا تو ہمارے بہت سارے اولیاء کرامؒ و پیران عظامؒ اور علماء دین اور خدمانِ اسلام نے شاعری کو اوج کمال تک پہنچایا۔ دراصل اشعار قوموں کے مذہبی تصورات، معاشرتی و اخلاقی تنظیم اور علمی و سیاسی بصیرت کا آئینہ ہوتا ہے ادب اور انسانی معاشرے میں بڑا مضبوط و مستحکم اور عمیق رشتہ ہے انسانی قلوب و اذہان پر کسی چیز کے بارے میں اپنے علم و فہم کے مطابق جو نقشہ مرتسم ہوتا ہے شاعر اسے اپنے کلام میں حسن و تاثیر سے آراستہ جامہ پوشی کر کے پیش کرتا ہے تو ادب بن جاتا ہے ۔ادب کی چاشنی کلام کی اثر آفرینی میں غیر معمولی اضافہ کر دیتی ہے اس لیے حسین و موثر کلام ایک ایسا مضراب بن جاتا ہے جس سے قوموں کے خوابیدہ جذبات و احساسات کو بیدار کیا جا سکتا ہے اور ان کے اجتماعی ضمیر کو متحرک کر کے پاکیزہ جذبات اور اعلیٰ تخیلات کی آبیاری اور نشوونما کی جا سکتی ہے ان کو مقصدِ وجود سے آشنا، نصب العین کا شیدائی و فدائی بنایا جا سکتا ہے قوموں پر چھائی یاس وقنوطیت کو

عزم وحوصلہ اور امنگ و ولولہ سے بریز کیا جاسکتا ہے قوموں پر چھائی یاس و قنوطیت کو عزم وحوصلہ اور امنگ و ولولہ سے لبریز کیا جاسکتا ہے اقدار واطوار اور سیرت و کردار کے فساد کی اصلاح کی جاسکتی ہے۔ادب کی اس غیر معمولی اثر پذیری کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے نام ونمود کے رسیا و دلدادہ حقیر دنیاوی فوائد کے طلبگار اور آخرت فراموش مسلم ادباء وشعراء نے بھی اپنی اس خداداد صلاحیت سے تعمیر کی بجائے تخریب کا کام لیا ہے۔ بلاشبہ ماحول ومعاشرے اور نوجوان نسل کو تخریب و بگاڑ کی طرف رہنمائی کرنے والی سرگرمیوں میں ادباء وشعراء کا حصہ لینا ان کے وقار اور قدر ومنزلت کے سراسر خلاف ہے۔تخریب پسند طاقتوں کی کاسہ لیسی، راج دربار کی حاشیہ برداری ادباء وشعراء کے نام پر کلنک اور اپنی غیرت وحمیت کو خاک میں ملانا ہے، ارشدؔ مینانگری نے ایسے سفلی جذبات سے پاک علوی صفات سے متصف ہو کر اپنا کلام پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے انھوں نے تمام اصناف سخن میں طبع آزمائی کی ہے اور اپنے کمالِ مشاقی کا ثبوت پیش کر دیا ہے جو عصر حاضر میں ایک نادر مثال ہے۔آپ ایک کہنہ مشق قادرالکلام شاعر پُرسوز قلب وجگر اور وسعتِ فکر ونظر کے مالک ہیں ارشدؔ مینانگری نے اردو ادب کو نادرالمثال تحفے عطا کیے ہیں جس میں میرے علم کی حد تک ذخیرۂ اردو ادب میں کوئی ان کا ہمسر نہیں۔ یہ ان کا ایسا کارنامہ ہے جس پر اردو ادب جتنا فخر کرے کم ہے۔وہ چار تحفے ہیں ''عید'' پر مکمل ایک کتاب، ''ماں'' پر تین سو سے زائد صفحات پر مشتمل کتاب ''سہرے'' پر مکمل ایک کتاب اور ''رحمۃ اللعالمین'' نعتیہ کلام پر چار سو صفحات کی کتاب۔اب تک ان عنوانات پر اتنی ضخیم کتب میری نظر سے نہیں گزری ہیں اس لیے میں اردو ادب پر ان کا یہ ایک بڑا کارنامہ شمار کرتا ہوں۔''عید'' میں ارشدؔ مینانگری نے دین کے جامد اور

عبادات کے محدود تصورات کا نہایت احسن طور پر قلع قمع کرتے ہوئے عید کے حقیقی پیغام کو مبرہن کرنے کی پوری سعی مسعود کی ہے جو ان کے فکر صحیح و بالغ نظری اور اعلیٰ تعمق کی غماز ہے انھوں نے اپنے پختہ ذہن و فکر، اعلیٰ بصیرت اور شاعرانہ کمال کا ایک نیا سکہ اردو دنیا میں روانہ کر دیا ہے جس کی آج امتِ مسلمہ سخت متقاضی ہے افسوس کہ آج ملت اسلامیہ کی اکثریت اس حقیقی عید کا فلسفہ و پیغام سمجھتی ہے نہ صحیح شکرانہ ادا کر پاتی ہے اور نہ اس کے صحیح معنیٰ و مطالب سے آشنا ہے بلکہ رسمی طور پر عید گزار دیتی ہے۔ ہماری زندگیوں میں نہ جانے کتنی عیدیں آئیں مگر انفرادی اصلاح ہوئی نہ اجتماعی طور پر کوئی تبدیلی رونما ہوئی۔ ارشدؔ مینا نگری نے تمام پیغامات مثلاً خوشی و مسرت، اتحاد و اتفاق، ہمدردی و غمخواری حاجت مندوں کی دادرسی، عاجزی و شکر گزاری اور دین کے لئے جذبہ سرفرازی وغیرہ کا احاطہ کیا ہے اور بتایا ہے کہ یہ صفات عید سے حاصل نہ ہوں تو یہ عید ہمارے لیے وعید ہے۔ ارشدؔ مینا نگری نے عید کے حقیقی پیغام کو عام کرنے کے لیے مختلف اصناف سخن کے بحرِ بیکراں کی غواصی و شناوری کی ہے اور اس کے ذریعہ یہ جتانے کی سعی بلیغ کی ہے کہ اسلام نے ملت اسلامیہ کو جو تہوار دیے ہیں وہ محض زیب و زینت، شان و شوکت اور تفریح طبع کے لیے نہیں ہیں بلکہ عالم انسانیت کے لیے امن و آشتی کا پیغام ہیں ان تہواروں میں امن و سلامتی، اخوت و بھائی چارگی، ہم آہنگی و یکجہتی اور مساوات اور اتحاد کے مظاہر بھی ہیں جو خدا پرستی کی علامت اور عالم انسانیت کی اصل غایت ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ ایک شخص جن اصولوں پر ایمان رکھتا ہے ان کے مطابق تنہا رہ کر کارِ جہاں سرانجام نہیں دے سکتا اس کی ساری زندگی اپنے اقرباء و رشتہ داروں، بھائی بندوں، رفقاء و احباب، ہمسایوں و پڑوسیوں اور زندگی کے بیشمار معاملہ داروں کے ساتھ ہزاروں کے

تعلقات میں جکڑی ہوئی ہے۔ دنیا میں ملت اسلامیہ اللہ کی طرف سے ایک گراں بار امانت کی امین ہے اور اس کا فرض منصبی ہے کہ انفرادی و اجتماعی زندگی اور اجتماعی تعلقات کو اللہ کی مرضی کے سانچے میں ڈھالے جس کا مظاہرہ عید کے موقع پر کیا جاتا ہے اس اجتماعی مظاہرہ کو خدا پرستی و عبادت بنانے اور احکام الٰہی کے قالب میں ڈھالنے کے لیے ضروری ہے کہ عید کے لیے جمع ہونے والوں کے قلب و ذہن میں اس بات کا شعور تازہ اور زندہ رہے کہ وہ اللہ کے ذمہ دار بندے اور خلیفۃ الارض ہیں ارشدؔ مینا نگری نے ملت اسلامیہ کے اندر اسی شعور کو نہایت دردمندی و دلسوزی کے ساتھ بیدار کرنے کی سعی مشکور کی ہے تا کہ ملت اسلامیہ کی عید حقیقی عید سعید ثابت ہو انھوں نے اپنے اشعار میں خونِ جگر کی آمیزش سے پیغام عید کو دو آتشہ بنا دیا ہے۔ کاش! ملت اسلامیہ ان پیغامات سے کماحقہ مستفید ہو سکے۔ اسی طرح ارشدؔ مینا نگری کے کلام کا ایک مجموعہ "ماں" ہے جو تقریباً ساڑھے تین سو صفحات پر مشتمل ہے اور اپنی مثال آپ ہے آج تک میری نظر سے صرف "ماں" کے عنوان پر اتنا ضخیم شعری مجموعہ تو کجا کوئی نثری مجموعہ بھی نہیں گزرا یہ اردو ادب کے لیے ایک عظیم کارنامہ اور نادر تحفہ ہے جس کی سعادت موصوف کے حصہ میں آئی جزاک اللہ انھوں نے اس مجموعہ میں حمد کی بھی ایک ایسی ندرت پیدا کی ہے جو اس سے پہلے کبھی نظر نہیں آئی وہ یہ کہ "ماں" کو اللہ کی عطا و بخشش کے طور پر پیش کر کے حمد کہی ہے ملاحظہ فرمائیں ؎

ماں ہے تیری عطا
شکریہ اے خدا
روپ بھی رنگ بھی
انگنت ڈھنگ بھی

ماں کی اک ذات میں
تو نے کیا کیا دیا
شکریہ اے خدا

غرض ارشدؔ مینانگری نے جس طرح ماں کی زندگی کے ایک ایک گوشے اور روپ کو بیسیوں اصنافِ سخن کے ذریعہ اجاگر کیا ہے جس کی تفصیل بیان کی جائے تو کئی جلدوں میں کتب تیار ہو جائیں کیونکہ انھوں نے شکمِ مادر سے لے کر پرورش اور ماں کی اولاد سے آرزؤں اور تمناؤں کی اتنی حسین و دلآویز اور پر درد تصویر کشی کی ہے کہ سخت سے سخت دل انسان بھی ان مناظر کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ کر بیتاب و بیقرار اور اشکبار ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ "ماں" کا رشتہ تمام مذاہب حتیٰ کہ مذہب بیزاروں کے نزدیک بھی قابل احترام رہا ہے مگر ستم ظریفی ہے کہ موجودہ عہد میں مغربی افکار کی یلغار نے ساری قدروں کو پامال کر کے رکھ دیا ہے۔ اب بوڑھے والدین کے لیے اولڈ ہاؤس تعمیر ہو رہے ہیں۔ اور لوگ انھیں گھر کے لیے مصیبت سمجھ کر اولڈ ہاؤس کے خادموں کے حوالے کر رہے ہیں۔ اور جو لوگ اپنے گھروں میں رکھنے پر مجبور ہیں۔ وہ بھی کس حال میں رکھتے ہیں۔ وہ بھی قابل دید ہے۔ ان سرد و گرم تجربات سے استفادہ کرنے کی بجائے گھر کے اذکار، رفتہ ظروف کی طرح کوئی ایک گوشہ دے دیا جاتا ہے۔ اس فکری یلغار کے طوفانِ بلاخیز نے ارشد مینانگری جیسے دردمند دل کو بیتاب و بیقرار ہو کر "ماں" جیسا مجموعہ پیش کرنا بلاشبہ موجوں کا رخ موڑنے اور انسانیت کو قعرِ مذلت میں گرنے سے بچانے کی نہایت مبارک سعی اور فکری پستی کے تلاطم سے پوری طرح ٹکر لینے کے مترادف ہے کیونکہ آج بے مثال مادی ترقیوں اور سائنس اور ٹیکنالوجی کی عظیم الشان بلندیوں کے باوجود سماج ہزار ہا برائیوں کی آماجگاہ بنا

ہوا ہے اور انسانی قدریں پامال ہو رہی ہیں۔ ایسے حالات میں ارشدؔ مینانگری کا پیغام ہے کہ ان تمام مسائل کا حل اس ملت کے پاس ہے جو خالق کائنات کے دین کی حامل ہے اس لیے ایسے حالات میں جبکہ انسانیت ناگفتہ بہ حالات سے دو چار ہے اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ اس امن و محبت اور انسانی فلاح و بہبود کے نسخۂ کیمیا کو دنیا کے گوشے گوشے تک عملی نمونہ بن کر پیش کیا جائے تاکہ انسانیت امن و سکون سے ہمکنار ہو۔

ارشدؔ مینانگری نے ادب اطفال جیسے دشوار اور پیچیدہ کام کو بھی نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیا ہے جس میں اکثر و بیشتر ادیبوں نے ٹھوکریں کھائیں ہیں بری طرح مرعوب ہو چکے ہیں الا ماشا اللہ اس لئے ان کی تخلیقات میں عقائد اسلامی کو مسخ اور اخلاقی قدروں کو پامال کیا جا رہا ہے نونہالوں کو اونچے آدرشوں سے محروم کر کے فحاشی و عریانیت، خودنمائی و فیشن پرستی، عیاشی و عیش پرستی، بے عملی و لذت پرستی اور ناکارہ پن میں مبتلا کیا جا رہا ہے۔ حقیقت پسندی کی جگہ توہم پرستی و چمتکاری افسانوں سے روشناس کرایا جا رہا ہے۔ توڑ پھوڑ اور تخریبی سرگرمیوں کی رغبت دلائی جا رہی ہے۔ خود غرضی و مادہ پرستی، ظلم و ناانصافی اور بیہودہ مشاغل کا شوق پیدا کیا جا رہا ہے بھوت پریت اور جنات و چڑیل کی دہشت معصوم ذہنوں پر ثبت کی جا رہی ہے۔ مساواتِ مرد و زن اور قومی یکجہتی و مذہبی رواداری کے نام پر دینی تعلیمات کا مثلہ کیا جا رہا ہے۔ ان باتوں کا اندازہ ہر صاحب نظر ادبِ اطفال کے نام پر شائع ہونے والے ماہناموں، رسالوں، کتابوں اور اخبارات کے کالموں میں بخوبی کر سکتا ہے لیکن ارشد مینانگری نے ان تمام لغویات اور آلودگیوں سے پاک نہایت صاف ستھرا ادب اطفال پیش کیا ہے۔ انہیں بچوں کی عادتوں و خصلتوں، سرشت و جبلتوں اور نفسیات کی پوری پوری آگہی ہے۔ شاید موصوف

نے پیشۂ تدریس سے منسلک رہتے ہوئے ان باتوں پر خصوصی توجہ فرمائی ہے اور ذہن و دماغ میں اسے محفوظ رکھتے ہوئے نسل نو کی اصلاح و تربیت کے لیے جذبہ صادق اور احساسِ ذمہ داری کے ساتھ میدانِ عمل میں گامزن ہیں۔ اچھی تخلیقات کے ذریعے افراد کے لطیف احساسات کو نکھارا و سنوارا جاسکتا ہے اور قوموں کے اجتماعی ضمیر کو متحرک کر کے پاکیزہ جذبات اور اعلیٰ تخیلات کی نشو ونما اور آبیاری کی جاسکتی ہے۔ ارشدؔ مینا نگری نے ایسے ہی پاکیزہ جذبات و احساسات پیدا کرنے کی کامیاب کوشش کر کے اپنی دیدہ وری اور دانشمندی کا ثبوت فراہم کیا ہے اور مرعوبانہ ذہنیت کے ادباء و شعراء کے لیے ایک صالح منہاج کی طرف رہنمائی کر دی ہے جو اردو زبان و ادب میں قابل افتخار سرمایے کا اضافہ ہے اللہ ہمیں اس کا قدر شناس بنائے اور تلافیٔ مافات کی توفیق بخشے۔ آج کے بگاڑ اور فساد زدہ ماحول میں ایسی تخلیقات پیش کرنے کی ضرورت ہے جس سے نونہالوں کا طرزِ فکر، نظریۂ حیات اور معیار امتیاز و انتخاب ایسا بن جائے جو ان کے مقصدِ حیات اور نصب العین سے مطابقت رکھتا ہو یعنی مختلف معاملات میں سوچنے کا ڈھنگ، زندگی کے بارے میں ان کا تصور اور برائی و بھلائی کو پرکھنے کیلئے ان کا معیار وہی بنانا ہوگا جو اللہ کے ایک صالح بندے کا ہونا چاہئے۔ ارشدؔ مینا نگری نے ایسے ہی اقدار و اطوار کی طرف اپنی تخلیقات کے ذریعے عملاً رہنمائی فرمائی ہے اور ملت کے کھوئے ہوئے وقار کے حصول کا ذریعہ بتایا ہے کیونکہ ادب انسانی زندگی کی سیرت سازی اور اخلاق و کردار کی درستگی میں بڑا موثر اور معاون و مددگار ثابت ہوتا ہے۔ ارشدؔ مینا نگری نے حصولِ دنیا کے تمام مقاصد سے بے نیاز ہو کر ادبی دنیا کے وقار عزت کو اوجِ کمال تک پہنچانے اور تمام آلودگیوں کو پاک کرنے کے لیے سرگرداں ہیں اللہ تعالیٰ ان کی اس مبارک سعی

کو بارآور فرمائے، شرفِ قبولیت عطا فرمائے، ان کے لیے توشۂ آخرت بنائے اور ان کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔

ارشدؔ مینا نگری کا ایک بڑا کارنامہ ''رحمۃ اللعالمین'' ہے جو تقریباً چار سو صفحات پر مشتمل نعتیہ کلام ہے۔ جس میں انھوں نے تمام اصناف سخن میں محمد ﷺ سے اپنی محبت وعقیدت کا اظہار کیا ہے رسول ﷺ کی محبت اور ایسی محبت جو دنیا و مافیہا حتیٰ کہ اپنی جان سے بھی زیادہ ہر مسلمان کے ایمان کی تکمیل ہے۔ جتنی اس میں کمی یا نقص رہ جائے اتنا ہی ایمان نامکمل رہ جاتا ہے۔ اسی لیے شاعری کی ابتداء سے ہی حمد اور نعت لازمی اصناف سخن کے طور پر شامل رہی ہے تقریباً تمام شعراء کے مجموعہ کلام کا آغاز حمد اور نعت کے اہتمام سے ہوتا رہا ہے اس التزام کے اثرات اتنے دوررس پڑے کہ غیر مسلم شعرا تک اس روایت سے انحراف نہ کرسکے۔ البتہ ادب کی ترقی پسند تحریک کی حرماں نصیبی کہ اس نے اپنے ادب میں اس مقدس دینی وروحانی روایت سے روگردانی میں اتنے تجاوز کرگئے کہ ترقی پسند مسلم شعراء تک اس نعمت عظمیٰ کی سعادت سے محروم رہ گئے حالانکہ تلوک چند محرومؔ، دیا شنکر نسیمؔ، کالیکا پرشادؔ، کشن پرشاد شادؔ اور دیگر نامور غیر مسلم شعراء حمد و نعت کو نہایت متبرک و مقدس اور باعثِ افتخار سمجھتے تھے۔

دراصل اللہ کا ذکر عبادت ہے اور اللہ کے حبیب ﷺ کا ذکر بھی عبادت ہے کیونکہ خود اللہ اور اس کے فرشتے حضور ﷺ کی مدح وثنا کرتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝

مبارک ہیں وہ زبانیں جو محبوبِ ربّ العالمین کے ذکر سے تر ہیں۔

مولانا ابوالکلام آزادؔ نے کیا خوب فرمایا ہے: ''پس جس کی قدوسیت اور جبروتیت

کا یہ مرتبہ ہو اس کی یاد میں جتنی گھڑیاں کٹ جائیں، اس کے عشق میں جتنے آنسو بہہ جائیں، اس کی محبت میں جتنی آہیں نکل جائیں، اس کی مدح و ثنا میں جس قدر بھی زبانیں زمزمہ پیرا ہوں انسانیت کا حاصل، روح کی سعادت، دل کی طہارت اور زندگی کی پاکی ہے۔ پس مبارک ہیں وہ دل جنھوں نے اپنے عشق و شیفتگی کے لیے رب السموات والارض کے محبوب کو چنا اور کیا پاک و مطہر ہیں وہ زبانیں جو سید المرسلین اور رحمۃ اللعالمین کی مدح و ثنا میں زمزمہ سنج ہیں۔ انھوں نے اپنے عشق و شیفتگی کے لیے اس کی محبوبیت کو دیکھا جسے خود خدا نے اپنی چاہتوں اور محبتوں سے ممتاز کیا اور ان کی ندبانوں نے اس کی مدح و ثنا کی جس کی مدح و ثنا خود خدا کی زبان نے کی۔ اس کے ملائکہ و قدوسیوں کی زبان اور کائنات ارض کی تمام پاک روحوں اور سعید ہستیوں کی زبان ان کی شریک و ہمنوا ہے۔"

حقیقت یہ ہے کہ زندگی کے ہر اضطراب کا بہترین نسخہ سیرت پاک کا مطالعہ ہے۔ اگر اس کی عادت اور اس میں غور و فکر کے شغل کو اپنایا جائے تو یقین کی دولت مل جاتی ہے، ایمان کا نور جلوہ گر ہوتا ہے اور زندگی بامقصد ہونے کے ساتھ ساتھ پُر مسرت بھی محسوس ہوتی ہے۔ اسی لیے نعت و منقبت کا عنوان اور مدحتِ رسول ﷺ کا موضوع اختصار و ایجاز اور اجمال نہیں بلکہ زیادہ سے زیادہ شرح و بسط اور تفصیل و اطناب کا تقاضا کرتا ہے۔ اس مبارک ذکر کو جتنا بھی طول دیا جائے کبھی دل کی سیری نہیں ہوتی اور دل چاہتا ہے کہ یہ مقدس داستاں طویل سے طویل تر ہوتی جائے اسی وفور جذبات میں ارشدؔ مینانگری نے اتنا ضخیم نعتیہ مجموعہ کلام پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ زبان و قلم کی سب سے بڑی سعادت یہی ہے کہ یہ اللہ کی حمد و ثنا اور اس کے محبوب کی سیرت کے اعلان و اظہار کا ذریعہ قرار پائیں۔ اور زندگی بھر کی زمزمہ

خوانی اور ہزاروں صفحات رقم کرنے کے بعد بھی وجدان وضمیر عجز و واماندگی اور تشنگی محسوس کرتے ہوئے پکار اٹھے کہ ؎

حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

کسی کے اندر اتنی تاب ہے کہ خلاصۂ کائنات، فخرِ موجودات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کے تمام گوشوں کا احاطہ کرسکے اور سیرت نگاری کا حق ادا کرسکے اور کہہ سکے کہ میں نے مدحتِ رسول ﷺ کا حق ادا کر دیا۔ ایسا غلط دعویٰ نہ آج تک کسی کی زبان سے نکلا نہ کسی صاحب قلم نے صفحۂ قرطاس پر ثبت کیا۔ اس مقدس ہستی ﷺ کی مدحت وستائش کے لیے جس نے بھی لب کشائی کی تو اس کا مقصود صرف حصولِ سعادت اور اجرِ آخرت کے سوا کچھ نہیں تھا۔ رسول ﷺ کی مدحت سرائی کا سلسلہ اتنا طویل اور دراز ہے اور نہ جانے کتنا دراز ہوتا جائے گا کہ اس کی حد مقرر کرنا کسی کے بس کی بات نہیں کیونکہ جب تک پیروانِ محمد ﷺ کی ایمانی حرارت زندہ رہے گی یہ سلسلہ اختتام پذیر نہیں ہوسکتا بلکہ اس ذخیرے میں مسلسل اضافہ ہوتا رہے گا۔

سیرت پاک پر نظم ونثر میں بیشمار کتابیں خوشنما پھولوں کی مانند آراستہ ہوتی چلی آرہی ہیں۔ آپ ﷺ کے شیدائیوں نے اپنے اپنے ذوق ومزاج کے مطابق حیاتِ مقدسہ کے ہر پہلو پر بہت کچھ لکھا ہے اور یہ اتنا بڑا ذخیرہ ہے کہ تمام احاطہ کرنا بھی دشوار ترین کام ہے اور حق تو یہ ہے کہ پھر بھی حق ادا نہیں ہوسکا ہے کیونکہ رحمۃ اللعالمین ﷺ اور محبوب رب العالمین ﷺ کی سیرت پاک کے احاطہ کرنے کا دعویٰ کون کرسکتا ہے جبکہ آپ ﷺ قرآنِ ناطق ہیں۔ سیرت ابن اسحاق کے شارح عبدالرحمن سہیلی کی ''روض الانف'' یا حافظ عبدالمومن دمیاتی کی ''سیرتِ دمیاتی'' یا حافظ ابن الجوزی کی ''شرف المصطفیٰ''، ''سیرت

عبدالبر" ہو یا ابن سید النساکی" عیدن الاثر" قسطلانی کی" مواہب لدنی" اور اس کی شرح" زرقانی علی المواہب" ہو یا" سیرت جلی" علامہ شبلی نعمانی اور سید سلیمان ندوی کی سیرت پر کئی کئی جلدوں کی تالیفات ہوں یا قاضی سلیمان منصور پوری کی "رحمۃ اللعالمین" ان تمام سیرت نگاروں کی سعی و کوشش مستحق تبریک اور لائق تحسین ہیں ان بزرگوں نے تاریخ و سیرت کا عظیم کارنامہ انجام دیا ہے مگر یہ کسی نے دعویٰ نہیں کیا کہ ہم نے سیرت نگاری کا حق ادا کر دیا یا ہماری کتاب سیرت نگاری کے موضوع پر حرفِ آخر کی حیثیت رکھتی ہے۔ نعتیہ کلام ہو یا نثری سیرت نگاری ایک حیثیت سے یہ سب سے مشکل ترین کام ہے اس موضوع پر بڑے بڑے شعراء اور سیرت نگاروں نے ٹھوکریں کھائی ہیں گویا اس موضوع پر قلم اٹھانا تلوار کی دھار پر چلنے کے مترادف ہے کیونکہ حمد کی تو کوئی حد نہیں جتنا چاہئے لکھتے جائے پڑھتے جائے لیکن سیرت نگاری اور نعت میں جب قدم بڑھتے ہیں تو "نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں" والا معاملہ بن جاتا ہے۔ یعنی نبی ﷺ کو الوہیت میں شامل کر دینا ہے جو ظلم عظیم شمار ہو سکتا ہے اور اگر شانِ رسالت میں کمی یا نقص واقع ہو جائے تو نبی ﷺ کی تنقیص واقع ہو جاتی ہے جو ایمانِ صادق کو بھی خس و خاشاک کر دینے کا باعث ہو سکتا ہے ارشدؔ مینا نگری نے اس سلسلے میں کمالِ حزم و احتیاط ملحوظِ خاطر رکھا ہے۔

اردو زبان و ادب کے مشہور اہل قلم جناب ارشدؔ مینا نگری نے بھی سیرت کے موضوع پر نعتیہ کلام پر قلم اٹھایا ہے اور بارگاہِ رسالت میں اپنی بساط کے مطابق نذرانۂ عقیدت پیش کر کے دین و دنیا کی سعادت حاصل کی ہے یہ بہت بڑا شرف ہے جس کی توفیق اللہ تعالیٰ کے فضل سے انھیں نصیب ہوتی ہے یہ ایک ایسا" شرف" ہے جس پر رشک کیا جا سکتا ہے یہ" شرف" جو ارشدؔ مینا نگری کے حصے

میں آیا اس میں زورِ بازو سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی رحمت وعطا کا ہاتھ ہے۔

ایں سعادت بزور بازو نیست

اب میں ارشدؔ مینا نگری کے نعتیہ کلام میں سے چند کے تجزیہ و تحلیل پر اکتفا کروں گا تا کہ سیرت رحمۃ اللعالمین کے کچھ پہلو سامنے آجائیں اور ان کے کلام کی معنویت سمجھنے میں آسانی ہو۔ حالانکہ سیرت النبی ﷺ کا موضوع قطعاً اجازت نہیں دیتا کہ اس میں بخل سے کام لیا جائے تاہم یہ اختصار اہل علم اور عام آدمی کو اس مقدس سیرت کی مزید معلومات حاصل کرنے کی تشویق و ترغیب ثابت ہوسکتا ہے :

آگئے آگئے مصطفیٰ آگئے
چھاگئے چھاگئے مصطفیٰ چھاگئے
دھل گئی آرزو کھل گئی جستجو
جاگ اٹھی پیار کی روشنی چارسو
ساری ظلمات پر نور برسا گئے
آگئے آگئے مصطفیٰ آگئے
ظلم پر صبر کا رنگ جمنے لگا
اٹھتے طوفان کا زور تھمنے لگا
منزلِ زیست کی راہ دکھلا گئے
آگئے آگئے مصطفیٰ آگئے

یہ ایک طویل نعت ہے اسے سمجھنے کے لیے محمد ﷺ کی پیدائش سے قبل کے پس منظر کو سمجھے بغیر اس نعت کو سمجھنا ذرا دشوار ہوگا جس کی عکاسی ارشدؔ مینا نگری نے کی ہے۔ رحمۃ اللعالمین ﷺ کا ظہور اس عہد میں ہوا جب

پوری انسانیت جہالت کی تاریکیوں میں بھٹک رہی تھی اور انسانیت کی زرخیز زمین ابر رحمت کی منتظر پیاسی دم توڑ رہی تھی کہیں دور جبر و وحشیت چل رہا تھا کہیں شرک و بت پرستی نے مدنیت کا استحصال کر رکھا تھا، مصر، ہندوستان، نینوا، یونان اور چین میں تہذیب وتمدن کی شمعیں گل ہو چکی تھیں گرچہ فارس و روم کی تمدنی عظمت کے چرچے بہت تھے مگر ان خوشنما پروپگنڈوں کے اندر بدترین مظالم کے زخموں سے تعفن اٹھ رہا تھا کیونکہ ان کے جاگیر دار طبقوں اور مذہبی عناصر کی سازش سے ان کے بادشاہ ان کے خدا بن بیٹھے تھے ان کا عام آدمی انتہائی محنت اور مشقت کے بعد بھی زندگی کی ادنیٰ ضروریات پوری کرنے پر قادر نہ تھا انھیں جانوروں کی طرح کولھو میں پیلا جاتا تھا مگر تشدد کی خوفناک فضا میں صدائے احتجاج بلند کرنے کی بھی اجازت نہ تھی اسے آزادیٔ ضمیر کا کسی ادنیٰ درجہ بھی حاصل نہ تھا۔ خود عرب کے قریب ترین ماحول جو محمد ﷺ کا اولین میدانِ کار تھا اس میں ہر طرف انتشار برپا تھا، جنگ و جدال، لوٹ مار، شراب وکباب، فحاشی وزنا کاری اور جوئے پانسے سے ترغیب پانے والی ثقافتِ جاہلیہ اپنے عروج پر تھی، کعبہ کے متولیوں اور مجاوروں نے سردارانِ قریش کا لقب چسپاں کر کے مشرکانہ اور بت پرستانہ مذہبیت کا رعب جما کر اپنا کاروبار چمکا رکھا تھا۔ یہود جنھیں اہلِ کتاب ہونے پر بڑا ناز تھا انھوں نے کلامی اور فقہی موشگافیوں کی بڑی آراستہ دکانیں کھول رکھی تھیں۔ مکہ اور طائف کے مہاجنوں نے اپنے سودی جال میں لوگوں کی گردنیں جکڑ رکھی تھی، غلام سازی کا کاروبار باعث فخر شمار ہوتا تھا۔ زورآور کمزوروں کو بھیڑ بکریوں کے ریوڑ کی طرح قابو میں کر رکھا تھا بیچارے کمزور قوت وسطوت والوں کے قدموں میں سجدہ ریز تھے المختصر انسان نفس پرستی کی کمترین سطح پر گر کر درندوں اور چوپایوں کی شان

سے جی رہا تھا۔ اس مختصر جائزے سے اندازہ ہوتا ہے کہ محمد ﷺ کی دنیا میں تشریف آوری پر ان مظلوموں کی کشتِ ویراں کے ذروں ذروں نے یہ صدائے جانفزا اور مژدہ حیات آفریں، اور لعنتِ ظلم شکن وجد آفریں سوز میں ضرور پڑھا ہوگا کہ: ؎ ''آگئے آگئے مصطفٰے آگئے'' پوری نعت پڑھ جائیے آپ کو اس پس منظر میں دبے کچلے معصوموں کی خوشی و مسرت کے یہی نغمے سنائی دیں گے۔ دوسری جگہ ارشد مینا نگری نے اپنی نعت میں اسوۂ رسول ﷺ کی تکرار میں ہمیں اسوۂ حسنہ کی طرف توجہ دلائی ہے ؎ :

خارزار میں رحمتوں کے پھول
اسوۂ رسولؐ اسوۂ رسولؐ
ساری ظلمتیں نور بن گئیں
ساری وحشتیں طور بن گئیں
دلکشا شعور، سرخرو اصول
اسوۂ رسولؐ اسوۂ رسولؐ

جس مقدس ہستی کے اسوہ کو خود اللہ تعالیٰ نے تمام انسانیت کے لیے نمونہ قرار دیا ہو ''لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ'' (بیشک تمہارے لیے رسول ﷺ میں بہترین نمونہ ہے) اُس سے بہتر اسوے کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا ہے حضرت عائشہؓ سے سوال کیا گیا کہ رسول ﷺ اسوہ اور اخلاق کیا تھا انھوں نے جواب دیا ''کَانَ خُلُقُہُ الْقُرآن''، یعنی آپ ﷺ کا اسوہ اور اخلاق تو قرآن تھا اور حضرت انس بن مالکؓ کا یہ قول بہت جامع ہے کہ: کَانَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَکَانَ اَجْوَدِ النَّاسِ وَکَانَ اَشْجَعِ النَّاسِ۔ احسن الناس ہونے کی کیفیت یہ تھی کہ زندگی بھر کسی کو کوئی تکلیف نہیں پہنچائی سوائے جو احکام الٰہی کے تحت تھیں اور دوسروں کی انتہائی زیادتیوں پر بھی

انتقام نہیں لیا ہر کس و ناکس سے عفوو کرم کا معاملہ فرمایا یہاں تک کے طائف کے ستم گروں کو معاف کر دیا اور منافقین و اشرار سے درگزر کیا اجود الناس ہونے کا عالم یہ تھا کہ رسول ﷺ نے کبھی کسی مانگنے والے کو خالی ہاتھ نہیں لوٹایا یہاں تک کہ قرض لے کر دیا۔ اشجع الناس ہونے کے لیے فی الجملہ یہ امر کافی ہے کہ نظریہ حق کو لے کر تن تنہا اٹھے اور زمانے بھر کی مخالفتوں اور مظالم کے مقابلے میں پوری استقامت کے ساتھ جمے رہے۔ کبھی کسی خطرناک ترین موقع پر بھی خوف یا کمزوری کا اظہار نہیں کیا، غارِ ثور ہو یا اُحد و حنین ہر معرکے میں یقینِ محکم عمل پیہم کا مظاہرہ کیا۔ ایسے مایوس کن حالات میں کوئی دوسرا ہوتا تو بھاگ کھڑا ہوتا۔ دنیا میں ایسے نیک اور حساس لوگ بکثرت پائے گئے ہیں اور آج پائے جاتے ہیں جو بدی اور برائی سے نفرت کرتے ہیں مگر وہ برائی سے ٹکر لینے یا مقابلہ آرائی کے لیے تیار نہیں ہوتے اپنی جان اور مال کی سلامتی کے لیے "خوشگوار" سمجھوتہ کر لیتے یا تمدن سے کنارہ کش ہو کر غاروں، پہاڑوں، جنگلوں اور خانقاہوں میں پناہ گزیں ہو کر جوگی اور سنیاسی بن جاتے ہیں لیکن حضور ﷺ نے انسانیت کی کشتی کو طوفانی موجوں میں پیچ و تاب کھاتے چھوڑ کر اپنی جان بچانے کی فکر نہیں کہ بلکہ بدی کے ہلاکت خیز گردابوں سے پنجہ آزمائی کر کے پوری اولادِ آدم کے لیے نجات کا راستہ کھولا۔ سفینۂ تمدن کی پتوار سنبھالی اور ساحلِ مراد کی طرف رواں دواں کر دیا۔ ارشدؔ مینا نگری نے اسی اسوہ کی طرف امت مسلمہ کی توجہ مبذول کرانے کی مبارک سعی کی ہے کاش! امت اس اسوہ کو اپنی زندگی کا نصب العین بناتی!

ایک جگہ ارشدؔ مینا نگری نے پوری دنیا کے آج تک پیدا ہونے والے مصلحین کے کارناموں سے حضور ﷺ کے مشن کا موازنہ کرتے ہیں تو حضور ﷺ کے مقابلے میں سب حقیر اور محدود نظر آتے ہیں :

کوشش ہزار کی ہے عالم کی نگاہوں نے
بے لوث محبت کا شہکار نہیں دیکھا
ناکام ہی رہی ہے صدیوں کی جستجو بھی
دنیا میں محمدؐ سا کردار نہیں دیکھا

تاریخ انسانی کے وسیع دوائر کا مطالعہ کریں تو ہمیں بھانت بھانت کے مصلحین اور انسانی فلاح و بہبود کے نام لیوا نظر آتے ہیں، شیریں مقال واعظ اور آتش بیان خطیب سامنے آتے ہیں، نئے نئے فلسفہ طراز ہر دور میں ملتے ہیں، حکمرانوں کے جمِ غفیر نظر آتے ہیں جنھوں نے عظیم الشان سلطنتیں قائم کیں، جنگجو فاتحین کی داستانوں کا ایک لامتناہی سلسلہ ملتا ہے جماعتیں بنا کر انسانی تمدن میں مدوجزر پیدا کرنے والوں سے ہم متعارف ہوتے ہیں اور انقلابی طاقتیں نگاہوں میں آتی ہیں جنہوں نے نقشہٗ حیات مسلسل زیروزبر کیا ہے۔ نئے نئے مذاہب کی بنیاد ڈالنے والے پائے جاتے ہیں۔ اخلاقی خوبیوں کو پروان چڑھانے والے بھی منظر عام پر نظر آتے ہیں۔ غرض ہر فکروفن کے لوگوں سے تاریخ بھری پڑی ہے۔ لیکن جب ہم ان کی تعلیمات، ان کے کارناموں اور ان کے پیدا کردہ مجموعی نتائج کا مطالعہ کرتے ہیں تو سب کے سب اپنی قوم اپنے ملک کے حصار میں سمٹے نظر آتے ہیں اگر کہیں خیر وفلاح دکھائی دیتی ہے تو جزوی قسم کی کوئی اصلاح نظر آتی ہے تو زندگی کے کسی مخصوص گوشے تک محدود زندگی کا دوسرا گوشہ اس سے یکسر خالی نظر آتا ہے لیکن حضور ﷺ کا اصل کارنامہ یہ ہے کہ آپ ﷺ کی دعوت نے پورے کے پورے اجتماعی انسان کو بدل کر رکھ دیا۔ اس کے برعکس دنیا کے کسی مصلح نے معاشی ترقی کا فلسفہ پیش کیا تو لوگ درندوں کی طرح دنیا پر ٹوٹ پڑے کسی نے روحانیت کا درس دیا تو لوگوں کو دنیا سے کنارہ کشی اور گوشہ نشینی میں مبتلا کر دیا کسی نے

قومی ترقی کا صور پھونکا تو دوسری قوموں کے حقوق سلب کر کے ان کا کشت وخون بھی حلال ہوگیا غرض اصلاح کی بجائے ایک نیا فساد برپا ہوگیا۔لیکن حضورﷺ کی دعوت کی برکات سے مدرسہ سے لے کر عدالت تک، مسجد سے لے کر بازار،گھروں سے لے کر میدان جنگ تک اور مساجد کی امامت سے لے کر ایوان اقتدار تک کا نقشہ بدل گیا۔ ذہن وفکر بدل گئی، زاویۂ نگاہ بدل گیا، عادات واطوار اور رسم ورواج بدل گئے، خیر وشر کے معیارات اور اخلاقی قدریں بدل گئیں تہذیب وتمدن اور مملکت کے ہر ایک ادارے اور شعبے کی کایا پلٹ گئی غرض اس پوری کی پوری تبدیلی جس کا دائرہ ہمہ گیر تھا ایک سرے سے دوسرے سرے تک انسانیت کی کشتِ ویران لہلہا اٹھی اور جس طرف نظر اٹھا کر دیکھئے خیر وفلاح کے علاوہ کچھ نظر نہیں آتا اسی تاریخی پس منظر کو ارشدؔ مینانگری نے چند شعروں میں یاد دہانی کرائی ہے اور ملت کو اپنے تابناک ماضی کی طرف پلٹنے کی تلقین کی ہے ؎

خوب ہے اے اربابِ محبت ذکرِ بیانِ عظمتِ رفتہ
لیکن غازی وہ ٹھہرے گا جو ماضی کو حال بنائے

ارشدؔ میناںگری نے نبیﷺ کے ایثار اور جود وسخا کی بھی مختلف انداز میں حسین عکاسی کی ہے :

عجب نبیؐ کی کرم نگاہی
ہر اک سے برتی خیر خواہی
نہ خالی کوئی سوالی لوٹا
کیا فقیری میں بادشاہی

دوسری جگہ اسی بات کو اس طرح بیان کیا ہے :

جن کو پر نہیں تھے پر دیئے   بے بسی کو ختم کر دیئے

دامن جہان بھر دیئے رہ کے خالی ہات مصطفیؐ

فخر کائنات مصطفیؐ

مبتلا تھے لوگ قہر میں گاؤں گاؤں شہر شہر میں

دن برے جو آئے دہر میں جاگے رات رات مصطفیؐ

فخر کائنات مصطفیؐ

رسول ﷺ کا انقلاب اس لحاظ سے عدیم المثال ہے کہ آپ ﷺ نے بے انتہا ایثار و قربانیوں سے اس کی تکمیل کی لیکن اس کا کوئی معاوضہ حاصل کرنے کی کبھی کوئی ادنیٰ کوشش بھی نہیں کی بلکہ بڑی بڑی پیش کش و نذرانے کو ٹھکرا دیا اور خود اپنا ذاتی سرمایہ انسانیت کی بھلائی میں صرف کر دیا انھوں نے تنگ حالی میں بھی اتنا کچھ بھی لینا گوارہ نہیں کیا جو ہر طرح جائز اور روا ہوتا۔ اتنے بڑے کارنامے پر کسی غرض اور اپنے مفاد کا خفیف سا داغ بھی دکھائی نہیں دیتا۔ پوری دنیا ایسی کوئی مثال پیش کر سکتی ہے؟

معاشی لحاظ سے دیکھئے تو نبی ﷺ نے اپنی کامیاب تجارت اس دعوت کی قربان گاہ پر بھینٹ چڑھا دی۔ اور اس تجارت سے جو سرمایہ حاصل ہوا تھا وہ بھی سارا اپنے مشن پر نچھاور کر دیا اور جب فتح و کامرانی کا دور آیا تو مالِ غنیمت اور دولت کے انبار اپنے ہاتھوں سے بے دریغ تقسیم کیئے لیکن خود اپنے اور اپنے گھر والوں کے لیے فقر و فاقہ اور انتہائی سادہ گزر بسر کا سامان پسند کیا یہاں تک کہ اپنی حاجتوں پر دوسروں کی ضروریات کو ترجیح دی اپنے گھر والوں کے لیے کوئی اندوختہ یا سرمایہ نہیں چھوڑا۔ کوئی جائداد اور پراپرٹی نہیں بنائی اور اپنے ورثاء کے لیے مستقل کوئی موروثی گدی نہیں چھوڑی خدام و دربان بھرتی نہیں کیے کسی قسم کی خصوصی سواریاں یا آسائش و آرائش کا سامان اپنے گھر میں پسند نہیں کیا۔

قائد اور لیڈر ہونے کی حیثیت سے اپنے لیے کسی قسم کے ترجیحی حقوق حاصل نہ کیے شدید ہنگامی حالات میں بھی ایمرجنسی نافذ نہیں کی کسی کو نظر بند نہیں کیا کسی پر قید و بند نہیں لگائی کوئی اظہار رائے اور ضمیر کش حکم جاری نہیں کیا بلکہ لوگوں کو تنقید اور رائے زنی کی پوری پوری آزادی بخشی۔ کھانے پینے، رہن سہن وضع قطع اور مجلسی لحاظ سے اپنے لیے کوئی امتیاز قائم نہیں کیا بلکہ مساوات اور برابری پسند کیا اور نہ اپنے لیے کسی قسم کے القاب و آداب یا اپنی عزت و تکریم کے لیے لوگوں کا تعظیم کے لیے کھڑا ہونا پسند کیا۔ ہر چھوٹے بڑے کام میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایسا ہاتھ بٹایا کہ باہر سے آنے والوں کو پہچاننا مشکل ہوتا کہ اس میں نبی ﷺ کون ہیں۔

ارشد مینا نگری، نبی ﷺ کے اسوۂ حسنہ کو حرز جاں بنانے کی تلقین یوں کرتے ہیں :

احساس محمد ﷺ کا، احساس میں بسا لے
قربت کی بات کیا ہے دوری قریب ہوگی
جو شاہِ انبیاءؑ کے رستے پہ چل پڑا ہے
اس کو قدم قدم پر منزل نصیب ہوگی

ارشد مینا نگری کی آرزو اور تمنا ہے رسول ﷺ کے پیغام کی مشعل انسانیت کے سامنے پھر ضیا پاش ہو اور اسے عملی حیثیت سے پیش کرنا اس امت کا کام ہے جو محمد ﷺ کی نام لیوا ہے۔

ارشد مینا نگری کے بحر بے کنار مجموعہ "رحمۃ اللعالمین" کا یہ انتہائی اختصار کے ساتھ جائزہ ہے کیونکہ طوالت کا خوف رفتار شکن بن کر قلم کی روانی میں حائل ہو رہا ہے۔ المختصر ارشد مینا نگری نے اپنے کلام سے رسول ﷺ کے اس مقدس پیغام

سے آشنا کرایا ہے جس کے ہم پاسبان بنائے گئے تھے تاکہ ہم قیامت تک انسانیت کے نجات دہندہ بنیں اور جب بھی انسانیت اپنی زندگی کے مسائل میں الجھ جائے اور تہذیب وتمدن، بحران کا شکار ہو جائے تو ہم اس اسوۂ حسنہ کی مشعل لے کر رہنمائی کریں لیکن ہم نے اس کلمۂ حق کی مشعل کو سربلند رکھنے میں کوتاہی کی اور اس نظام کا اپنے ہی ہاتھوں ستیاناس کر کے رکھ دیا اور ہماری ہی کوتاہیوں کا کرشمہ ہے کہ آج پوری حیاتِ انسانی بحران کا شکار ہے۔ عالمی قیادت خدا ناشناس طاقتوں کے ہاتھوں میں ہے اور ہم خود اپنی طاقتوں کے آلۂ کار اور دریوزہ گر بن کر رہ گئے ہیں۔ حالات کی ٹھوکریں ہمیں بیدار نہ کر سکیں۔ ذلت و نامرادیاں ہمارے اندر احساس ندامت ابھار نہ سکیں۔ اللہ کرے ارشد مینا نگری کا پیغام اسی روشنی میں بروئے کار آئے اور ہمیں اس کے مطالعہ کی توفیق نصیب ہو۔ آمین!

حمد

صبح و شام کے دلکش جلوے تاروں کی افشان
اللہ کا احسان ہے سارا اللہ کا احسان

حوریں، پریاں، غلماں، قدسی ہر نوری پیکر
اعلیٰ سے بھی اعلیٰ حق نے کی تخلیق مگر
ساری مخلوقات میں سب سے اعلیٰ ہے انسان
اللہ کا احسان ہے سارا اللہ کا احسان

شجر شجر کی شاخ شاخ پر میٹھے میٹھے پھل
ہم پر اُس کی نعمت برسے ہر لمحہ ہر پل
ہر دم ہم پر اُس کی رحمت ہوتی ہے قربان
اللہ کا احسان ہے سارا اللہ کا احسان

ہیرے، موتی، چاندی، سونا لعل و گوہر بھی
ارشدؔ اُس نے مونگھا، پنا، بخشا، جوہر بھی
ادنیٰ سے انسان کی اُس نے اعلیٰ کر دی شان
اللہ کا احسان ہے سارا اللہ کا احسان

نعتیہ مناجات

چھوڑ کر وحدانیت کا راستہ ٹھوکریں ہم کھا رہے ہیں جا بجا
ظلم کا رکتا نہیں ہے سلسلہ اٹھتی ہے افتاد ہم پر برملا
کر مدد تجھ کو نبیؐ کا واسطہ
اے خدا سن لے ہماری التجا

مصطفیٰؐ کی دلبری کے واسطے مصطفیٰؐ کی سرخوشی کے واسطے
مصطفیٰؐ کی دل لگی کے واسطے مصطفیٰؐ کی برتری کے واسطے
ہم کو کھویا مرتبہ کر دے عطا
اے خدا سن لے ہماری التجا

ظلمتیں چھانے لگی ہیں نور پر زندگی ارشدؔ ہوئی زیر و زبر
گمرہی میں کھو گئی ہے رہگزر معتبر کوئی نہیں ہے راہبر
بہر احمدؐ اب ہمیں رستہ دکھا
اے خدا سن لے ہماری التجا

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حسنِ قرآن ہیں
جانِ ایمان ہیں
رب کے مہمان ہیں
کیسے ذی شان ہیں
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مرحبا مرحبا

سارے جگ کے لئے
پیار ایسا کئے
دکھ لئے سکھ دیئے
کیا مہربان ہیں
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مرحبا مرحبا

ان کی گفتار بھی
اِن کا کردار بھی
ان کا گھر بار بھی
رب کے فرمان ہیں
مصطفیٰ ﷺ مصطفیٰ ﷺ
مرحبا مرحبا

جیسے خاروں میں گل
جیسے دلدل میں پل
جیسے تنہا میں کل
ہم پہ احسان ہیں
مصطفیٰ ﷺ مصطفیٰ ﷺ
مرحبا مرحبا

گل سے نکلے شرر
ہوگئے در بہ در
اب تو کردو نظر
ہم پریشان ہیں
مصطفیٰ ﷺ مصطفیٰ ﷺ
مرحبا مرحبا

خوش روی میں بھی تم
سادگی میں بھی تم
مفلسی میں بھی تم
رشکِ سلطان ہیں
مصطفیٰ ﷺ مصطفیٰ ﷺ
مرحبا مرحبا

ارشدِ خوش بیاں
کر رہا ہے عیاں
جو ہے دل میں نہاں
اُس کے ارمان ہیں
مصطفیٰ ﷺ مصطفیٰ ﷺ
مرحبا مرحبا

میرے نبیؐ ہیں لاجواب

اُتری ہے جن پر خدا کی کتاب میرے نبیؐ ہیں لاجواب
رحمتِ عالم ہے جن کا خطاب میرے نبیؐ ہیں لاجواب
قرآن کے ہر سبق پر چلے
ہنس ہنس کے راہِ ادق پر چلے
ہر موڑ پر حق کے حق پر چلے
لایا جہاں میں نیا انقلاب میرے نبیؐ ہیں لاجواب

کانٹوں کو بخشا گلوں کا چلن
اہلِ کدورت کو الفت کا فن
شعلوں میں سینچی ہے فصلِ چمن
سب پر کیا ہے کرم بے حساب میرے نبیؐ ہیں لاجواب

ساون کی ٹھنڈی شگفتہ بہار
شاخوں پہ برگ و ثمر کا نکھار
رنگین نظاروں کا متوالا پیار
گل کا تبسم کلی کا شباب میرے نبیؐ ہیں لاجواب

تاروں کے جھرمٹ میں روشن قمر
بکھرے ہوئے کنکروں میں گہر
خوبانِ عالم میں ہیں خوب تر
پھولوں میں جیسے نمایاں گلاب میرے نبیؐ ہیں لاجواب

بُلوا کے افلاک پر شان سے
بے چین بے تاب ارمان سے
معراج کی شب دل و جان سے
دیدارِ حق نے کیا بے حجاب میرے نبیؐ ہیں لاجواب

الٓمٓ اور السرا ،
طٰسٓمٓ اور یٰسٓین و طٰہٰ
قرآں میں ارشدؔ یہ ہے جا بجا
کسکو یہ رب نے دیا القاب میرے نبیؐ ہیں لاجواب

آئینہ قرآن

اسلام کا کردار ہے گفتار محمد ﷺ
آئینۂ قرآن ہے کردارِ محمد ﷺ

تخلیق کائنات کی بنیاد آپ ؐ ہیں
ہر دل میں ہر شعور میں آباد آپ ؐ ہیں
کونین کے وجود کی ایجاد آپ ہیں
دونوں جہاں کا نور ہے انوار محمد ﷺ
آئینۂ قرآن ہے کردارِ محمد ﷺ

ارض و سما کے حسن کی حاجت نہیں اُسے
لِلّٰہ باغِ خلد کی چاہت نہیں اُسے
پھر کچھ بھی دیکھنے کی ضرورت نہیں اُسے
جس کو ہوا نصیب سے دیدارِ محمد ﷺ
آئینۂ قرآن ہے کردارِ محمد ﷺ

جنت کی طرح آپ کی راہوں کو سجایا
تعظیم کیا آپ کی توقیر بڑھایا
معراج کی شب عرشِ معلی پہ بلایا
اللہ بھی ہوا ہے طلب گار محمد ﷺ
آئینۂ قرآن ہے کردارِ محمد ﷺ

تعظیم سے جھکتے ہیں فرشتوں کے یہاں سر
رہتا ہے شب و روز یہاں نور کا منظر
ارشدؔ عروج پاتا ہے پستی کا مقدر
افلاک کی معراج ہے دربارِ محمد ﷺ
آئینۂ قرآن ہے کردارِ محمد ﷺ

دو عالم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نظارا تمہارا

یہ رنگیلے گگن ، پیارا پیارا نظارا، چمن در چمن

پیارا پیارا نظارا

یہ سورج کی پر کیف کرنوں کا منظر
یہ دلچسپ ، رنگین انمول گوہر
یہ متوالے پربت ، یہ جھرنوں کی جھر جھر
سماعت میں جادو بھرے بادِ صر صر
سبھی میں تمہیں، بسے شاہِ دیں، دو عالم تمہاری ضیا نے سنوارا

پیارا پیارا نظارا

یہ کسکی نظر سے ضیا بار تارے
یہ قوسِ قزح کس کی ابرو کے سائے
یہ ہنستے ہوئے گل یہ رنگیں نظارے
یہ شبنم کی جگمگ دلوں کو لبھائے
ستاروں میں تم، بہاروں میں تم، نظاروں کی جنت تصور تمہارا

پیارا پیارا نظارا

یہ باغوں میں بلبل کی میٹھی صدائیں
دل آویز مخمور ، مہکی فضائیں
یہ رنگین مسرور ، دلکش ادائیں
یہ سرمست بادل نشیلی گھٹائیں
فضا و گھٹا، صدا و ادا، تمہارا اثر سب کرے آشکارا

پیارا پیارا نظارا

یہ پھولوں کے چہروں میں کسکی ہنسی ہے
یہ کسکی ادا ہر کلی میں چھپی ہے
دلہن کی طرح ہر کلی سج گئی ہے
گلوں سے بصد ناز شرما رہی ہے
چھپے ہے کبھی، ہنسے ہے کبھی، صبا کے سہارے سے کر کے اشارا

پیارا پیارا نظارا

گلوں کی ہنسی میں کلی کا تبسُّم
بہاروں سے بادِ صبا کا تکلُّم
فضاؤں میں ارشدؔ بسا ہے ترنم
نظر آئے ہر سو محمد ﷺ تمہیں تم
سراپا کنول، مکمل غزل، مدینہ ہمیں بھی دکھا دو خدارا

پیارا پیارا نظارا

ہمارا سہارا

دو عالم میں تم ہو ہمارا سہارا
یانبی مصطفیٰ ؐ دو سہارا خدارا ، شہِ انبیاء
دو سہارا خدارا

سبق زندگی کا سکھایا تمہیں نے
صداقت کا رستہ دکھایا تمہیں نے
دلوں سے اندھیرا مٹایا تمہیں نے
تصور خدا کا دلایا تمہیں نے
دل وجان سے، بڑے پیار سے، زمانے کا الجھا ہوا دل سنوارا
یانبی مصطفیٰ ؐ ، دو سہارا خدارا ، شہِ انبیاء
دو سہارا خدارا

غموں کو مسرت بنا دینے والے
عداوت کو الفت سکھا دینے والے
خطا کار کو بھی دعا دینے والے
ستمگر کو جامِ شفا دینے والے
تمہارا کرم شہِ محترم، خلوص و محبت کی آنکھوں کا تارا
یا نبی مصطفیٰ ، دو سہارا خدارا ، شہِ انبیاء
دو سہارا خدارا

خدا کی محبت کے دلبر تمہیں ہو
سرِ حشر بخشش کے سرور تمہیں ہو
زمین و زماں کا مقدر تمہیں ہو
یہ دنیا و عقبیٰ کے رہبر تمہیں ہو
رسولِ خدا، تمہارے سوا، کوئی بھی نہیں ہے ہمارا سہارا
یا نبی مصطفیٰ ، دو سہارا خدارا ، شہِ انبیاء
دو سہارا خدارا

جو ہے زندگی کے مسائل کا رہبر
اندھیرے میں جیسے ہے ماہِ منوّر
نظر در نظر علم و حکمت کا منظر
ہر اک لفظ جس کا صداقت کا پیکر
بڑی بات ہے بڑی بات ہے وہ قرآن حق نے تمہیں پر اتارا
یانبی مصطفیٰؐ ، دو سہارا خدارا ، شہِ انبیاء
دو سہارا خدارا

بلاخیز طوفان آنکھیں دکھائے
ہیں غم ناک ارشدؔ گھٹاؤں کے سائے
تمہارا کرم گر مدد کو نہ آئے
یہ ڈر ہے کہ کشتیِٔ دل ڈوب جائے
مدد کیجئے بچا لیجئے، سفینہ امیدوں کا ڈھونڈے کنارا
یانبی مصطفیٰؐ ، دو سہارا خدارا ، شہِ انبیاء
دو سہارا خدارا

مصطفیٰ تمہیں تم ہو

مصطفیٰ تمہیں تم ہو خلق کے نظاروں میں
مسکرائے تم ہی تم چاند میں ستاروں میں

پربتوں کی محفل میں دلکشا اداؤں سے
تال پر وہ جھر جھر کی ساز پر ہواؤں کے
گیت گائے فطرت کے کون آبشاروں میں
مصطفیٰ تمہیں تم ہو چاند میں ستاروں میں

روپ لیکے بھنوروں کا چومتے ہو پھولوں کو
دست سے ہواؤں کے گدگدائے کلیوں کو
کسکی طبع رنگین کا کیف ہے بہاروں میں
مصطفیٰ تمہیں تم ہو چاند میں ستاروں میں

شبنمی اجالوں میں کون مسکراتا ہے
گوہروں کی جھلمل میں کون جگمگاتا ہے
ہیروں کی چمک بھر دی کس نے ریگزاروں میں
مصطفیٰ تمہیں تم ہو چاند میں ستاروں میں

نور کس کی نظروں کا بجلیوں کو چمکائے
بس گئے گھٹاؤں میں کسکی زلف کے سائے
عکس کسکے ابرو کا ہے دھنک نظاروں میں
مصطفیٰ تمہیں تم ہو چاند میں ستاروں میں

دلنشین جلوؤں میں کون کار فرما ہے
عشق آزمانے کو حسن کون بنتا ہے
دلکشی بکھیری ہے کس نے ماہ پاروں میں
مصطفیٰ تمہیں تم ہو چاند میں ستاروں میں

دن میں روپ سورج کا رنگ رنگ کے دھارے
رات کی خموشی میں بن کے چاند اور تارے
کون جلوہ فرما ہے حسن آبداروں میں
مصطفیٰ تمہیں تم ہو چاند میں ستاروں میں

کسکے نور سے روشن دو جہاں کے جلوے ہیں
سازِ زندگانی پر کس کے دم سے نغمے ہیں
کس کی ہے نوا ارشد ہر نفس کے تاروں میں
مصطفیٰ تمہیں تم ہو چاند میں ستاروں میں

دیکھوں یا نبیؐ میں تمہیں رو برو

من میں بسی ہے بسی ہے یہی آرزو
دیکھوں یا نبیؐ میں تمہیں رو برو
چمن چمن میں روپ تمہارا مہک رہا ہے ہر سوٗ، کیا بات تمہاری
کلی کلی میں رنگ تمہارا پھول پھول میں بو، رت پیاری پیاری
دلکش دلکش سماں سرشار ہوا، مست ہوئی ہر نظر دل جھوم اٹھا
من میں بسی ہے بسی ہے یہی آرزو
دیکھوں یا نبیؐ میں تمہیں رو برو

رنگِ شفق ہے عکس تمہارا حسنِ افق پرتو، پرکیف نظارے
سورج کے جلوؤں کی تم سے روشن ہے ہر ضو، پرنور ستارے
رنگ برنگا سماں ہے کھلا کھلا، رنگ تمہاری نظر کے دکھا رہا
من میں بسی ہے بسی ہے یہی آرزو
دیکھوں یا نبیؐ میں تمہیں رو برو

مترنم جھرنوں کی فضا میں مست ہوا کا ساز، تم ہی تو بجائے
کہساروں میں گونجنے والی راگ بھری آواز، تم ہی تو لگائے
کیف نشیں ہے فضا دلربا صدا، جھوم رہا ہے سماں جانفزا ہو
من میں بسی ہے بسی ہے یہی آرزو
دیکھوں یا نبیؐ میں تمہیں رو برو

تاروں کی جھلمل میں بھی تو ہنستے ہو تم ہی، اے نورِ مُجَسّم
ایک تمہارے عکس نظر سے چمکے ہر بجلی، اے حسنِ دو عالم
منظر منظر نظریوں گھما دے، ذرہ ذرہ ستارا بنا دے
من میں بسی ہے بسی ہے یہی آرزو
دیکھوں یا نبیؐ میں تمہیں رو برو

شبنم کے قطروں میں تم ہی موتی سے چمکے، چاندی کے جلوے
ہیروں کی تابانی کے ہر جلوے میں دمکے، رنگین بن بن کے
ذرہ ذرہ تمہیں سے ہوا حسیں، سوا تمہارے کہیں بھی کوئی نہیں
من میں بسی ہے بسی ہے یہی آرزو
دیکھوں یا نبیؐ میں تمہیں رو برو

جھیل جھیل میں کنول کنول ہے جلوؤں سے معمور، رنگین کنارے
پربت پربت ، وادی وادی ، رنگ برنگے نور، گل پوش نظارے
مہکی مہکی فضا میں بسے تمہیں، موتی موتی تمہیں سے ہوا حسیں
من میں بسی ہے بسی ہے یہی آرزو
دیکھوں یا نبیؐ میں تمہیں رو برو

گل بن بن کے کلی کلی کو چوم رہا ہے کون ، یوں ہنستے ہنستے
ڈالی ڈالی مست خوشی میں جھوم رہا ہے کون ، جھونکوں سے ہوا کے
قلب ونظر میں نشہ سا عیاں ہوا، تم ہی چھپے دلربا ہر ادا ردا
من میں بسی ہے بسی ہے یہی آرزو
دیکھوں یا نبیؐ میں تمہیں رو برو

بلبل کے سرمست سُروں میں بول رہے ہو تم ،گلزار فضا میں
کوئل کی ہر کوکو میں رس گھوم رہے تم ، چڑیوں کی صدا میں
ارشدؔ کو بھی پیار رخ دکھا ذرا، حسرت ہے اک یہی بس یہی دعا
من میں بسی ہے بسی ہے یہی آرزو
دیکھوں یا نبیؐ میں تمہیں رو برو

فخرِ کائنات

فخرِ کائنات مصطفیٰؐ
عظمتِ حیات مصطفیٰؐ

ظلم کا ہے راج چار سو
آنکھ نم ، نظر لہو لہو
کام ہو رہا ہے وہ روبرو
کہہ چکے جو بات مصطفیٰؐ
فخرِ کائنات مصطفیٰؐ

رحمتوں کے ابر تل گئے
مجرموں کے جرم دھل گئے
عاصیوں کے بخت کھل گئے
حشر میں نجات مصطفیٰؐ
فخرِ کائنات مصطفیٰؐ

جن کو پر نہیں تھے پر دئے
بے بسی کو ختم کر دئے
دامن جہاں بھر دئے
رہ کے خالی ہات مصطفیٰ
فخرِ کائنات مصطفیٰ

مبتلا تھے لوگ قہر میں
گاؤں گاؤں شہر شہر میں
دن برے جو آئے دہر میں
جاگے رات رات مصطفیٰ
فخرِ کائنات مصطفیٰ

کیا زمین کیا زمان میں
وحشتوں کے امتحان میں
ظلمتوں کے آسمان میں
چاندنی صفات مصطفیٰ
فخرِ کائنات مصطفیٰ

کفر کے عروج کا زوال
بے مثال آپ کا کمال
کیا کرے گا کوئی قیل و قال
کفر کی ہے مات مصطفیٰ
فخرِ کائنات مصطفیٰ

انبیاء کی صف میں باخدا
آپ کا مقام ہے جدا
زندگی کے غیر حل شدہ
حل کیئے نکات مصطفیؐ
فخرِ کائنات مصطفیؐ

مہرباں بچایئے مجھے
گر پڑا اٹھایئے مجھے
اپنے گھر بلایئے مجھے
رکھیئے میری بات مصطفیؐ
فخرِ کائنات مصطفیؐ

ضو فشاں نگاہ آپ کی
ظلمتوں کو دی ہے روشنی
ارشدِ حزیں کے دل پہ بھی
کیجے التفات مصطفیؐ
فخرِ کائنات مصطفیؐ

روبرو کملی والے کا در چاہیے

شان و شوکت نہ دولت نہ زر چاہیے
روبرو کملی والے کا در چاہیے

گمرہی کی سیاہی مٹے گی
راہِ ایمان روشن رہے گی
رہبری دین کی، خود ہی ہو جائے گی
دل میں حبِّ نبی جلوہ گر چاہیے
شان و شوکت نہ دولت نہ زر چاہیے

کچھ نہیں دل میں اس کے علاوہ
دل میں ہے تو یہی ہے تمنّا
دم میں جب تک ہے دم شہر طیبہ سے ہم
لوٹ آئے نہ ایسا سفر چاہیے
شان و شوکت نہ دولت نہ زر چاہیے

خلد خود ہے فدائے مدینہ
دلنشیں ہے فضائے مدینہ
رشکِ عرشِ بریں، صد خوشی بالیقیں
چاہیئے ہم کو طیبہ نگر چاہیئے
شان و شوکت نہ دولت نہ زر چاہیئے

سبز گنبد کے دلکش نظارے
جن پہ بلہار ہے چاند تارے
اُن کو اس شان سے دیکھنے کے لئے
جبرئیل امیں کی نظر چاہیئے
شان و شوکت نہ دولت نہ زر چاہیئے

ہے ازل سے جو مطلوبِ ارشدؔ
جان سے زیادہ محبوبِ ارشدؔ
وہ حبیب خدا ، سرورِ انبیاء
شافعِ حشر خیر البشر چاہیئے
شان و شوکت نہ دولت نہ زر چاہیئے

تو بے مثالی ہے نبی مصطفیٰؐ

ہے کون ایسا عالی وقار؟
جس کے لئے ہو حق بے قرار
تو بے مثالی ہے نبی مصطفیٰ ﷺ
تیری شان عالی ہے نبی مصطفیٰؐ

نور سے تیرے ہی بیگماں رونما یہ جہاں ہے
بلیقیں خدا کے نور کا تُو ہی روشن بیاں ہے
تیری ذات تیری حیات! وحدت میں ڈھالی ہے نبی مصطفیٰؐ
تو بے مثالی ہے نبی مصطفیٰ ﷺ

بت ہوئے شکستہ کفر غارت ہوا ہر کہیں سے
آشنا ہوئے ہم خلاقِ آسمان و زمیں سے
تو نے ہی وحدت کی بنیاد ڈالی ہے نبی مصطفیٰؐ
تو بے مثالی ہے نبی مصطفیٰ ﷺ

جب خدا کو تیری یاد آئی بلایا فلک پر
کون ہے جہاں میں تیرے جیسا ہو محبوب داور
دنیا میں شان تیری سب سے نرالی ہے نبی مصطفیٰؐ
تو بے مثالی ہے نبی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چشم تر بہ محشر اُمّتی اُمّتی ہی کہے گا
ماسوا تیرے ہی ہر نبی نفسی نفسی کہے گا
محشر میں تُو ہی تو امت کا والی ہے نبی مصطفیٰؐ
تو بے مثالی ہے نبی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

در سے تیرے داتا آج تک کوئی خالی نہ آیا
جو بھی جس نے مانگا سِوا اُس نے پایا
کیوں نہ کہوں ارشد کہ خوش ہر سوالی ہے نبی مصطفیٰؐ
تو بے مثالی ہے نبی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شاہِ اُمم

شاہِ اُمم نظرِ لطف و کرم تم کریں تو بیقرار بھی پا جائیں گے قرار
ہوں گے سبھی شادماں
تم جو چاہو یا نبی پھول کھلے ہر خار میں
فضل حق سے بیگماں کیا ہے کمی سرکار میں
مانگنے والے کہے ہر خوشی ہر دم ملے، کوئی نا خالی پھرے آپکی سرکار سے

تم سا دنیا میں کہاں ضو فشاں کب تارا ہوا
کفر کا اندھیارا مٹا دین کا اجیارا ہوا
آپکی یہ شان ہے ہر گھڑی ہر آن ہے حق نما احسان ہے دل میں حق کا دھیان ہے

طوفانوں کے بیچ اب کشتی پتوار میں ہے
دل کا دل میں دل نہیں منظر وہ خونخوار ہے
شاہِ دین شاہِ جہاں مانگنے جائیں کہاں دیجئے غم سے اماں تا کہ آئے جاں میں جاں

کاٹے کب تک زندگی غم ہی غم کے ساتھ میں
جیتے ہیں ہم کیا کہے موت کے حالات میں
مشکلیں آسان ہو، جینے کا سامان ہو، ہر خوشی ہر آن ہو آپ کا احسان ہو

ٹوٹی ہے اب آس بھی مٹنے کے آثار ہیں
دل کی دنیا کے شہا آپ ہی غم خوار ہیں
یا نبی بہرِ خدا دیجئے کچھ آسرا ارشدِ دل گیر کا شاد ہو کچھ دل ذرا

شاہِ مدینہ

شاہِ مدینہ کوئی تم سا عجیب ہے؟
کسے کہاں جلوہ خدا کا نصیب ہے

عرش پہ تم نے رب کو بے پردہ دیکھا
فاصلہ دونوں میں تھا بس دو کماں کا
خلاقِ دنیا بھی تمہارے یوں قریب ہے

ظاہر کیا ہے تم نے کون ومکاں کو
دونوں جہاں کے آقا دونوں جہاں کو
پہنچان رب کی ایک تمہیں سے تو نصیب ہے

تم کو نہ چاہے جو دل وہ دل ہے پتھر
گویا پھرا ہے اُس سے اُس کا مقدر
لعنت ہے اُس پر وہ بڑا ہی بدنصیب ہے

دونوں جہاں کے دل کی آنکھوں کے تارے
پیاروں کے پیارے ہوتم ایسے ہو پیارے
جلوہ تمہارا خود خدا کو بھی حبیب ہے

ارشد کہے گا کوئی مانے نہ مانے
جو ہے تمہارا اُس کو چاہا خدا نے
منکر ہے رب وہ تمہارا جو رقیب ہے

زریں اُصول

چھوڑ کے مصطفیؐ کے زریں اُصول
خاک میں مل گئے بن گئے ہم دنیا میں دھول
ماری گئی ہے عقل ہماری
بول رہی ہے دنیا ساری
جس کا بُرا انجام ہے پھر بھی کرتے ہیں وہ بھول

دور ہے جینے کی لذّت سے
یہ مجبوری یہ ذلت سے
بہتر ہوگا ڈوب کے مرنا جینا ہے یہ فضول

عشقِ نبی کو دل میں جگہ دو
اس کو اَن مِٹ دولت سمجھو
عشقِ نبی سے کِھل جائینگے شعلوں میں بھی پھول

پھول ہے اُسکو غم کے شرارے
پائے وہ طوفاں میں کنارے
آساں ہے مشکل بھی اُس کو جو ہے فدائے رسول

اُسکو ہر اک مطلوب ہے حاصل
جو ہے شہِ اسلام کا عامل
ہو جاتی ہیں اُس کی دعائیں پیشِ حق قبول

چلتے رہو گے حشر تلک بھی
پا نہ سکو گے منزل اپنی
گمراہی کی ارشدؔ جب تک آنکھوں میں ہے دھول

چشمِ کونین کا ستارا

کملی والا نبیؐ ہمارا ہے چشمِ کونین کا ستارا ہے
خود خدا جس پہ ہو گیا شیدا کتنا نیارا ہے کیسا پیارا ہے

اپنی اُمّت کی ہر خوشی کے لئے یہ خوشی جس نے اشکِ غم بھی پیئے
ہائے امت اُس کی ہے گنہ گار سبھی
پھر بھی اُمّت اُسے گوارا ہے کملی والا نبیؐ ہمارا ہے

نام لیتے ہی ٹل گئی مشکل ہر خوشی دل کو ہو گئی حاصل
مرحبا صلِّ علیٰ مُدّعا دل کا ملا
یہ سہارا عجب سہارا ہے کملی والا نبیؐ ہمارا ہے

ایسا کشف القلوب ہے جس پر کھل گیا دو جہاں کا ہر منظر
ہے کوئی ایسا نبی بالیقیں جس پہ سبھی
رازِ وحدت بھی آشکارا ہے کملی والا نبیؐ ہمارا ہے

دل میں ہے یوں تصوّرِ احمدؐ اہلِ جنّت سے بول دے ارشدؔ
صدقے ہر حور و پری دِل میں اک یادِ نبیؐ
گلشن خلد کا نظارا ہے کملی والا نبیؐ ہمارا ہے

اِس دور کا جینا

مرنے سے بُرا آقا اِس دور میں جینا ہے
ساقی کے اشارے پہ زہراب کو پینا ہے

کمزور پہ طاقت کا ہر ظلم بجا ٹھہرا
اطوارِ ستمگر کا ہر رنگ ہوا گہرا
مظلوم کی خاطر تو اک دن بھی مہینہ ہے
مرنے سے بُرا آقا اِس دور میں جینا ہے

کیوں کر نہ شرافت کی توہین کرے دنیا
کیسے نہ شرارت پر سو دل سے مرے دنیا
تم دیکھ رہے آقا یہ دور کمینہ ہے
مرنے سے بُرا آقا اِس دور میں جینا ہے

دکھ درد سے عزت کے معمور ہیں سینے کیوں
رنجور ہوئے شرفاء مسرور کمینے کیوں
کیوں دکھ نے شریفوں کے آرام کو چھینا ہے
مرنے سے بُرا آقا اِس دور میں جینا ہے

بے طرح ہوئی دنیا آمادہ جہالت پر
کچھ رحم نہیں آتا نادار کی حالت پر
ہر صاحبِ دولت کا بدمست قرینہ ہے
مرنے سے بُرا آقا اِس دور میں جینا ہے

مزدور، تیرے شیدا تھے صاحب دولت بھی
کم تیرے پسینے سے تھی خون کی قیمت بھی
اب تیرا لہو اُن کی نظروں میں پسینہ ہے
مرنے سے بُرا آقا اِس دور میں جینا ہے

آتے ہیں نظر ارشدؔ مٹنے کے بھنور اب تو
بچنے کی کوئی صورت آتی نہ نظر اب تو
گردش میں مقدر ہے طوفاں میں سفینہ ہے
مرنے سے بُرا آقا اِس دور میں جینا ہے

عشقِ نبیؐ

عشقِ نبیؐ سے دل کو منور بنائیں گے
شمس و قمر سا چہرۂ انور بنائیں گے

کر دیں گے اک نظر میں فلاکت کو منہدم
یا مصطفیٰؐ دکھائیں گے تم جلوۂ کرم
دنیائے مفلسی کو تونگر بنائیں گے
عشقِ نبیؐ سے دل کو منور بنائیں گے

خالی نہ جائیں گے درِ دولت سے آپ کے
پائیں گے فیض، دست سخاوت سے آپ کے
بے زر ہو جو کوئی اُسے بازر بنائیں گے
عشقِ نبیؐ سے دل کو منور بنائیں گے

گر جبہ سائی آپ کے در کی نصیب ہو
اِسکے سِوا نگاہِ عجیب و غریب ہو
غرباء تمام بگڑے مقدر بنائیں گے
عشقِ نبیؐ سے دل کو منور بنائیں گے

واللہ جو حریف ہیں غصے کے غیض کے
وہ مصطفیٰ سمندر اعظم ہیں فیض کے
قطرے کو چاہیں گے تو سمندر بنائیں گے
عشقِ نبیؐ سے دل کو منور بنائیں گے

جو ہیں خراب و خستہ زمانے میں در بدر
دیکھیں گے آپ لطف و کرم سے انہیں اگر
وہ لوگ اپنے اُجڑے ہوئے گھر بنائیں گے
عشقِ نبیؐ سے دل کو منور بنائیں گے

راحت نصیب ہوگی ہمیں ارشدؔ حزیں
ہم کو اگر مدینہ بلائیں گے شاہِ دیں
گھر اپنا پیشِ روضۂ انور بنائیں گے
عشقِ نبیؐ سے دل کو منور بنائیں گے

مدینہ تری کیا بات ہے

بسے یوں تو ہزاروں نگر مدینہ تری کیا بات ہے
تجھ پہ مائل ہے سب کی نظر مدینہ تری کیا بات ہے

دلبر ہے دلکش ہے ایسا ہے پیارا
سب کی نگاہوں کا تو ہے ستارا
تیرا جلوہ ہے جاذبِ نظر
مدینہ تری کیا بات ہے

شمس و قمر ہیں انھیں کی تجلیّ
رونق ہے جو یہ زمیں و زماں کی
تجھ میں ہیں وہ شہِ بحر و بر
مدینہ تری کیا بات ہے

ہر دل کی خواہش کہ جاؤں مدینہ
ہر آنکھ چاہے کہ دیکھوں مدینہ
تیری چاہت کا ہر دل میں گھر
مدینہ تری کیا بات ہے

بطحیٰ مقدس نگر ، فرش والے
شام و سحر تیری عظمت کے آگے
عرش والے جھکاتے ہیں سر
مدینہ تری کیا بات ہے

نُور السّمٰوات وَالاَرض کعبہ
ہے تیرے حُسن مقدر پہ شیدا
بخت تیرا عجب جلوہ گر
مدینہ تری کیا بات ہے

جس آنکھ میں تیرا منظر نہیں ہے
جس دل میں تیرا تصور نہیں ہے
بد مقدّر ہے وہ کم نظر
مدینہ تری کیا بات ہے

گو طیبہ آنے میں روکے مقدّر
ارشدؔ تمنّا ہے اپنی موثر
ہے تصور میں تُو جلوہ گر
مدینہ تری کیا بات ہے

محمدؐ نبی

دو عالم سے رتبہ میں بالا ملا ہے
محمدؐ نبی عرش والا ملا ہے

تعجب نما ہے زبان و قلم بھی
رقم کرسکوں نعتِ عالی میں اُسکی
ہمیں جس سے دل میں اجالا ملا ہے
دو عالم سے رتبہ میں بالا ملا ہے

تصدّق تیرے بادشاہِ مزمّل
تیری کالی کملی نے روشن کیا دل
تیرے عشق کا یہ حوالا ملا ہے
دو عالم سے رتبہ میں بالا ملا ہے

نہ کام آئی اُس کے نبی کی نصیحت
عیاں ہوگئی بوجہل کی حقیقت
ازل سے ہی وہ دل کا کالا ملا ہے
دو عالم سے رتبہ میں بالا ملا ہے

عطا کی کرم سے جو تو نے حُضوری
ہے نورِ مجرّد تیرا جسمِ نوری
یہ قدرت کے سانچے میں ڈھالا ملا ہے
دو عالم سے رتبہ میں بالا ملا ہے

نبوت رسالت ہوئی ختم جس پر
وہی ارشدؔ اُمت کا ختمِ پیمبر
حلیمہ کی گودی کا پالا ملا ہے
دو عالم سے رتبہ میں بالا ملا ہے

احمدؐ ہے احد کا پیارا

نبیوں کی آنکھ کا تارا، احمدؐ ہے احد کا پیارا
اخلاق میں سب سے نیارا، احمدؐ ہے احد کا پیارا

مازاغ البصر کا تیری آنکھ میں ہے کاجل
ارض و فلک کا تجھ سے اک بھی ذرہ نہیں اوجھل
جبرئیل ترا ہرکارا، احمدؐ ہے احد کا پیارا
اخلاق میں سب سے نیارا، احمدؐ ہے احد کا پیارا

تجھ پہ فدا کونین کے جلوے شمس و قمر قربان
پا کے تیری انگلی کا اشارہ یا شاہِ ذی شان
مہتاب ہوا دو پارا، احمدؐ ہے احد کا پیارا
اخلاق میں سب سے نیارا، احمدؐ ہے احد کا پیارا

قرآں کے احکام کا عامل وحدت کا شاغل
بات تیری ہے بات خدا کی تجھ پہ خدا مائل
قرآن تجھی پہ اتارا، احمدؐ ہے احد کا پیارا
اخلاق میں سب سے نیارا، احمدؐ ہے احد کا پیارا

حور و ملک نے جن و پری نے جھولا تجھے جھلایا
ناز کو ہے یہ ناز کہ تیرے حق نے ناز اٹھایا
ہر ناز کا راج دلارا، احمدؐ ہے احد کا پیارا
اخلاق میں سب سے نیارا، احمدؐ ہے احد کا پیارا

لات منات اور عُزّہ کا بھی ہو گیا منہ کالا
تیرے رخ سے حق نے ہٹایا میم کا جب پردہ
وحدت کا ہوا اُجیارا، احمدؐ ہے احد کا پیارا
اخلاق میں سب سے نیارا، احمدؐ ہے احد کا پیارا

بلوایا حق عرشِ معلیٰ یاد جو تیری آئی
دیکھ کے تجھ کو شاہِ علیٰ چشمِ عظمت پتھرائی
وحدت کی نظر کا تارا، احمدؐ ہے احد کا پیارا
اخلاق میں سب سے نیارا، احمدؐ ہے احد کا پیارا

ارشد کیا مسلم کیا ہندو کیا اپنا بیگانہ
جس نے جو بھی مانگا پایا شاہِ سخا کو مانا
فیضان کا بہتا دھارا، احمدؐ ہے احد کا پیارا
اخلاق میں سب سے نیارا، احمدؐ ہے احد کا پیارا

یا نبیؐ

غم کے مارے تمہارے ہو دلشاد یا نبیؐ
سن لو سن لو ، ہماری فریاد یا نبیؐ
خوش ہوں سارے تمہارے یہ ناشاد یا نبیؐ

غم کا فسانہ تمہیں کیا سنانا کہ دشمن بنا زمانہ
حال تم پہ عیاں ہے دکھانا کیا
جان لیوا سِتم ہے سُنانا کیا
تیغ لے کر کھڑا ہے جلاّد یا نبیؐ
سن لو سن لو ، ہماری فریاد یا نبیؐ

دکھیوں کی نیا کے تم ہو کھویا کہ مان گئی ہے یہ دنیا
آ کے غم کی بھنور میں سفینہ پھنسا
ڈوب جائے نہ دیدو سہارا ذرا
کردو کردو خدارا امداد یا نبیؐ
سن لو سن لو ، ہماری فریاد یا نبیؐ

در سے تمہارے کوئی بھی سوالی پھرا ہے نہ خالی، پھرے گا نہ خالی
شاد روتے ہوؤں کو کیا تم نے
مانگنے سے زیادہ دیا تم نے
آئے کیوں نہ تمہارا در یاد یا نبیؐ
سن لو سن لو ، ہماری فریاد یا نبیؐ

چین گیا ہے سکون گیا ہے نہ نیند رہی نہ ہوش رہا ہے
بے سہارا ہیں جانے کب کیا ہوگا
کیا بھروسہ ہے کب دھوکا ہوگا
تاک میں ہے ستمگر صیّاد یا نبیؐ
سن لو سن لو ، ہماری فریاد یا نبیؐ

کوئی نہیں ہے جہاں میں ہمارا ایک تمہیں ہو ہمارا سہارا
کب تلک غم کی حالت لکھے ارشدؔ
کب تلک غم میں روتا رہے ارشدؔ
یوں ہی کب تک رہے ہم برباد یا نبیؐ
سن لو سن لو ، ہماری فریاد یا نبیؐ

طیبہ کی جلوہ گری

ایسی دلکش ہے طیبہ کی جلوہ گری
شیفتہ جس پہ ہے خلد کی ہر پری

حق نے بخشی ہے بے مثل زینت اُسے
حُسن عالم محمدؐ کی صحبت اُسے
دونوں عالم میں حاصل ہے شہرت اُسے
دیکھنے کو ترستی ہے جنت اُسے
ایسی دلکش ہے طیبہ کی جلوہ گری
شیفتہ جس پہ ہے خلد کی ہر پری

جس میں جلوہ فگن ہیں امامُ النبی
جس جلووں میں ایمان کی روشنی
جس پہ مرنے کو للچائے ہر زندگی
جس میں ہیں سرنگوں اہلِ افلاک بھی
ایسی دلکش ہے طیبہ کی جلوہ گری
شیفتہ جس پہ ہے خلد کی ہر پری

جانے کیا رات دن جگمگاتے وہاں
چاند تارے بھی سر کو جھکاتے وہاں
لشکرِ حور و غلمان آتے وہاں
حسنِ جنت کو شرمندہ پاتے وہاں
ایسی دلکش ہے طیبہ کی جلوہ گری
شیفتہ جس پہ ہے خلد کی ہر پری

ہر تمنا کے دل کی تمنا یہی
ہر خوشی کی خوشی کا ارادہ یہی
ہر کسی دل کی چاہت کا منشا یہی
ہم نظر چاہتی دیکھوں جلوہ یہی
ایسی دلکش ہے طیبہ کی جلوہ گری
شیفتہ جس پہ ہے خلد کی ہر پری

ہو کرم یا نبی ہم پہ ایسا کرم
شادمانی میں ڈھل جائے ارشدؔ کے غم
اس طرح ہم کو بلواؤ شاہِ امم
لوٹ کر شہر طیبہ سے آئے نہ ہم
ایسی دلکش ہے طیبہ کی جلوہ گری
شیفتہ جس پہ ہے خلد کی ہر پری

کملی والے

او کملی والے نبیوں کے سرکار
ایسی نرالی شان ہے کسکی، رب کو ہے آپ سے پیار
او کملی والے نبیوں کے سرکار

لاثانی حق آگاہی سے، آپ کی شانِ یکتائی سے
کون کرے انکار
او کملی والے نبیوں کے سرکار

نابینا کو بینا کر دے، اندھیارے کو نور سے بھر دے
کام ہے یہ شہکار
او کملی والے نبیوں کے سرکار

آسانی پائے مشکل میں، کر کے تصور آپ کا دل میں
پائے شفاء بیمار
او کملی والے نبیوں کے سرکار

گذرے جب جب آپ جدھر سے، آپ کے اک اعجازِ نظر سے
پھول بنے ہر خار
او کملی والے نبیوں کے سرکار

سب کو برابر آپ نے جانا، ایک نظر سے سب کو دیکھا
دشمن ہو کہ یار
او کملی والے نبیوں کے سرکار

دور ہوئے سب رنج و الم سے، آپ کی نظرِ لطف و کرم سے
خوش ہیں سب غم خوار
او کملی والے نبیوں کے سرکار

سب کو دیئے ہیں آپ سہارا، ارشدؔ پر بھی کر دو خدارا
نظرِ کرم سرکار
او کملی والے نبیوں کے سرکار

شیدائے مصطفیٰؐ

ہر دل کو پیار ہوگا، شیدائے مصطفیٰؐ سے
پوچھو کرم نبیؐ کے؟

صل علیٰ محمدؐ پڑھنے کا فیض دیکھو
جلوہ نصیب ہوگا پیارے نبی کا ہم کو
عرش بریں سے اپنا اونچا مقام ہوگا
ہر دل کو پیار ہوگا، شیدائے مصطفیٰؐ سے

جو ہوگا مصطفیٰؐ کا وہ ہوگا کبریاء کا
قرآن میں لکھا ہے یہ فیصلہ خدا کا
اس بات میں کسی کو اب کیا کلام ہوگا
ہر دل کو پیار ہوگا، شیدائے مصطفیٰؐ سے

دیوانہ محمدؐ دیکھے تو کوئی بن کر
حاصل ہو سرخروئی دنیا سے تابہ محشر
ہوگا ضرور اُس کا جنت مقام ہوگا
ہر دل کو پیار ہوگا، شیدائے مصطفیٰؐ سے

منزل ملے گی حق کی راہِ نبی پہ چل کر
اہلِ فلک جھکیں گے بہر ادب سراسر
ہر ہر قدم پہ اپنایوں احترام ہوگا
ہر دل کو پیار ہوگا، شیدائے مصطفیٰؐ سے

محرومیوں کا دل میں کبتک رہے اندھیرا
جاں مضطرب ہے ہر دم دل بیقرار میرا
کب یانبی تمہارے در پر سلام ہوگا ؟
ہر دل کو پیار ہوگا، شیدائے مصطفیٰؐ سے

لاکھوں درود پڑھ کے بے چین، چشمِ تر سے
دیکھوں تمہارا روضہ جبرئیل کی نظر سے
روضہ پہ کب تمہارے حاضر غلام ہوگا؟
ہر دل کو پیار ہوگا، شیدائے مصطفیٰؐ سے

قدموں میں ہوگا اُس کے کونین کا خزانہ
اُس کا غلام ہوگا ہر اک شہ زمانہ
جو بھی نبیؐ کا دل سے ارشدؔ غلام ہوگا
ہر دل کو پیار ہوگا، شیدائے مصطفیٰؐ سے

مختار مدینے والے

سرکار مدینے والے مختار مدینے والے
برباد الم، برباد میرا غم، ہوگا کہ نہیں ؟

۔میرے لئے کیونکر ہے رکاوٹ سوئے مدینہ آنے میں
دیر ہے کیا یا شاہِ مدینہ مجھ کو وہاں بلوانے میں
ہاتھ میرے مقصد کا پرچم ہوگا کہ نہیں
برباد الم برباد میرا غم ہوگا کہ نہیں

ہند سے تیری ہجر کے مارے آئیں گے کس دن تیرے دوارے
دیکھیں گے پُرلطف نظارے مانند ہو جس سے چاند ستارے
ایسا کبھی یا شاہِ دو عالم ہوگا کہ نہیں
برباد الم ، برباد میرا غم ، ہوگا کہ نہیں

دردِ محبت دردِ جدائی دل کو میرے تڑپاتا ہے
گنبد خضرا کا نظارا شام و سحر یاد آتا ہے
میرا مقدر رشکِ مکرم ہوگا کہ نہیں
برباد الم ، برباد میرا غم ، ہوگا کہ نہیں

جب سے قدم منزل پہ رکھا ہوں سینکڑوں خطرے آتے ہیں
میرے عدو آلاتِ ستم دکھلا کے مجھکو ڈراتے ہیں
حوصلہ میرا ثانئ ضیغم ہوگا کہ نہیں
برباد الم ، برباد میرا غم ، ہوگا کہ نہیں

شہِ بحر و بر

جہاں میں شہِ بحر و بر آ گیا ہے
نصیب جہاں اوج پر آ گیا ہے

تمہیں یا نبی مشکلوں میں پکارا
نگاہِ کرم سے دیا تم نے یارا
پکاروں میں میری اثر آ گیا ہے
جہاں میں شہِ بحر و بر آ گیا ہے

مٹانی تھی میری پریشان حالی
دکھایا محمدؐ نے دیدار عالی
نظارا خدا کا نظر آ گیا ہے
جہاں میں شہِ بحر و بر آ گیا ہے

یوں پوری ہوئی آرزوئے زیارت
میّسر ہوئی عرشِ اعظم کی رفعت
محمدؐ نبی میرے گھر آ گیا ہے
جہاں میں شہِ بحر و بر آ گیا ہے

بحکمِ خدا بت پرستی مٹایا
محمدؐ کی تبلیغ میں رنگ آیا
جو گمراہ تھا راہ پر آ گیا ہے
جہاں میں شہِ بحر و بر آ گیا ہے

سرِ روضہ پہنچا کوئی بھی فدائی
نظر آ گئی شانِ عظمت نبیؐ کی
جھکائے ہوئے اپنا سر آ گیا ہے
جہاں میں شہِ بحر و بر آ گیا ہے

سوالی حضورِ محمدؐ سے ارشدؔ
نہ خالی پھرا کوئی شیدائے مقصد
مُرادوں سے جھولی کو بھر آ گیا ہے
جہاں میں شہِ بحر و بر آ گیا ہے

شافعِ محشر

ختم پیمبر، شافعِ محشر، تیری کیا مثال
تیرا شیدا ہے ربّ الجلال

کس کو بلایا رب نے مقابل
کون ہے ایسا کس کے وسائل
کرلے خدا کی دید بے پردہ کس کی مجال
تیرا شیدا ہے ربّ الجلال

ساری خدائی نور ہے تیرا
رب کو کہا منظور ہے تیرا
شان ہے تیری سب سے نرالی تو ہے بے مثال
تیرا شیدا ہے ربّ الجلال

کس کو نہیں تیرا حکم ہے پیارا؟
پا کے تیری انگلی کا اشارا
ٹکڑے ہوا دو چرخ پہ فوراً روشن ہلال
تیرا شیدا ہے ربّ الجلال

در ہے ترا رحمت کا خزینہ
در سے ترے یا شاہِ مدینہ
پورا ہوا ہے حسبِ تمنا سب کا سوال
تیرا شیدا ہے ربِّ الجلال

کچھ بھی سمجھ میں آ نہیں سکتے
تیرے مراتب تیرے رتبے
تجھ پہ کھلا ہے ربِّ جہاں کا پوشیدہ حال
تیرا شیدا ہے ربِّ الجلال

تیرے برابر کون ہوا ہے ؟
تجھ سا کوئی محبوبِ خدا ہے ؟
ایک ہی پل میں عرش پہ رہنا ستائیس سال
تیرا شیدا ہے ربِّ الجلال

دامانِ طالب کو بھر دے
محروم مطلوب ہے کب سے
تیرا فدائی ارشدؔ خستہ آزردہ حال
تیرا شیدا ہے ربِّ الجلال

کملی والے

جینے کے پڑے ہیں لالے — کملی والے، کملی والے، کملی والے
دل پر ہیں الم کے چھالے — کملی والے، کملی والے، کملی والے

بدلی ہے نگاہِ طوفاں — بچنے کا نہیں ہے ساماں
گردش میں دہشت کی — بے چاری اُمت کی
کشتی ہے اب تیرے حوالے — جینے کے پڑے ہیں لالے

مجبور ہوئے ہم اتنے — ساقی کے ظلم و سِتم سے
میخانے میں ہر دم — یا شاہِ دو عالم
پیتے ہیں زہراب کے پیالے — جینے کے پڑے ہیں لالے

ایک تیرے کرم کے علاوہ — مشکل ہے رہائی آقا
جان پھنسی مشکل میں — گھبراہٹ ہے دل میں
ڈالا وہ صیاد نے جالے — جینے کے پڑے ہیں لالے

کونین کا ذرہ ذرہ　　تیرے ہی نور سے چمکا
یہ ساری خلقت میں　　تجھ سے ہی ظلمت میں
وحدت کے پھیلے اجیالے　　جلنے کے پڑے ہیں لالے

کیا ہو رضواں کی حقیقت　　میراث ہے تیری جنت
اُمت کی رحمت کے　　محشر میں جنت کے
تو ہی کھولے گا تالے　　جلنے کے پڑے ہیں لالے

پیتے ہیں گھونٹ لہو کے　　یہ ارشدؔ کیسے لکھے
حال کہے کیا دل کا　　چشم و زباں پر آقا
حاکم نے ڈالے تالے　　جلنے کے پڑے ہیں لالے

اے مسلمان

اے مسلمان بہر نبی مصطفیٰؐ
راہِ بد نام کو ، ہر بُرے کام کو ، چھوڑ دے چھوڑ دے

ظالموں کے سِتم اب گوارا نہ کر
زیست کا بزدلی پہ گذارا نہ کر
عدلِ کے سنگ سے اب سرِ ظلم کو ، پھوڑ دے پھوڑ دے

جہاں میں تیری کوئی عزت نہیں
تجھے پھر بھی کیوں شرم وغیرت نہیں
دامن زندگی ، دامن شرم سے جوڑ دے جوڑ دے

ترے ہوش پر چھائی دیوانگی
تجھے موت سے پہلے موت آ گئی
ہوش کے ہاتھ سے، اب رخِ بے خودی ، موڑ دے موڑ دے

نہ تجھ میں ہنر ہے نہ تعلیم ہے
نہ قوم اور ملت کی تنظیم ہے
اُنسیت کے سبھی، رشتے ٹوٹے ہوئے، جوڑ دے جوڑ دے

حقیت پہ ہر دم فدا ہو کے جی
حقیقت میں ارشدؔ چھپی زندگی
قوتِ حق سے اب، زورِ باطل کا سب، توڑ دے توڑ دے

نبیؐ معراج والے

خدا کے دلبر خدا کے پیارے، ہر اک نبی سے نرالے
نبیؐ معراج والے

سب سے اوّل ، سب سے آخر ، سب نبیوں سے بالے
نبیؐ معراج والے

دنیا میں فضل حق سے ، دنیا بنائے دلدار کی
بخشش کریں گے آقا ، اُمت کے اک اک گنہگار کی
دونوں جہاں میں بن گئے واللہ امت کے رکھوالے
نبیؐ معراج والے

رہبر بنایا تم نے ، رہزنوں کو ایمان سے
انساں بنا کے اُن کو ، گویا بچایا شیطان سے
پھرتے ہیں ایسے کتنے تمہارے لطف وکرم کے پالے
نبیؐ معراج والے

فکر کو رونق بخشی ، وحدت کے حُسن طرحدار سے
روشن کیا ہر دل کو ، مہر و فا کے انوار سے
کر دیئے تم نے فکر و نظر کے اندھیارے میں اُجالے
نبیؐ معراج والے

ایک زمانہ گذرا ، غم کے ستم کو سہتے ہوئے
سن لو خدارا سن لو ، مدّت ہوئی یہ کہتے ہوئے
کر دو کرم اب سوزِ الم سے پڑ گئے دل پر چھالے
نبیؐ معراج والے

کفر کے کالے کالے ، جالے بچھے تھے ہر ایک سو
دنیا کی اک مدّت سے ، جن میں پھنسی تھی ہر آبرو
وحدت کی قینچی سے ارشدؔ کاٹ دیئے وہ جالے
نبیؐ معراج والے

اے قومِ مسلم

ہم کو جو اپنی منزل پانا ہے لازمی اے قومِ مسلم سُن لے
رہبر نبیؐ کا فرماں بنانا ہے لازمی
حکمِ حق سے سُن لو ہم پر دینِ حق کا حق ہے یہی
دین کی خاطر اپنے دل کو شرطِ دین ادق ہے یہی
دنیا کی حرص دل سے مٹانا ہے لازمی
اے قومِ مسلم سُن لے

منزل پر وہ جا پہنچے جو ہم سے کوسوں پیچھے تھے
اُن کے قدم ہیں چاند کے اوپر جو ظلمات کے نیچے تھے
ہم سب کو آج ہوش میں آنا ہے لازمی
اے قومِ مسلم سُن لے

موت بھی اپنے جینے پر یہ قدم قدم پر کہتی ہے
روز ہماری دنیا میں کچھ ایسی حالت رہتی ہے
مُردہ دلی کو دل سے مٹانا ہے لازمی
اے قومِ مسلم سُن لے

آج وہ کانٹوں سے بدتر ہیں، کل جو پھول گلابی تھے
رشکِ شبِ دیجور بنے وہ حُسن میں جو مہتابی تھے
عزت کا دھیان دل کو دلانا ہے لازمی
اے قومِ مسلم سُن لے

راہزنوں کے خوف کو دل میں لانے سے انکار کرو
بے خوفی سے راہِ دین پہ چلنے کا اقرار کرو
اس عزمِ بے بہا کو نبھانا ہے لازمی
اے قومِ مسلم سُن لے

ارشدؔ ہم کو ہستی کی منزل پا جانے کی خاطر
گمراہی کا ہر اندھیارا دل سے مٹانے کی خاطر
دینِ مبیں کی روشنی پانا ہے لازمی
اے قومِ مسلم سُن لے

تعلیمِ نبیؐ اپنائیں تو

اسلام کی عظمت کے حامی، تعلیم نبیؐ اپنائیں تو
قرآنِ مبیں کو دنیا میں، سورج کی طرح چمکائیں تو

ہر سمت فضائے باطل سے دنیا میں اندھیرا چھایا ہے
لیکر کے ضلالت گمراہی یہ دورِ جہالت آیا ہے
ہر گام پہ حسنِ فطرت سے تصویرِ عمل بن جائیں تو
اسلام کی عظمت کے حامی تعلیمِ نبیؐ اپنائیں تو

ہم بھی تو ذرا معلوم کریں ہاں عقل تمہیں کب آئے گی
ورنہ یہ زمانے کی گردش ہر وقت تمہیں تڑپائے گی
کچھ اپنی حقیقت کو سمجھے کچھ دل میں ذرا شرمائیں تو
اسلام کی عظمت کے حامی تعلیمِ نبیؐ اپنائیں تو

ہر چند غلامی میں رہنا عزّت کا تقاضہ یہ تو نہیں
غیروں کا سلیقہ اپنانا الفت کا تقاضہ یہ تو نہیں
زہرابِ الم پینے والے خود اپنی دوا بن جائیں تو
اسلام کی عظمت کے حامی تعلیمِ نبیؐ اپنائیں تو

جاری ہے زمانے میں جتنی وہ ساری سیاست جھوٹی ہے
دستورِ حکومت جھوٹا ہے، سب ایسی فراست جھوٹی ہے
پیغامِ اخوت دے کر پھر ہر فرد کا دل اپنائیں تو
اسلام کی عظمت کے حامی تعلیمِ نبیؐ اپنائیں تو

انساں کی طرح جینا مرنا اربابِ وفا نے سیکھا تھا
دنیا میں معزز بن جانا اصحابِ خدا نے سیکھا تھا
تعلیمِ نبیِؐ عربیؐ پر ایمان مکمل لائیں تو
اسلام کی عظمت کے حامی تعلیمِ نبیؐ اپنائیں تو

سن سن کے کلامِ ارشدؔ کو اے کاش جو تم نے مان لیا
خود اپنی خودی میں گم ہو کر اسرارِ خودی پہچان لیا
پھولوں کی طرح مہکیں گے ہستی کو ذرا سلجھائیں تو
اسلام کی عظمت کے حامی تعلیمِ نبیؐ اپنائیں تو

سردارِ نبیؐ

آئے رب کا نیا فرمان لئے
سردارِ نبیؐ قرآن لئے

چمکا جب حرہ سے آفتابِ نبیؐ نور سے منور ہوئی کعبہ کی گلی
تیرہ شبی میں بن کے ضیاء جگ مگ جگ مگ کرنے لگی
اسلام کی عظمت و شان لئے
آئے رب کا نیا فرمان لئے

ماضی کی شریعت ختم ہوئی نبیوں کی حجت ختم ہوئی
وہ شاہِ عرب سلطانِ زمن وہ جن پہ نبوت ختم ہوئی
اربابِ خرد یہ جان لئے
آئے رب کا نیا فرمان لئے

صدیق و عمر، عثمان و علی اک شمع کے پروانے بھی
فیضانِ محبت عام ہوا بیدار ہوا احساسِ خودی
ایمان و یقیں، عرفان لئے
آئے رب کا نیا فرمان لئے

کیا ہوگیا ملت بیضہ کو — بھولی ہے اُسوۂ حسنہ کو
پھنس گئی کفر کے پھندے میں — چھوڑ کے دین حقہ کو
اب پھرتی ہے جھوٹی شان لئے
آئے رب کا نیا فرمان لئے

ڈرتی ہے شکوہِ باطل سے — خوش ہوتی ہے رقصِ بسمل سے
پہلو میں دھڑکتے دل لیکر — خود ہٹ گئی اپنی منزل سے
ہر گام پہ فکرِ جان لئے
آئے رب کا نیا فرمان لئے

جس دل میں نبی کی ہے اُلفت — ہے اُس کیلئے باغِ جنت
ارشدؔ پہ بھی فضل ایزد سے — وا ہو ہی گیا بابِ رحمت
بخشش کا سب سامان لئے
آئے رب کا نیا فرمان لئے

دو جہاں کے نظاروں میں

مصطفیٰؐ تم ہی سمائے، آئے، دو جہاں کے نظاروں میں
تم ہی لاکھوں روپ بن کے چھائے چھائے، دو جہاں کے نظاروں میں

عکس روئے مصطفیٰؐ ہیں، زرفشاں آفتابی نظارے
چشمِ حُسن، احمدی ہیں، چاند تاروں کے سیمی اُجالے
کہ ابرو کے قوسِ قزح ہیں سائے، رنگ برنگی قطاروں میں
مصطفیٰؐ تم ہی سمائے، آئے، دو جہاں کے نظاروں میں

جس گھٹا میں، مسکرائے، بجلیاں بنکے چمکے اُجالے
بدلیوں میں، جانے کس سے، کر رہے ہیں دل لگی کملی والے
کہ ہنس ہنس کے تم چھپ چھپ جائے جائے، گھٹاؤں کے انباروں میں
مصطفیٰؐ تم ہی سمائے، آئے، دو جہاں کے نظاروں میں

مسکراتی ، روز آتی ، صبح کی شاہزادی اُفق پر
ہر نظر کا دل لبھاتی ، شام کی شہ پری بھی شفق پر
کہ تم نے روپ، روپ دھارے، کیسے کیسے، دلکشی کے نظاروں میں
مصطفیٰؐ تم ہی سمائے، آئے، دو جہاں کے نظاروں میں

دلنشیں ہیں ، دلرُبا ہیں ، کہکشاں کے ضیا بار جلوے
خوشنما ہیں، تم ہی سے، کائناتی طرحدار جلوے
جھل مل کے روپ بن بن جائے، جائے تم ہی چاند تاروں میں
مصطفیٰؐ تم ہی سمائے، آئے، دو جہاں کے نظاروں میں

قمریوں کی ، بلبلوں کی ، میٹھی سریلی صدائیں
ہر شجر میں ، برگ و گل میں ، شوخ کلیوں میں ادائیں
یہ رنگ و ڈھنگ کس کے ہیں کس کے کس کے گدگداتی بہاروں میں
مصطفیٰؐ تم ہی سمائے، آئے، دو جہاں کے نظاروں میں

کر رہے ہیں، مست و بے خود، آبشاروں کے پُر کیف دھارے
جھر جھری، ہر تال پہ، رقص فرما رہے ہیں نظارے
فضاؤں کے ساز پہ چھیڑے چھیڑے، ترانے تم آبشاروں میں
مصطفیٰؐ تم ہی سمائے، آئے، دو جہاں کے نظاروں میں

رونما ہیں، ہر گھٹا میں، بجلیوں کے اُجالے ایسے
چھپتے جاتے، ہنستے جاتے، کملی والے گھٹاؤں میں جیسے
کہ تاروں سے آنکھ مچولی کھیلے، ستاروں کی رہگزاروں میں
مصطفیٰؐ تم ہی سمائے، آئے، دو جہاں کے نظاروں میں

جھیلوں کی، چشموں کی، کیوں مچلتی تھرکتی ہیں سطحیں
کہہ دو ارشد ہر بحر میں کون لہرا رہا ہے لہریں
ہوا بن کے لہرا کے تیرے، مصطفیٰ آب زاروں میں
مصطفیٰؐ تم ہی سمائے، آئے، دو جہاں کے نظاروں میں

رب کے پیارے کملی والے

دونوں عالم میں پیا، کوئی تم سا نہ ہوا، نبیوں کا شاہا
نبیوں کی آنکھوں کے، ہو تارے

روحِ رواں، جانِ جہاں، سب سے جدا، تم ہی تو ہو آقا
کون و مکاں، یہاں وہاں، سب میں سوا، تم ہی تو ہو آقا
سب نے جانا سب نے مانا کوئی نہیں تم سے سوا
سب سے ہیں اعلیٰ، دونوں عالم میں پیا، کوئی تم سا نہ ہوا، نبیوں کا شاہا

کس کے پسینے میں بسی مشک خُتن، مہکی فضا ساری
کس کے تنفّس سے معطّر ہے چمن، مہکی فضا ساری
دونوں جہاں میں، تم سے نیارا کون ہوا ہے جس کا
ثانی نہ سایا، دونوں عالم میں پیا، کوئی تم سا نہ ہوا، نبیوں کا شاہا

حسن خدا، راز خدا، جانِ خدا، ثابت ہوئے تم ہی
چاہے جسے، ربِ علیٰ ایسی ادا، ثابت ہوئے تم ہی
بے چینی سے، عرش بریں پر، کیسے کہاں جانے خدا
رب نے بلایا، دونوں عالم میں پیا، کوئی تم سا نہ ہوا، نبیوں کا شاہا

روئے حسیں، سیمیں بدن، غنچہ دہن، تم سا نہیں کوئی
زلفِ سیاہ، رخ پہ ہوئی، سایا فگن، تم سا نہیں کوئی
ارض و سما میں، ربِ علیٰ نے، محبوب تم سا
کوئی نہ بنایا، دونوں عالم میں پیا، کوئی تم سا نہ ہوا، نبیوں کا شاہا

بولے کہ دیکھوں گا، حسنِ نبیؐ، ابن ابوطالب
غش کھائے، جو دیکھے پشتِ نبیؐ، ابن ابوطالب
کہدو ارشدؔ رب کے علاوہ، کسی بشر کو نہ ہوا
جلوہ تمہارا، دونوں عالم میں پیا، کوئی تم سا نہ ہوا، نبیوں کا شاہا

ہم پھر گئے تعلیمِ رسولِ عربی سے

ہم پھر گئے تعلیمِ رسولِ عربی سے
بو بکر و عمر حضرتِ عثمان و علی سے

مطلق ذلیل ہو کے پشیمان نہیں ہیں
صد حیف کہ ہم عاملِ قرآن نہیں ہیں
یوں دور ہوئے جذبہ احساسِ خودی سے

اس دورِ ترقی میں بھی یوں ہو گئے پامال
ہر فردِ مسلمان نظر آتا ہے بے حال
ہم اپنے ہی ہاتھوں ہوئے محروم خوشی سے

یہ کیسا تغیر ہے مسلماں کا مسلماں
ہے دشمن جاں حسنِ محبت سے گریزاں
کرتے نہیں ہیں صلح بھی آپس میں کسی سے

تھیں زیرنگیں مملکت قیصر و کسریٰ
لہراتا تھا اسلام کی عظمت کا پھریرا
اونچے تھے زمانے میں مسلمان سبھی سے

اسلام پہ چلتے رہو ایماں و یقیں سے
فرمانِ خدا جان لو قرآنِ مبیں سے
ارشدؔ کی گذارش ہے یہ ملت میں سبھی سے

اسلام کے فرزند

ڈرتے نہیں اسلام کے فرزند کسی سے
بیباک یقیناً ہیں زمانے میں سبھی سے

اُن کے لئے آساں ہے دلیروں سے کھیلنا
دن رات اُن کا شیوہ ہے شیروں سے کھیلنا

نسبت ہے انہیں شیرِ خدا نامِ علی سے

خالد کی شجاعت کا سبق یاد ہے اُن کو
بیباکیٔ شبیر کی امداد ہے اُن کو

جرأت کا چلن سیکھا ہے دامادِ نبیؐ سے

میدان کارزار میں ڈٹ جاتے ہیں جس دم
کر دیتے ہیں دشمن کے دلیروں کے سر قلم

جرأت کی داد لیتے ہیں ہر ایک شقی سے

رکھتے ہیں اپنے سینوں میں شبیر کی جرأت
کر لیتے ہیں انصاف پہ مر جانے کی ہمت

ارشدؔ ہے اُن کو الفت کوثر کے دھنی سے

عقبیٰ بھی سنور جائے

اُصول محمد سے ہر کام جو کر جائے
دنیا تو کیا اُس کی عقبیٰ بھی سنور جائے

سبق شاہِ دیں نے دیئے تھے جو ہم کو، ہم اُنکو بھلائے چلے ہیں
رہِ زندگی کے اُجالوں کو خود ہی، اندھیرے بنائے چلے ہیں
کہ مرنے سے پہلے، یہ جینا ہمارا، کہو! کیوں نہ مر جائے

نہ دنیا بناتے نہ عقبیٰ بناتے، دیوانے نہیں ہیں تو کیا ہیں
نہ آرام کرتے نہ زحمت اٹھاتے، جہاں ہیں تحیر نما ہیں
حسیں زندگی کا، یہ انمول موقعہ، یونہی نہ گذر جائے

نہیں وصفِ مسلم تو خود کو بلا شک، غلط ہے مسلمان کہنا
مسلمان بن جاؤ پھر دیکھ لینا، خود اپنی نظر کا کرشمہ
کھلیں گے گلستاں، جدھر بھی جہاں بھی، ہماری نظر جائے

بہر طور قرآن کی روشنی سے، دلوں کی سیاہی مٹائیں
محمد کے نقشِ قدم پر اگر ہم، بہ حسنِ عمل سر جھکائیں
مقدر ہمارا، چمکتے دمکتے، ستاروں سے بھر جائے

ہمیں کو خلافت کا منصب ملا تھا، کہ تھے صاحبِ تاج بھی ہم
محمد نبی کے اُصولوں پہ ارشدؔ، چلیں گے اگر آج بھی ہم
رکیں گے جہاں ہم، یقیناً وہیں پر زمانہ ٹھہر جائے

احسانِ دو جہاں

تم کو نصیب حق کا نظارا ہے یا نبیؐ
احسان دو جہاں پہ تمہارا ہے یا نبیؐ

دنیا سے بعدِ مرگ بھی یوم النشور تک
حامی ہو تم تمہاری مدد میں نہیں ہے شک
واحد تمہارا ہم کو سہارا ہے یا نبیؐ
احسان دو جہاں پہ تمہارا ہے یا نبیؐ

وہ ذکر پاک کو ہے تمہارے اثر ملا
ہر درد جس کے پڑھنے سے ہو جاتا ہے فنا
جو عاصیوں کے درد کا چارا ہے یا نبیؐ
تم کو نصیب حق کا نظارا ہے یا نبیؐ

واللہ جھوم جھوم کے وحدت کے ذوق سے
رو لیتے بار بار مخالف بھی شوق سے
کیا نام پاک آپ کا پیارا ہے یا نبیؐ
تم کو نصیب حق کا نظارا ہے یا نبیؐ

ہمراہ سر کے دل بھی ہے روضہ پہ سرنگوں
میں سُرخرو تمہاری نگاہِ کرم سے ہوں
براوج میرے بخت کا تارا ہے یا نبیؐ
تم کو نصیب حق کا نظارا ہے یا نبیؐ

دنیائے مشکلات سے ہم کو بچا گئے
واللہ تم مدد کو اُسی وقت آ گئے
طوفانِ غم میں تم کو پکارا ہے یا نبیؐ
تم کو نصیب حق کا نظارا ہے یا نبیؐ

ارشدؔ جہاں کی خیر و بھلائی کے واسطے
دینِ مبیں کی جلوہ نمائی کے واسطے
قرآن حق نے تم پہ اُتارا ہے یا نبیؐ
تم کو نصیب حق کا نظارا ہے یا نبی

روئے شمس الضحیٰ

جلوہ روئے شمس الضحیٰ دیکھ کر
دل ہے روشن مہ مدعا دیکھ کر
آج مثل گھٹا الجھنیں کھل گئیں
رونما غم کے پہلو میں خوشیاں ہوئیں
فضل حق سے ہوا جاگزیں دلنشیں
تیرا مقصد جو مدت سے تھا اے جبیں
مل گیا ہے درِ مصطفیٰ دیکھ کر
جلوہ روئے شمس الضحیٰ دیکھ کر

جگمگانے لگا دل میرا بے گماں
مسکرانے لگی نور کی بجلیاں
بے ضیا تھے مہ و مہر و ارض و سماں
کیوں نہ بلہار ہو خلقت انس و جاں
آپ کا چہرہ پرضیا دیکھ کر
جلوہ روئے شمس الضحیٰ دیکھ کر

غم کا مرکز ہے بے لطف جینا مجھے
تم بلاؤ نہ جب تک مدینہ مجھے
خوفِ طوفان نہ فکر سفینہ مجھے
چین آئے گا کیا بے مدینہ تجھے
خلد کا منظر جاں فزا دیکھ کر
جلوۂ روئے شمس الضحیٰ دیکھ کر

خلق پہ رحمتوں کی گھٹا چھا گئی
جلوے عالم کو خوشیوں کے دکھلا گئی
دلربائی کی دلکش ادا بھا گئی
دل کی ہر ایک اُمید آج بر آگئی
تجھ کو اے کملی والے پیا دیکھ کر
جلوۂ روئے شمس الضحیٰ دیکھ کر

چہرۂ رب سے ستر ہی پردے اٹھے
طور پر جس سے بے ہوش موسیٰ ہوئے
عرش پر پیش حق تجھ سے پردے نہ تھے
تیرے اوصاف اَرشدؔ بیاں کیا کرے
شاد تھا تجھ کو تیرا خدا دیکھ کر
جلوۂ روئے شمس الضحیٰ دیکھ کر

محمد مصطفیٰؐ

اپنا دیوانہ بنا لو یا محمد مصطفیٰؐ
اپنے قدموں میں بلا لو یا محمد مصطفیٰؐ

خوف طغیانی ہے دریائے الم ہے جوش پر
بہر حق ہو آپ کے لطف و کرم کی اک نظر
غم کے چنگل سے نکالو یا محمد مصطفیٰؐ
اپنا دیوانہ بنا لو یا محمد مصطفیٰؐ

اُف گھٹا کی طرح ہر ایک دل پہ خطرہ چھا گیا
المدد طوفاں میں امت کا سفینہ آ گیا
ڈوب نہ جائے بچا لو یا محمد مصطفیٰؐ
اپنا دیوانہ بنا لو یا محمد مصطفیٰؐ

غم کے ماروں کی خبر لیجے خدا کے واسطے
دست نصرت اب اٹھا دیجے دعا کے واسطے
ہر بلا ، آفت کو ٹالو یا محمد مصطفیٰ ؐ
اپنا دیوانہ بنا لو یا محمد مصطفیٰؐ

دیکھتے ہی دیکھتے عصیاں شعاری بڑھ گئی
دوش سے سر پر برائی کی پٹاری چڑھ گئی
خیر کی بنیاد ڈالو یا محمد مصطفیٰ ؐ
اپنا دیوانہ بنا لو یا محمد مصطفیٰؐ

گمرہی کی قلبِ مسلم پر سیاہی چھا گئی
آپ کی نظرِ تجلی یک بیک یاد آ گئی
اس کے جلوے سے اُجالو یا محمد مصطفیٰ ؐ
اپنا دیوانہ بنا لو یا محمد مصطفیٰؐ

اس طرح برلائیے ارشدؔ کے دل کا مدعا
اُس کو دکھلا دیجئے تم اپنا روئے پر ضیا
جتنے پردے ہیں اٹھا لو یا محمد مصطفیٰ ؐ
اپنا دیوانہ بنا لو یا محمد مصطفیٰؐ

وحدت کا اُجالا

جس گھڑی پیدا محمد ﷺ کملی والا ہوگیا
ہر طرف دنیا میں وحدت کا اُجالا ہوگیا

باطلوں کو اہلِ حق، آنکھیں دکھایا اس طرح
رعب وحدت کفر کی دنیا پہ چھایا اس طرح
معترف، ہر مندرو گرجا شوالہ ہوگیا
جس گھڑی پیدا محمد ﷺ کملی والا ہوگیا

دشمنِ اسلام کا لشکر تھا جس کے ساتھ میں
پرچمِ کفار لہراتا تھا جس کے ہاتھ میں
وہ عمر فاروق بھی اسلام والا ہوگیا
جس گھڑی پیدا محمد ﷺ کملی والا ہوگیا

روشناس ہے بس وہی اللہ کے ہر راز سے
ہے مزیں اک وہی معراج کے اعزاز سے
انبیاء میں کملی والا سب سے اعلیٰ ہوگیا
جس گھڑی پیدا محمد ﷺ کملی والا ہوگیا

کیوں نہ ارشدؔ نام درباغ ارم نکلے میرا
کیوں نہ اس کی نعت لکھتے لکھتے دم نکلے میرا
جو گنہگاروں کی بخشش کا حوالا ہوگیا
جس گھڑی پیدا محمد ﷺ کملی والا ہوگیا

ہو جاؤ بیدار

قرآن کے متوالو! ہو جاؤ بیدار

قرآن کے متوالو! دین اسلام کے پیارو! ہو جاؤ بیدار
کب تک رہو گے تم، نیند کی بے ہوشی میں گم، ہو جاؤ بیدار

دنیا میں کہیں پر بھی پوچھے نہیں جاتے ہم
پھر بھی تو ہر اک جا پر سر اپنے جھکاتے ہم
مرنا بہتر ہوگا، ایسی ذِلت سے زمانے میں، جینا ہے بیکار
ہو جاؤ بیدار......

جب صاحب ایماں تھے جب عامل قرآں تھے
ہر قوم کے حاکم، دنیا میں مسلماں تھے
محکوم ہوئے سب کے، چھوڑ کے طرزِ ایماں کو، دنیا کے مختار
ہو جاؤ بیدار......

دشمن ہے جہاں سارا کوئی بھی نہیں اپنا
اب ہم کو مٹانے کی تدبیر میں ہے دنیا
ہم سارے زمانے کی، آج ہر قوم کی نیت کو، جان چکے سو بار
ہو جاؤ بیدار......

احکامِ ستمگر پر جھکنے کا چلن چھوڑو
انصاف کے ہاتھوں سے ہر ظلم کا سر توڑو
ہر خوف ستمگر کا اپنے اب دل میں نہ رہنے دو، وقت کی ہے للکار
ہو جاؤ بیدار......

تم چاہو تو دنیا کی تقدیر بدل ڈالو
اس اُجڑے گلستاں کی تصویر بدل ڈالو
پھر رشتۂ اُلفت کو، جوڑئیے نظمِ اُخوت سے، ارشدؔ کی ہے پکار
ہو جاؤ بیدار...

حبیبِ خدا

جو بے کس نبیؐ کے قریب آ گیا ہے
بلندی پہ اس کا نصیب آ گیا ہے

محمدؐ کے در سے ملا حسبِ مقصد !
ہوا ہے نہ ہوگا کسی کا سخن رد
تونگر بنا جو غریب آ گیا ہے
جو بے کس نبیؐ کے قریب آ گیا ہے
بلندی پہ اس کا نصیب آ گیا ہے

سرِ عرش بلوا کے ربِ العُلیٰ نے
عطا کردیا قدرتوں کے خزانے
محمدؐ خدا کا حبیب آ گیا ہے
جو بے کس نبیؐ کے قریب آ گیا ہے
بلندی پہ اس کا نصیب آ گیا ہے

کسی سے نبیؐ نے عداوت نہ برتی
علاوہ محبت کے نفرت نہ برتی
گو ملنے رفیق و رقیب آ گیا ہے
جو بے کس نبیؐ کے قریب آ گیا ہے
بلندی پہ اس کا نصیب آ گیا ہے

ہوا ہو گئے مرض، عصیاں کے ارشدؔ
دکھایا خدا نے جمال محمدؐ
مریضانِ غم کا طبیب آ گیا ہے
جو بے کس نبیؐ کے قریب آ گیا ہے
بلندی پہ اس کا نصیب آ گیا ہے

ختم پیمبر

ختم پیمبر شافع محشر امتِ عاصی کے متوالے
ملک عرب کے رہنے والے

بھر گئی جس سے حسبِ منشا ہر سائل کی جھولی
ہو گئی وہ منظور خدا کو بات جو اس نے بولی
کہتے ہیں جس کو کملی والے، جو ہیں سب نبیوں سے نرالے
ملک عرب کے رہنے والے

کالی کملیا والے آقا شان وہ تم نے پائی
بلوایا سرِ عرش معلیٰ یاد جو حق کو آئی
رتبے تمہارے سب سے اونچے، تم ہو دو عالم کے اُجالے
ملک عرب کے رہنے والے

تم سے ہوئی برباد جہاں میں عزتِ لات و منات
شجر و حجر بھی کلمہ طیب پڑھتے رہے دن رات
تم نے کئے ظلمت میں اُجالے، ڈوبے سفینے تم نے نکالے
ملک عرب کے رہنے والے

فضل خدا سے تاجِ رسالت جب کہ آپ نے پہنا
دونوں جہاں میں کر دیا ظاہر حق نے تمہارا رتبہ
سید مرسل، طیبہ والے، تم ہو سبھوں سے اولیٰ اعلےٰ
ملک عرب کے رہنے والے

کس کو اپنا حال سنائیں کس کو پکارے ارشدؔ
لے کے رہے گا مقصد اپنا در سے تمہارے ارشدؔ
سب کی صدائیں لینے والے، سب کو دعائیں دینے والے
ملک عرب کے رہنے والے

فیضان کا مخزن

مہرباں ہے تجھ پر خدائے یگانہ
ہے فیضوں کا مخزن تیرا آستانہ

بلا کر مدینے میں یا شاہِ عالی
دکھا دے مجھے منظرِ خوش جمالی
تیرے سبز گنبد کا منظر سہانا
مہرباں ہے تجھ پر خدائے یگانہ

بحکمِ خداوند مخلوق نادر
شب و روز ہے تیری خدمت میں حاضر
تیرا فیض جاری ہے ہر اک زمانہ
مہرباں ہے تجھ پر خدائے یگانہ

نہ ہو مہر محشر کی گرمی کا کھٹکا
شہ دیں تیرے جسم انور کا سایہ
سروں پر رہے صورتِ شامیانہ
مہرباں ہے تجھ پر خدائے یگانہ

یہ صورت ہو کہ وجد پر وجد آئے
سنے تو ہر اک سامعی جھوم جائے
سنا دے جو قالو بلا کا ترانہ
مہرباں ہے تجھ پر خدائے یگانہ

خدا کے لئے تاجدارِ نبوت
بدل اب بدل اپنے ارشدؔ کی حالت
کہاں تک پھرے گا وہ خانہ بہ خانہ
مہرباں ہے تجھ پر خدائے یگانہ

انبیاء میں بالاتر

یا نبیؐ تم ختم پیمبر ہوئے
انبیاء میں سب سے بالا تر ہوئے

یا نبیؐ آ کر تمہارے رو برو
بوجہل مردود ہر اعجاز پر
تم کو کہتا تھا کہ جادو گر ہوئے
یا نبیؐ تم ختم پیمبر ہوئے

خلق میں اک لاکھ اور اسی ہزار
انبیاء اور مرسلانِ با وقار
سب تمہارے وصف کے خوگر ہوئے
یا نبیؐ تم ختم پیمبر ہوئے

گر گئے کعبہ میں سب بُت سر کے بل
آپ کی ہیبت کے باعث بر محل
مائل اسلام اہلِ شر ہوئے
یا نبیؐ تم ختم پیمبر ہوئے

باپ کافر ہے پسر اشرف بشر
جلوہ گر ہے ہر دین باطل کے گھر
منظر حیرت بن آذر ہوئے
یا نبیؐ تم ختم پیمبر ہوئے

حورو غلمان و ملک جن و بشر
شیفتہ ارشدؔ شہ لولاک پر
ساکنان گوہ بحرو بر ہوئے
یا نبیؐ تم ختم پیمبر ہوئے

شہِ ابرار

بحکم اللہ مکہ میں شہ ابرار آئے ہیں
نبوت کے رسالت کے درِ شہوار آئے ہیں

اُجالا ہی اُجالا ہوگیا ہر سو زمانے میں
اُتر آئے ہیں سب نوری نبی کے آستانے میں
نظر مخلوق کو اللہ کے انوار آئے ہیں
بحکم اللہ مکہ میں شہ ابرار آئے ہیں

یکا یک شاہِ کسرا کے محل میں زلزلہ آیا
جلالت کا یہ عالم تھا کہ ہر سو دبدبہ چھایا
جلیل القدر بن کے احمدِ مختار آئے ہیں
بحکم اللہ مکہ میں شہ ابرار آئے ہیں

پئے تعظیم آیا لشکر حور و ملائک بھی
نہیں ہے اس روایت میں کوئی شک بھی کوئی شک بھی
معظم بن کے دنیا میں خدا کے یار آئے ہیں
بحکم اللہ مکہ میں شہ ابرار آئے ہیں

تصدق کیوں نہ ہو دنیا نبی کی شانِ عظمت پر
مسرت سے زمانے میں یہی چرچا رہا گھر گھر
خدا کو ناز ہے جن پر وہی سرکار آئے ہیں
بحکم اللہ مکہ میں شہ ابرار آئے ہیں

بیاں نعت محمد کس زباں سے میں کروں ارشدؔ
ازل سے ذکر رب العالمین جن کا کرے بے حد
خدا کی قدرتوں کے کاشفِ اسرار آئے ہیں
بحکم اللہ مکہ میں شہ ابرار آئے ہیں

نبیؐ پرنور

یا شاہِ مدینہ نبیؐ پر نور
کردیجے دل سے میرے ہر رنج والم کو دور

آپ کے مائل سارے پیمبر
آپ کا عاشق خالق اکبر
آپ کے جلوؤں سے روشن ہے عرش وکوہِ طور
کردیجے دل سے میرے ہر رنج والم کو دور

رتبہ تمہیں بخشا وہ خدا نے
ساری خدائی جس کو مانے
ارض وسما کے ساکن سب تم سے ہیں مسرور
کردیجے دل سے میرے ہر رنج والم کو دور

آپ کو ہر مشکل تھی پیاری
جس میں ساری عمر گزاری
آپ کا ہمسر کوئی نہیں ہے رنج و غم سے چور
کر دیجے دل سے میرے ہر رنج و الم کو دور

قابل عظمت آپ کا روضہ
دیکھ کے اوجِ گنبدِ خضرا
جھکتے ہیں دن رات فرشتے اور جنودِ حور
کر دیجے دل سے میرے ہر رنج و الم کو دور

حائل نہ ہو دید پہ پردے
سوتے جاگتے تم کو دیکھے
دکھلا دو ارشدؔ کو ایسا تو کوئی دستور
کر دیجے دل سے میرے ہر رنج و الم کو دور

نبی سے ملے گا

ہمارے دل کا مقصد نبی سے ملے گا
سوا اُن کے ہم کو کوئی بھی نہ دے گا

ہے یہ اطاعت کی منزل اور اس کی حقیقت بہتر ہے
اس کی نرالی چمک دمک ہے اور یہ اعلیٰ جوہر ہے
محمد بناتے ہیں ہم راز اپنا، ہمیں بھی وہ سمجھائیں گے راز اپنا
سنا دیں گے محبوب منزل کی باتیں، عیاں جس سے ہوگی سبھی دل کی باتیں
جلوے نظر آئیں گے ہم کو جس کے دن اور رات میں
ہمارے دل کا مقصد نبی سے ملے گا

روزِ ازل سے ختم پیمبر ہم نے تمہیں پہچان لیا
میم کا گھونگھٹ رخ سے اٹھا کر نورِ خدا کو جان لیا
سنو جو محمد کا شیدا نہیں ہے وہ حیوان ہے انسان کا بیٹا نہیں ہے
وہ سمجھے گا کیا قیمتِ زندگانی، ہے دنیا میں وہ ایک ابلیس ثانی
بُرا ہے وہ اور برائیاں ہیں اس کے برے حالات میں
ہمارے دل کا مقصد نبی سے ملے گا

پیارے نبی کا اُسوۂ حسنہ ہرگز ہرگز نہ بھولو

سبز گلستانِ دنیا پہ دھوکا ہے گر تم پھولو

سمجھتے ہو تم شانِ دنیائے فانی، کہ ہے آپ کا بلبلہ زندگانی

خدارا اطاعت عبادت نہ چھوڑو، محمدؐ کے فرمان سے منہ نہ موڑو

جس سے مزہ آئے گا ارشد تم کو تمہاری حیات میں

ہمارے دل کا مقصد نبی سے ملے گا

میری حقیقت

شاہِ مدینہ تم پہ عیاں ہے میری حقیقت، حقیقت، حقیقت

ہر دم فرقت کی بجلی سے دل میرا تڑپتا رہتا ہے
ہر شام و سحر ہر اک پہر صدمات نرالے سہتا ہے
گر نظرِ عنایت ہو جائے
آسان مصیبت ہو جائے
شاہِ مدینہ تم پہ عیاں ہے میری حقیقت، حقیقت، حقیقت

اب تم ہی کہو میں جاؤں کہاں جب تم نہ سنیں فریاد میری
خاموش دہانی سے آقا ہستی نہ کرو برباد میری
مسرور دعا سے کردیجے
دامانِ تمنا بھر دیجے
شاہِ مدینہ تم پہ عیاں ہے میری حقیقت، حقیقت، حقیقت

جو آپ کے در تک آتا ہے ملتا ہے الم خوش جاتا ہے
دارین کی دولت پاتا ہے نغمات خوشی کے گاتا ہے
کیوں مجھ کو میسر ایسا نہیں
کیا میرا مقدر ایسا نہیں
شاہِ مدینہ تم پہ عیاں ہے میری حقیقت، حقیقت، حقیقت

جس شئے کیلئے بیتاب ہوں میں اب تک وہ مجھے حاصل نہ ہوئی
انمول مسرت شاہ ہدا کیوں دل میں مرے داخل نہ ہوئی
مقصود میرا کیوں کر نہ دیا
کیوں کر نہ کرم ارشدؔ پہ کیا
شاہِ مدینہ تم پہ عیاں ہے میری حقیقت، حقیقت، حقیقت

اُسوۂ رسول

خار زار میں رحمتوں کے پھول
اُسوۂ رسول اُسوۂ رسول

دل ہے فرش پر عرش پہ نظر
پل میں طے کیا صدیوں کا سفر
آپ کے حضور، کیا ہے عرض وطول
اُسوۂ رسول اُسوۂ رسول

دل مچل پڑا ہر نگاہ میں
رب کی راہ میں رب کی چاہ میں
حسن کا ظہور، عشق کا نزول
اُسوۂ رسول اُسوۂ رسول

ساری ظلمتیں نور بن گئیں
ساری وحشتیں طور بن گئیں
دلکشا شعور ، سرخرو اصول
اُسوۂ رسول اُسوۂ رسول

نور ہی تو ہے نور کی طلب
نور ہی ہے سب نور ہی ہے رب
اک فقط ہے نور ، نور کا حصول
اُسوۂ رسول اُسوۂ رسول

نعت کے طفیل پیشِ کبریا
ارشدؔ آپ کا عرضِ مدعا
ساعتِ نشور کیوں نہ ہو قبول
اُسوۂ رسول اُسوۂ رسول

مصطفیٰ آ گئے

آ گئے آ گئے مصطفیٰ آ گئے
چھا گئے چھا گئے مصطفیٰ چھا گئے

ڈھل گئی آرزو کھل گئی جستجو
جاگ اٹھی پیار کی روشنی چار سو
ساری ظلمات پر نور برسا گئے
آ گئے آ گئے مصطفیٰ آ گئے

ظلم پر صبر کا رنگ جمنے لگا
اٹھتے طوفان کا زور تھمنے لگا
منزلِ زیست کی راہ دکھلا گئے
آ گئے آ گئے مصطفیٰ آ گئے

دل کی بیتابیاں اب سکوں پا گئیں
بیقراری کا احساس بہلا گئیں
وحشتوں کی خموشی بھی نغمہ گئے
آ گئے آ گئے مصطفیٰ آ گئے

شرک اور کفر کی سوچ رخصت ہوئی
جلوہ گر فکر میں آج وحدت ہوئی
بت گرے سر کے بل، بت شکن آ گئے
آ گئے آ گئے مصطفیٰ آ گئے

ارشد الفاظ پر غور کیا چاہئے
اس سے زیادہ مجھے اور کیا چاہئے
حرف ہر حرف کا بخت چمکا گئے
آ گئے آ گئے مصطفیٰ آ گئے

مصطفیٰ کی ذات

ذکر التفات مصطفیٰ کی بات
حشر میں نجات مصطفیٰ کی بات
حسنِ کائنات مصطفیٰ کی ذات

صبح ہو کہ شام رات ہو کہ دن
یکساں آپ کا ظاہر و باطن
آئینہ صفات آپ کی حیات
حسنِ کائنات مصطفیٰ کی ذات

رونما ہوا دن بھی رات میں
بات آپ کی بات بات میں
لطف معجزات آپؐ ہی کی بات
حسنِ کائنات مصطفیٰ کی ذات

یہ مثال بھی ہے عجب مثال
یہ کمال بھی ہے عجب کمال
دوستی سے دی دشمنوں کو مات
حسنِ کائنات مصطفیٰ کی ذات

دم بہ خود ہوئے قیصر و کسریٰ
کام وہ کیا نام آپ کا
سرنگوں ہوئے لات اور منات
حسنِ کائنات مصطفیٰ کی ذات

ظلمتوں کو نور آپ نے دیا
کلفتوں کو دور آپ نے کیا
ردِ مشکلات آپ کی صفات
حسنِ کائنات مصطفیٰ کی ذات

مشتہر ہوئی معتبر ہوئی
ارشدؔ ہر طرف جلوہ گر ہوئی
میری لفظیات آپ ہی کے ساتھ
حسنِ کائنات مصطفیٰ کی ذات

نورِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جگ مگ جگ مگ چھلکے رنگوں کی ہلچل
نورِ محمد چھلکے ہر سو جھل جھل جھل

نیرنگی کا کیف بہاروں کو چومے
صبح و شام کے نظاروں میں دل جھومے
جلووں میں لہرائے نینوں کے آنچل
نورِ محمد چھلکے ہر سو جھل جھل جھل

کوئل کوئل گھولے کانوں میں مصری
دریا دریا ڈولے دھاروں کی مستی
ساگر ساگر گونجے موجوں کی چھل بل
نورِ محمد چھلکے ہر سو جھل جھل جھل

صحرا صحرا ذروں کی صنوباری ہے
منظر منظر رنگوں کی سرشاری ہے
گلشن گلشن لہکے مہکے پل ہر پل
نورِ محمد چھلکے ہر سو جھل جھل جھل

جلوؤں کا مستور تقدس کھل جائے
ڈالی ڈالی پتہ پتہ دھل جائے
رم جھم رم جھم برسے ساون کے بادل
نورِ محمد چھلکے ہر سو جھل جھل جھل

یکتا ہے احساسِ عقیدت کا منظر
مختارِ کونین کے دلکش روضہ پر
جاتی ہے بیتاب تمنا سر کے بل
نورِ محمد چھلکے ہر سو جھل جھل جھل

احمد کے صدقے میں دے گا رب تجھ کو
بن مانگے ہی مل جائے گا سب تجھ کو
چل سرکار کے در پر ارشد تو بھی چل
نورِ محمد چھلکے ہر سو جھل جھل جھل

محمد ﷺ

سید ابرار محمد ﷺ
احمدِ مختار محمد ﷺ

حسن کی تنویر آپ ہی، عشق کی تفسیر آپ ہی
خلق کی توقیر آپ ہی، ربط کی تشہیر آپ ہی
لطف کا اظہار محمد ﷺ
احمدِ مختار محمد ﷺ

مہر کو واپس بلالئے، ماہ کے ٹکڑے جوڑ دیئے
ڈوبے سفینے ترا دیئے، ہنستے ہوئے اشک بھی پیئے
معجزہ آثار محمد ﷺ
احمدِ مختار محمد ﷺ

کام رب کا کام آپ کا، کام ہے پیغام آپ کا
کام صبح و شام آپ کا، کام ہی ہے نام آپ کا
صاحبِ کردار محمد ﷺ
احمدِ مختار محمد ﷺ

آپ کو ہے علم لدنی، آپ کا احساس ہے جلی
آپ پہ افشا ہے راز بھی، آپ ہی ہے صاحبِ وحی
واقف اسرار محمد ﷺ
احمدِ مختار محمد ﷺ

عبدیت میں کیا کمی رکھی، بندگی ہی بندگی رکھی
دشمنوں سے دوستی رکھی، ظلمتوں میں روشنی رکھی
نفرتوں میں پیار محمد ﷺ
احمدِ مختار محمد ﷺ

دم بدم یہی ہے جستجو، کوششیں کرے یہ چار سو
چاہتی رہی یہ کو بہ کو، ارشدؔ حزیں کی آرزو
آپ کا دیدار محمد ﷺ
احمدِ مختار محمد ﷺ

رب کے ہم کلام

رب کے ہم خیال رب کے ہم کلام
مثلِ مصطفیٰ کس کا ہے مقام

ساقیٔ کوثر ، شافع محشر
خلق کے سرور دین کے رہبر
انبیاء کے ہیں آپ ہی امام
مثلِ مصطفیٰ کس کا ہے مقام

کیا جھلک جھلک کیا فلک فلک
کیا بشر بشر کیا ملک ملک
حق بھی آپ پر بھیجتا سلام
مثلِ مصطفیٰ کس کا ہے مقام

بے مثال ہے آپ کی مثال
لاجواب ہے آپ کا کمال
فوق ' شاہ سے آپ کا غلام
مثلِ مصطفیٰ کس کا ہے مقام

سرور کونین آپ ہی تو ہیں
رونق دارین آپ ہی تو ہیں
خلد کی جاگیر آپ ہی کے نام
مثلِ مصطفیٰ کس کا ہے مقام

حشر میں ہوں گے آپ ہمارے پاس
بجھ ہی جائے گی عاصیوں کی پیاس
بھر کے دیں گے آپ مغفرت کا جام
مثلِ مصطفیٰ کس کا ہے مقام

آپ ہی میں گم میری جستجو
اک یہی تو ہے میری آرزو
کیجئے قبول ارشدی کلام
مثلِ مصطفیٰ کس کا ہے مقام

اُصولِ نبی

نبی جی مجھے یاد آنے لگے ہیں

کوئی قافلہ حج کو جائے
دل میرا بھی للچائے
دو عالم دل میں سمائے
مجھے یاد نبی جی آئے
نبی جی مجھے یاد آنے لگے ہیں
دشمن کو یار بنائے
نفرت کو پیار سکھائے
دے دے کے پیار جہاں کو
کانٹوں میں پھول کھلائے
کہ ہر سو محبت لٹانے لگے ہیں
نبی جی مجھے یاد آنے لگے ہیں
امت کے لئے خوش ہو کر
رکھے ہیں دل پہ پتھر
کربل میں اپنے نواسے
قربان کئے امت پر
خوشی سے غم مسکرانے لگے ہیں
نبی جی مجھے یاد آنے لگے ہیں

انگلی کا اشارا کر کے
اک چاند کئے دو ٹکڑے
جب وقت پڑا مشکل کا
مٹھی میں کنکر بولے
نئے سے نئے گل کھلانے لگے ہیں
نبی جی مجھے یاد آنے لگے ہیں
وہ شبنم شبنم جھلکے
وہ موتی موتی چمکے
چہکے وہ ڈالی ڈالی
وہ گلشن گلشن مہکے
مرا دل گد گدانے لگے ہیں
نبی جی مجھے یاد آنے لگے ہیں
پربت کے منظر میں بھی
جھرنوں کی جھر جھر میں بھی
دریاؤں میں جھیلوں میں
لہرائے سمندر میں بھی
وہ جلوؤں میں جلوہ دکھانے لگے ہیں
نبی جی مجھے یاد آنے لگے ہیں

سلطانِ مدینہ

سب سے نرالے کملی والے امت کے متوالے یاسلطانِ مدینہ
گیسوؤں والے نظرِ کرم سے مجھ کو اپنا لے یاسلطانِ مدینہ

تو ہے حبیب رب کا یثرب نگر کے آقا
ہو جاؤں تجھ پہ صدقے بن جاؤں تیرا شیدا
چہرۂ انور سے کالی کالی زلفوں کو ہٹالے یاسلطانِ مدینہ

عرشِ بریں پہ تونے کامل عروج پایا
خلاقِ دو جہاں نے رتبہ تیرا بڑھایا
ارض وسما کے تیرے حوالے کر کے کونجی تالے یاسلطانِ مدینہ

کی جان و دل سے تیری جابرؓ نے مہمانی
جابر کے دو پسر نے کیئے کوچ دارِ فانی
زندہ ہوئے وہ تیرے جب اعجاز کو دیکھے بھالے یاسلطانِ مدینہ

سُن لے میرا پکارا ہوں طالب سہارا
مسرور اس کا ہوگا رنج و الم کا مارا
ڈوب نہ جائے میرا سفینہ بحرِ الم سے بچالے — یاسلطانِ مدینہ

ارشد تیرا فدائی اے مظہر خدائی
مشہور دو جہاں ہے آقا تیری دہائی
نورِ مجرد شمس و قمر نے تجھ سے پائے اُجالے — یاسلطانِ مدینہ

جلوۂ شاہِ مدینہ

مجھے جب جلوۂ شاہِ مدینہ یاد آتا ہے
تجلائے جمالِ طورِ سینہ یاد آتا ہے
کھلا قدرت کے رازوں کا خزینہ یاد آتا ہے
محمد مصطفیٰ کا کشفِ سینہ یاد آتا ہے
بدل الفقر و فخری کا قرینہ یاد آتا ہے

نظر آتا ہے چاہت سے ہر ایک کو دورِ خوشحالی
میسر ہوتی ہے ہر رنج و غم سے فارغ البالی
ملا دیتی ہے بندے کو خدا سے چاہِ متوالی
شہیدوں غازیوں سے کم نہیں یہ عظمت عالی
نبی کے عشق میں مر مر کے جینا یاد آتا ہے

بتائیں کیا پریشانی کی بدلی دل پہ چھاتی ہے
جدائی کی مصیبت سینکڑوں آنسو رلاتی ہے
مگر حج وزیارت کی مسرت مسکراتی ہے
ہمارے سامنے محرومیت کی شکل آتی ہے
کبھی مکہ کبھی شہرِ مدینے یاد آتا ہے

زمیں والوں پہ ظاہر ہے فلک والوں کی مجبوری
رسائی عرش اعظم تک کسی کی ہو نہیں سکتی
حقیقت اُن پہ ظاہر ہے محمد کی فضیلت کی
بلندی سے اُترتے ہیں مدینے میں کئی قدسی
اے ارشدؔ اُن کو عرشِ حق کا زینہ یاد آتا ہے

احساسِ ملت

اے جذبۂ احساسِ ملت قطروں کو بھی ظرفِ سمندر دے
پھر گوہرِ علم و حکمت سے دامانِ مسلم کو بھر دے

قرآن و احادیث نبوی کی شمع فروزاں ہو جائے
پھر ملتِ مسلم دنیا میں ہر طرح نمایاں ہو جائے

مفہوم ہزاروں باتوں کا اسلام کی ہر اک بات میں ہے
حل دنیا کا اور عقبیٰ کا اسلام کی تعلیمات میں ہے

تعلیم و تعلم کے جلوے الحاد کی ظلمت پر چھائیں
افکار کے سورج کی ضو سے ذروں کے مقدر چمکائیں

ہر وقت رہِ اسلامی پر خود چل کے دکھائے ہادیٔ دیں
باتیں ہی نہیں کی قرآں کی تھے پابندِ قرآنِ مبیں

ہم چھوڑ کے احکام قرآں محتاجِ زمانہ بن بیٹھے
ہم حسنِ حقیقت کے پیکر افسوس فسانہ بن بیٹھے

گفتار اگر کردار بنے پابندیٔ دین و ایماں سے
بن جائیں گے پتھر بھی ہیرے انوارِ شعور قرآں سے

اسلام کی راہوں میں مرنا، جینے پہ مقدم ٹھہرا ہے
اسلام کا ہر بندہ کیونکر، اس بات سے اب بے بہرا ہے

سینوں میں ہمارے کیوں آخر اسلام کے اب جذبات نہیں
یہ جیتے جی مر جانا ہے یہ زندہ دلی کی بات نہیں

اصحاب نبی کے سینوں میں تھا عشقِ محمد جلوہ گر
محکوم تھا ان کا سارا جہاں تھی ان کی حکومت دنیا پر

کل مٹھی بھر انسانوں نے ہر کام بنام دین کیا
اور آج کروڑوں مسلم ہیں اک کفر نے ان کو گھیر لیا

ہم اپنے ہی ہاتھوں ارشدؔ راہِ ہستی میں لوٹے ہیں
شیشے کی طرح خود ہم سے ہی تنظیم کے رشتے ٹوٹے ہیں

بک جاتے ہیں

ایک نام نبی پر امت کے جان و من تن بک جاتے ہیں
اک کلمہ طیب پڑھ پڑھ کر عبدِ ذالمن بک جاتے ہیں
اُلفت کی کسوٹی لگتے ہی انمول رتن بک جاتے ہیں
محلات حسیں اور پھولے پھلے باغات و چمن بک جاتے ہیں
ناداری کے ہاتھوں دنیا میں زریں مسکن بک جاتے ہیں

یارب ہم کو بھی عطا کر دے شہِ دین کی خدمت درباری
پڑتیں رہے ہم پر صبح و مسا نظریں اُن کی پیاری پیاری
سو جان سے تصدق ہوتی ہے، مخلوق محبت کی ماری
یا شاہ تمہارے روضہ پر بلہار ہے یہ باری باری
ہر شام و سحر خورشید و قمر رنگین گگن بک جاتے ہیں

ارماں ہے نبی کے در پر میں یا خالق عالم بکجاؤں
ہو اذنِ محمد صلی اللہ فرحت سے مدینے کو جاؤں
جو من مانے مقصد ہیں میرے باقی نہ رہے سب پاجاؤں
ہر قیمتی شئے کی قیمت کو میں اپنی نظر میں کیوں لاؤں
یاں لعل و گہر بک جاتے ہیں یاں درِ عدن بک جاتے ہیں

یہ بات ہے لیتے بھی ہیں وہی اللہ عطا جس کو کردے
کونین میں مانے جاتے ہیں تقدیر کے سلطان وہ بندے
کھلتے ہیں خدایا اُن کے لئے تیری رحمت کے دروازے
فرمانِ رسول اکرم سے ہاتھ آتے ہیں عقبیٰ کے سودے
جنت کی خریداری کیلئے سب نیک چلن بک جاتے ہیں

دنیا کے مذاہب ہیں جتنے قائل ہیں ہمارے مذہب کے
واللہ ہمارے پیغمبر اک خاصے بندے ہیں رب کے
یہ قول سمجھ جاتا ہے جنہیں ہوتے ہیں نگوں سر اُن سب کے
ارشد یہ دکھا دو عالم کو شیدائی دولت و منصب کے
جب وقتِ مقرر آتا ہے با جان و تن بک جاتے ہیں

کونین کا سلطان

وہ ختم پیمبر ہے وہ ختم رسولاں ہے
وہ رتبۂ عالی میں کونین کا سلطاں ہے
جبریل امیں جس کے دربار کا درماں ہے
حد جس کی نہیں اتنا اس کام پہ نازاں ہے
فرمانِ الٰہی پر سو جان سے قرباں ہے

سوچو تو گنہگارو! اس بات کو تم سوچو
کرتوت برائی کی تصویر بھی نہ دیکھو
فرمانِ محمد سے الفت ہے اگر تم کو
جھولی در نیکی سے تاخیر نہ ہو بھر لو
میراثِ محمد کی جنت کا گلستاں ہے

اس عالم فانی کی ہر چیز بھی فانی ہے
دل اس سے لگانا اک گمراہ نشانی ہے
پرہیز کرو اس سے گر دین کا پانی ہے
واللہ لعیں دنیا شیطان کی ثانی ہے
یہ پیارا سخن میرا محبوب دلِ وجاں ہے

معراج میں خالق نے بلوایا محمد کو
سب راز خدائی کے سمجھایا محمد کو
رحمت کے خزانے بھی دکھلایا محمد کو
اور تاجِ شفاعت کا پہنایا محمد کو
واللہ محمد یوں اللہ کا مہماں ہے

اے پیارے نبی تجھ کو کرسی پہ جگہ بخشی
ظاہر ہے رسولوں میں تم سا نہ ہوا کوئی
موسیٰ نے کئے چلے پر شانِ بلندی کی
جو تم کو نظر آئی اُن کو نہ نظر آئی
موسیٰ ہے تغیر میں اور طور پشیماں ہے

میزان میں جب خالق تولے گا عمل نامے
اس خوف کے لرزوں سے دل کس طرح ہم تھامے
رکتی ہی نہیں پرشش درمے، سخنے، دامے
پھٹ جاتے ہیں وحشت سے سب دانش کے جامے
دل میرا پریشاں ہے جاں میری پریشاں ہے

حاصل ہے وصیلہ گر سلطان مدینہ کا
کھٹکا نہیں ارشدؔ کو کھٹکا بھی ہے بے کھٹکا
اللہ کی رحمت کا جلوہ نظر آئے گا
سلطانِ جناں دیں گے جنت کا مجھے میوہ
اس پر میرا ایماں ہے اس پر میرا ایماں ہے

دردِ نہاں ہمارا

چارا نہ گر کروگے تم مہرباں ہمارا
بڑھتا رہے گا بے حد دردِ نہاں ہمارا
قابل نہیں بیاں کے غمگیں بیاں ہمارا
جاں ناتواں ہماری تن ناتواں ہمارا
للّٰہ ختم کیجے اب امتحاں ہمارا

ہر صدمہ جدائی دشوار ہوگیا ہے
جب سے یہ دل کو حب کا آزار ہوگیا ہے
ہر سمت میں اندھیرا اظہار ہوگیا ہے
کیا یا نبی تمہارا انوار ہوگیا ہے ؟
بے نور ہوگیا ہے باطن جہاں ہمارا

ہے ثانی قیامت بیتابیوں سے جینا
تم نہ عطا کروں گے امداد کا خزینہ
بہر خدا بتا دو اب یا شہِ مدینہ
بربادی کا سفینہ بربادی کا سفینہ
جائے کہاں ہمارا جائے کہاں ہمارا

کب تک جدا رکھوں گے اے آمینہ کے پیارے
کب تک رہیں گے مضطر ہم ہجر میں تمہارے
یا شاہِ سبز گنبد کے رحمتی نظارے
تم چاہو تو ابھی ہو پیش نظر ہمارے
اس مدعا سے ہوگا دل کامراں ہمارا

مل جائے گر سہارا آ کر تمہارے در تک
پا جائیں گے اماں ہم رنج والم سے بیشک
لٹکے گی گوشِ دل میں نور خوشی کی لولک
ہوجائے منور ظلمت کدہ یکایک
شہرت پذیر ہوگا نام و نشاں ہمارا

اے خالق دو عالم نظر کرم ہو اس پر
یہ کاروانِ امت بھٹکے نہ یوں ہی در در
اس کیلئے دعا میں کرتا ہوں تجھ سے داور
نارِ سقر سے اس کو آزادیاں عطا کر
آزادی چاہتا ہے یہ کارواں ہمارا

کیوں دیر ہو رہی ہے بندہ نواز ارشدؔ
بے چین کر رہی ہے تاخیر یا محمد
غرباء کی بیکسوں کی ، کی تم نے مشکلیں رد
پوشیدہ کس لئے ہے اب تک ہمارا مقصد
ہے راز زندگی کا جس سے عیاں ہمارا

محبت کا سودا

نرالا محبت کا سودا کریں گے
محب کو نہ اپنے تماشا کریں گے
نرالی روش ہم وہ پیدا کریں گے
نہ چرچہ کریں گے نہ سوا کریں گے
تجھے دلربا دل میں دیکھا کریں گے

زمانے کے غرباء کی امداد کی ہے
غموں سے مسرت کی ایجاد کی ہے
نبی جی تمہاری مدد یاد کی ہے
اسی واسطے تم سے فریاد کی ہے
کہ لطف و کرم ہم پہ اپنا کریں گے

اگر الجھنیں ہوں تو ہر گز نہ الجھیں
تجربے سے ہر کس مرا فعل دیکھیں
بچائیں گی غم سے محبت کی رمزیں
لگا کر تیرے ذکر عالی کی شمعیں
سیہ کار دل میں اُجالا کریں گے

پریشان ہوں گے بھی امت کے عاصی
ملیں گی ہر اک رنج وغم سے خلاصی
کرم تیرا خاصہ دعا تیری خاصی
مٹیں گی یہ ہر دو سے فکر معاصی
یہی درد و غم کا مداوا کریں گے

خدا کے مقابل بھی ہوگا پکارا
مخوف نہ ہوگا کوئی غم کا مارا
بفضل خدا یا نبی سب سے پیارا
عطا ہوگیا جب تمہارا ، سہارا
تو کیوں فکر دنیا و عقبیٰ کریں گے

کیا دشمنی جس کسی نے نبی سے
فنا ہو گئے اُس کے سب بد ارادے
نظر آتے کیا کامیابی کے رستے
ہمیشہ پڑے اُس پہ لعنت کے چھینٹے
ذلیل ہوں گے جو فعل اُس کا کریں گے

کوئی ایسا پیغام ارشدؔ کو آئے
کوئی ایسا ارشدؔ کو مژدہ سنائے
اے ارشدؔ تجھے مصطفیٰ نے بلائے
زیارت کی خاطر مدینے کو جائے
عطا باغِ جنت کا تمغہ کریں گے

دونوں عالم کے شہا

ساقیٔ کوثر بھی
شافعِ محشر بھی
سب اماموں کے امام
آپؐ پہ رب کا سلام
آپؐ سرکارِ عجم
آپؐ ہیں شاہِ امم
دونوں عالم کے شہا

تصویرِ قدرت نہ ہوتی

خدا کو نبی کی محبت نہ ہوتی
زمیں و فلک کی شباہت نہ ہوتی
یہ انساں و حیواں کی خلقت نہ ہوتی
خدائی کی اظہار صورت نہ ہوتی
خدا ہوتا تصویرِ قدرت نہ ہوتی

الٰہی تو ہر ایک مشکل کو کر رد
سیاہ کاریاں ہوگئیں حد سے بے حد
سوا نیکیوں کے نہ کرتی عمل بد
اگر ہوتی امت مطیع محمدؐ
زمانے میں اس کی یہ درگت نہ ہوتی
خدا کو نبی کی محبت نہ ہوتی

برائی کے بے شک برے گھاؤ ہوتے
نفس در نفس غم کے بکھراؤ ہوتے
برائی کے ہم سے نہ برتاؤ ہوتے
نکو کاریوں سے نہ الجھاؤ ہوتے
قیامت سے پہلے قیامت نہ ہوتی
خدا کو نبی کی محبت نہ ہوتی

عذابوں سے دوزخ کے مشکل تھا بچنا
کسی سے بھی بخشش کا ملتا نہ رستہ
جو لطف نبی کار فرما نہ ہوتا
خدا جانے کیا حشر ہوتا ہمارا
میسر نبی کی شفاعت نہ ہوتی
خدا کو نبی کی محبت نہ ہوتی

عیاں اس کا قرآں سے ہے خلاصہ
فضیلت سے رب العلیٰ نے نوازا
اسی کے سبب ہوگیا راز افشا !
بزرگی سے امت کی واقف ہے ورنہ
طلب گار امت کی جنت نہ ہوتی
خدا کو نبی کی محبت نہ ہوتی

رخ پر ضیا سے جو اٹھتا نہ پردہ
نہ آتا نظر شاہِ والا کا جلوہ
مگر فضل حق سے ہے موقعہ خوشی کا
اگر یہ نہ ہوتا تو ایسا نہ ہوتا
ہمیں اتنی ارشدؔ مسرت نہ ہوتی
خدا کو نبی کی محبت نہ ہوتی

محبوب نبیؐ

بہار کا موسم

مثال نہیں

جشنِ میلادالنبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

دلکشی ہی دلکشی ہے دلکشی ہی دلکشی
روشنی ہی روشنی ہے روشنی ہی روشنی
جشنِ میلاد النبیؐ ہے جشنِ میلاد النبیؐ

گھومتی ہے چپہ چپہ آرزو کی آرزو
چومتی ہے جلوہ جلوہ جستجو کی جستجو
جھومتی ہے چہرا چہرا سرخوشی ہی سرخوشی
جشنِ میلاد النبیؐ ہے جشنِ میلاد النبیؐ

ذرہ ذرہ، غنچہ غنچہ، بچہ بچہ جھوم اٹھا
کوچہ کوچہ، گوشہ گوشہ، رستہ رستہ جھوم اٹھا
صحرا صحرا گونج اٹھی ہے نغمگی ہی نغمگی
جشنِ میلاد النبیؐ ہے جشنِ میلاد النبیؐ

حور و غلماں و پری ، براق اور جن و ملک
ایسا لگتا ہے زمیں پر آ گیا سارا فلک
دلبری ہی دلبری ہے دلبری ہی دلبری
جشنِ میلاد النبیؐ ہے جشنِ میلاد النبیؐ

بہتے بہتے ہر کسی کی آنکھ سے آنسو رکے
کیا نگاہیں، آپ کے انوار پہ دل بھی جھکے
سروری ہی سروری ہے سروری ہی سروری
جشنِ میلاد النبیؐ ہے جشنِ میلاد النبیؐ

دل ہر اک دل، آج ارشدؔ نور سے معمور ہے
ہو گئیں بیتاب نظریں ہر نظارا طور ہے
ہوش پر غالب ہوئی ہے بیخودی ہی بیخودی
جشنِ میلاد النبیؐ ہے جشنِ میلاد النبیؐ

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شگفتہ برگ لہکائے
طرب کے غنچے لہرائے
خوشی کے پھول مہکائے
جہاں میں تازگی لائے
محمد مصطفیٰ ؐ آئے

کھلے گل خارزاروں میں
پڑی ٹھنڈک شراروں میں
مچی مستی نظاروں میں
ڈھلے ذرے ستاروں میں
بگولے بھی بنے سائے
محمد مصطفیٰ ؐ آئے

بنا گلزار ہر جلوہ
ہوا ضوبار ہر ذرہ
زمیں کا بخت یوں چمکا
زمیں پر آسماں اترا
خوشا انوار برسائے
محمد مصطفیٰ ؐ آئے

پڑی لعنت جہالت پر
گری بجلی خباثت پر
اتر آئے ندامت پر
جھکے اصنام وحدت پر
جہانِ کفر پر چھائے
محمد مصطفیٰ ؐ آئے

خوشی میں رنگ بھرنے کو
محبت میں سنورنے کو
عقیدت میں نکھرنے کو
رقم توصیف کرنے کو
قلم ارشدؔ کا للچائے
محمد مصطفیٰ ؐ آئے

نعت شریف صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حسنِ خیر الورا نظر آیا
نورِ ربّ العلیٰ نظر آیا

نقشِ پا آپ کا نظر آیا
خلد کا راستہ نظر آیا

آپ جب آگئے تصور میں
دِل کا ہر مدّعا نظر آیا

نورِ نگہہ رسول عربی سے
کوہ ، سونا بنا نظر آیا

آپ کو دیکھ کے رونے والا
مسکراتا ہوا نظر آیا

ایک انگلی کا اشارا پا کر
چاند ٹکڑے ہوا نظر آیا

آپ کی خاکِ پا سے نابینا
ہر طرف دیکھتا نظر آیا

یادِ احمدؑ میں موت کا منظر
زندگی کا صلہ نظر آیا

آزمائش کے وقت ہر کنکر
کلمہ پڑھتا ہوا نظر آیا

قطرہ اشک چشمِ احمدؑ کا
گوہرِ بے بہا نظر آیا

مصطفی کے سوا زمانے میں
کس کو نورِ خدا نظر آیا

بس گئی دل میں کائنات حسیں
جب درِ مصطفی نظر آیا

مصطفی کی زمین پر ارشدؔ
آسماں بھی جھکا نظر آیا

نعت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ناممکن، ممکن کر جانا سب کے بس کی بات نہیں
پل میں فلک سے جا کے آنا سب کے بس کی بات نہیں
کلمہ عمر جیسوں نے پڑھا ہے کفر و جفا کے موسم میں
پتھر کو بھی موم بنانا سب کے بس کی بات نہیں
عزم و عمل کے پتواروں سے موجوں کا بل توڑ دیا
طوفاں کو ساحل بنوانا سب کے بس کی بات نہیں
بخش دیا ہے ہر قیدی کو، مکہ کے سر ہونے پر
اپنے ہر دشمن کو بچانا سب کے بس کی بات نہیں
بوبکر و عثمان و حیدر اور عمر کو عظمت دی
ذروں کو سورج سے ملانا سب کے بس کی بات نہیں
اُمت پر قربان کیا ہے آپ نے اپنے پیاروں کو
خوشیاں دے کر غم اپنانا سب کے بس کی بات نہیں
ارشدؔ جس نے مانگا پایا، سرکارِ دوعالم سے
ہر سائل کو دینا دلانا سب کے بس کی بات نہیں

نعت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ایک کالی کملی والے مصطفیٰؐ
دونوں عالم کے اُجالے مصطفیٰؐ
ساری مخلوقات میں افضل بشر
اوجِ و عظمت کے حوالے مصطفیٰؐ
بخشوا کر عاصیوں کو حشر میں
کھولیں گے جنت کے تالے مصطفیٰؐ
جو گرانا چاہتے تھے آپ کو
ہر گھڑی اُن کو سنبھالے مصطفیٰؐ
روکھی سوکھی پر ، بسر کی زندگی
دے کے سونے کے نوالے مصطفیٰؐ
ظلم اتنے بڑھ گئے کہ صبر کے
اب چھلک جائیں گے پیالے مصطفیٰؐ
اب تو ارشدؔ کی مدد فرمائیے
پڑ گئے جینے کے لالے مصطفیٰؐ

نعت ﷺ

کام نگہہِ مصطفیٰؐ ، بے مثال کر گئی
ظلمتوں میں ہر طرف روشنی بکھر گئی

فرش پر بھی ہر طرح آپ سر بلند ہیں
سر فرازی عرش کی آپ ہی کے سر گئی

پیروی سے آپ کی دو جہان مل گئے
آخرت بھی بن گئی ، زیست بھی سنور گئی

زندگی کی راہ میں ، رہبری حضورؐ کی
گمرہی کی سوچ کو ، شرمسار کر گئی

آپ کا کرم ہوا جرم کے طوفان سے
امتِ عاصی کی ناؤ ، ڈوب کے ابھر گئی

جب دعا میں آپ کا واسطہ دیا گیا
جھولی ہر امید کی مقصدوں سے بھر گئی

ارشدِ حزیں کو بھی در پہ اب بلائیے
اک طویل عمر تو ، آس میں گذر گئی

نعت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

روحِ ایماں کے امیں ہیں مصطفیٰ
حاصل دنیا و دیں ہیں مصطفیٰ

عرشِ اعظم آپ کے زیرِ قدم
فرش کے دل میں مکیں ہیں مصطفیٰ

جلوۂ حق کا سراپا آئینہ
وحدتِ حق کا یقیں ہیں مصطفیٰ

آپ کا ارشاد ہے ارشادِ حق
شرحِ قرآنِ مبیں ہیں مصطفیٰ

آپ ہی کا حسن ، حسنِ کائنات
مرحبا کتنے حسیں ہیں مصطفیٰ

خاتمِ کونین کے انوار میں
دلکشا ، دلکش نگیں ہیں مصطفیٰ

بس مسلمانوں کی خاطر ہی نہیں
رحمت اللعالمیں ہیں مصطفیٰؐ

چاہتے جو لوگ دل سے آپ کو
اُن کی جاں سے بھی قریں ہیں مصطفیٰؐ

قلبِ ارشدؔ میں تصوّر آپ کے
رشکِ فردوسِ بریں ہیں مصطفیٰؐ

نعت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کانٹوں کو بھی پھولوں کا احساس دلا دینا
"سنت ہے محمد کی دشمن کو دعا دینا"
دنیا میں مجھے یارب توقیرِ بقا دینا
جب لب پہ محمد کا ہو نام قضا دینا
یہ کس کی ہدایت کا فیضان تھا طارق میں
ساحل پہ سفینوں کو خود آگ لگا دینا
دیدارِ شہِ والا معراج ہے نظروں کی
یارب میری نظروں کی توقیر بڑھا دینا
یہ کس میں جسارت ہے محشر کے تلاطم سے
اُمت کے سفینے کو ساحل سے لگا دینا
سرکارِ دوعالم کی اُلفت ہے مجھے سب کچھ
دنیا سے مجھے ارشد کیا لینا ہے کیا دینا

نعت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جسے بلاتے ہیں خیر البشر مدینے میں
جناں دکھاتے ہیں شام و سحر مدینے میں
درِ نبی کی غلامی نصیب ہے جن کو
ہیں خوش نصیب وہ اعلیٰ بشر مدینے میں
الٰہی کب وہ مبارک زمانہ آئے گا
بلائیں گے ہمیں خیر البشر مدینے میں
پیامِ غیب، حضور نبی میں پہنچانے
ملک اُترتے ہیں شام و سحر مدینے میں
جہاں کی حوریں بھی غلماں بھی اور ملائک بھی
نبی پہ صدقے ہیں آٹھوں پہر مدینے میں
مقامِ عرش سے اظہارِ غیب ہوتا ہے
نبی کو ملتی ہے حق کی خبر مدینے میں
فلک سے قدسیاں دربارِ شاہِ والا میں
اُتر کے اپنے جھکاتے ہیں سر مدینے میں
زیارتِ شہِ والا نصیب ہو یارب
گذر ہو ارشدؔ خستہ کا گر مدینے میں

نعت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سب ہی سے کائنات میں برتر گنے گئے
محبوبِ حق ہمارے پیمبر گنے گئے

بے وحی کے کیا نہ کبھی آپ نے کلام
ارشاد ، قولِ حق کے برابر گنے گئے

عالم یہ تھا محبتِ پروردگار کا
آنسو رسولِ پاک کے گوہر گنے گئے

تا عرش پاک فرش سے پہنچے ہیں مصطفی
صدیوں کے فاصلے جو تھے پل بھر گنے گئے

کیا ہو بیانِ عظمت اعجازِ مصطفی
بروقت بند مٹھی میں کنکر گنے گئے

یہ مرتبہ ملا ہے کسے آپ کے سوا
بیٹھے سدا چٹائی پہ سرور گنے گئے

کونین کو ہے ناز قیادت پہ آپ کی
ہادی گنے گئے یہی رہبر گنے گئے

ہجرِ نبی میں شامِ الم جو ہوئے رواں
آنسو کے قطرے قطرے سمندر گنے گئے

شام و سحر حضورؐ کے روضہ کے سامنے
شرمندہ باغِ خلد کے منظر گنے گئے

ارشدؔ بڑا کرم ہے خدائے کریم کا
ہم بھی غلامِ ساقیِ کوثر گنے گئے

نعت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہے عزمِ زیارت بڑا پر کیف سفر ہے
سانسوں میں مدینے کی فضاؤں کا اثر ہے
اللہ کا ہے قرب محمدؐ کا تقرب
دیدارِ نبی اصل میں معراجِ نظر ہے
اوصاف محمدؐ کی حد یں کیا کوئی جانیں
اللہ کا مظہر ہے جو دیکھو تو بشر ہے
اک پل میں گئے فرش سے تا عرش معلیٰ
سوچو تو کسی کے لئے صدیوں کا سفر ہے
ایمان معطر ہے خیالات معطر
کیا کیف اثر عشقِ محمدؐ میں سفر ہے
ٹھہرے گی میرے سامنے کیا کفر کی ظلمت
انوارِ محمدؐ کا میرے دل میں گذر ہے
امداد کا ہے وقت شہنشاہِ مدینہ
اب میں ہوں میرا عزم سفینہ ہے بھنور ہے
اے حسن تصور ترے قربان ہو عظمت
ارشدؔ کی جبیں اور شہِ کونین کا در ہے

نعت ﷺ

تخلیق محمدؐ سببِ ارضِ و سما ہے
جو کچھ ہے دو عالم میں محمدؐ کی عطا ہے

خاصانِ عبادت کا یہی شغل رہا ہے
جو ذکرِ محمدؐ ہے وہی ذکر خدا ہے

کیا دست محمدؐ کی بیاں کیجئے توقیر
جب کلمۂ حق سنگ کے ریزوں نے پڑھا ہے

اس طرح نمودار ہوئے آپ عرب میں
جیسے کسی ویرانے میں اک پھول کھلا ہے

خوش جس سے محمدؐ ہے خدا اُس سے ہے راضی
مرضیٔ محمدؐ ہی تو مرضیٔ خدا ہے

برحق ہے ہر اک قول رسول عربی کا
وہ خود بھی کیا آپ نے جو کچھ بھی کہا ہے

توہینِ رسالت سے جہنم میں جلو گے
سچ ہے کہ برے کام کا انجام بُرا ہے
ممکن نہیں ثانی کوئی سایہ نہ ہو جس کا
یکتائی میں یکتا، یہ رسولِ دوسرا ہے
دیکھے تو کوئی میرے مقدر کی بلندی
ارشدؔ کی جبیں اور درِ شاہِ ہُدا ہے

نعت ﷺ

اُمت کو مصطفی ﷺ کی اطاعت عزیز ہے
اور مصطفی ﷺ کو اُس کی شفاعت عزیز ہے
ہیں دو جہاں فضائے مدینہ پہ شیفتہ
رضوان گر تجھے تری جنت عزیز ہے
حور و ملک اُترتے ہیں شام و سحر جہاں
حق کو مدینہ پاک کی شوکت عزیز ہے
روحانیت کا مجمع جہاں پر ہے رات دن
یا شاہ وہ تمہاری زیارت عزیز ہے
محشر میں نفسی نفسی پکارے گا ہر کوئی
ایسے میں یا نبی ﷺ تمہیں اُمت عزیز ہے
سایہ فگن ہے تم پہ خداوند دو جہاں
سجدے بھی اور دعا بھی بحرمت عزیز ہے
ارشدؔ کے دل کی آرزو پوری ہو یا نبی
اُس کو تمہاری موہنی صورت عزیز ہے

نعت ﷺ

آئینۂ کمال دکھاتے چلے گئے
اُٹھے تو کائنات پہ چھاتے چلے گئے
اسلام کو عروج پہ لاتے چلے گئے
تاریکیٔ حیات مٹاتے چلے گئے
تیرے حضور رکھ کے جبینِ نیاز کو
کعبہ کی عظمتوں کو بڑھاتے چلے گئے
چھائی ہوئی تھی کفر وضلالت کی تیرگی
توحید کا پیام سناتے چلے گئے
دیکھا ہر اک کو نگہہِ التفات سے
ماحول ساز گار بناتے چلے گئے
سمجھا کے سب کو فلسفۂ حسنِ زندگی
دانشوروں کے ہوش اڑاتے چلے گئے

سب سے بلند شانِ کریمی تھی آپ کی
جو کچھ ملا وہ دیتے دلاتے چلے گئے

ہر گام پہ حضورؐ کے اصحابِ باصفا
گھر بھی لٹائے سر بھی کٹاتے چلے گئے

مشہور ہیں حضورؐ کی معجز نمائیاں
ذروں کو آفتاب بناتے چلے گئے

ارشدؔ میرے کلام میں رنگِ جدید ہے
بزمِ سخن میں رنگ جماتے چلے گئے

نعت ﷺ

ذاتِ احمد اگر نہیں آتی
زندگی راہ پر نہیں آتی
عشقِ احمدؐ میں جس کی آنکھ کھلی
نیند اُسے عمر بھر نہیں آتی
جس میں دونوں جہاں سمائے ہیں
وہ تجلی نظر نہیں آتی
التجا شاہِ دین کے در سے
لوٹ کر بے اثر نہیں آتی
صبحِ طیبہ کی خلد آنکھوں میں
لاکھ چاہا مگر نہیں آتی
جس کو نسبت نہیں محمدؐ سے
عقل وہ راہ پر نہیں آتی
بد مقدر ہے وہ جسے ارشدؔ
یادِ خیر البشر نہیں آتی

نعت ﷺ

یہی تو حسنِ حقیقت ہے ارتقاء کیلئے
کہ راہِ دین پہ چلتے رہو خدا کیلئے

یہ کیوں ہے جامۂ مومن پہ کفر کے دھبے
کہ اپنا دل تو نہ تھا حبِ ما سوا کیلئے

یہ کیا تغیر فطرت ہے اِس زمانے میں
بھٹکتے پھرتے ہیں اظہار مدعا کیلئے

خیال و فکر سے تائید شر پسندی ہے
ہر اک جرم روا نفس کی رضا کیلئے

ہر انجمن میں ہو روشن چراغِ مصطفوی
مگر ہے شرط لہو چاہئے ضیا کیلئے

پنپ سکو گے تو قرآں کی رہنمائی سے
یہی وسیلہ ہے اظہارِ مدعا کیلئے

کرو تو عشقِ محمدؐ سے داغِ دل روشن
ہے کب سے رحمتِ باری ہر اک عطا کیلئے

نفس نفس مترنم ہو سازِ فطرت پر
ہے وقف نغمۂ توحید باوفا کیلئے

میرے ضمیر کی آواز اِس میں شامل ہے
کہ حسنِ نعت ہے ارشدؔ میری نوا کیلئے

نعت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نظر سبز گنبد کا خم چومتی ہے
تمنا بساطِ حرم چومتی ہے
درِ پاکِ احمدؐ کی شان اللہ اللہ
جسے آبروئے کرم چومتی ہے
نگاہِ فلک ارضِ طیبہ کے ذرے
برائے ادب دم بہ دم چومتی ہے
بہ شانِ ادب رونق سبز گنبد
تجلیِ باغِ اِرم چومتی ہے
بہ حسن تقدس فرشتوں کی حسرت
جمالِ نبیؐ کے قدم چومتی ہے
براقِ شہ انبیاء کے قدم کو
بلندی خدا کی قسم چومتی ہے

تمنائے زائر بہ ذوقِ عقیدت
درِ پاک شاہِ امم چومتی ہے
فرشتے ہیں شاہد کے ہردم سعادت
خوشا، روضۂ محترم چومتی ہے
محمد کے کردار رحم و کرم کو
خجل ہو کے روحِ ستم چومتی ہے
خوشی کی خوشی ہے الم مصطفیٰ کا
مسرت محمدؐ کے غم چومتی ہے
قسم حق تعالیٰ کی یادِ نبی کو
ہر اک پل میری چشمِ نم چومتی ہے
گناہوں پہ جب اپنے ہوتا ہوں نادم
تو رحمت میری چشمِ نم چومتی ہے
رقم وصفِ احمدؐ جو کرتا ہوں ارشدؔ
لطافت زبانِ قلم چومتی ہے

نعت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دل میرا آئینہ ہے جمال حضورؑ کا
میرے لئے ہے ذکر عبث کوہِ طور کا
تخلیق کائنات کا باعث حضورؑ ہیں
کونین ہے مرقع محمدؐ کے نور کا
ما ینطقُ نے دی ہے سند حق نمائی کی
قولِ خدا ہے قولِ مبارک حضورؑ کا
کردار کی زباں سے پیامِ خدا دیا
آئینۂ حیات ہے اسوہ حضورؑ کا
محبوبِ حق ہیں رحمت کونین آپ ہیں
نبیوں میں بے مثال ہے رتبہ حضورؑ کا
اُس کا شعور حاصل عرفان و آگہی
یادِ نبیؐ سے رشتہ ہے جس کے شعور کا
کرنے کو کی تلاش حریفوں نے عمر بھر
ثانی تو کیا ملا نہیں سایہ حضورؑ کا
اُس انکسار والے پہ ارشدؔ سلام ہو
جس نے جھکا کے رکھ دیا سر ہر غرور کا

نعت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جب سے جمالِ شاہِ مدینہ نظر میں ہے
کونین کا وجود سراپا نظر میں ہے
جب سے خمارِ ساغرِ طیبہ نظر میں ہے
دونوں جہاں کے کیف کا نشہ نظر میں ہے
کیوں ہو کسی کی چشمِ کرم کی طلب ہمیں
فیضانِ مصطفائی کا دریا نظر میں ہے
خائف نہ ہوں گے ہم کبھی ظلماتِ کفر سے
عشقِ محمدی کا اُجالا نظر میں ہے
رائج رہے گا جو سرِ بازارِ حشر بھی
وہ بخششِ حضور کا سکہ نظر میں ہے
ہم سے ملائے آنکھ کسی کی مجال کیا
عشقِ نبیؐ کی برقِ تجلا نظر میں ہے
ارشدؔ ہلاکتوں کا مجھے خوف ہی نہیں
جب التفاتِ فخرِ مسیحا نظر میں ہے

نعت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

گلاب ،موگرہ ، جوہی و نرگس و سوسن
یہ کس کی بو سے معطر ہوئی ہے صبحِ چمن

جمال حسنِ محمدؐ سے ضوفشاں ہے چمن
ردائے سبز مزین گلوں کا پیراہن

چڑھاؤ جذبہ صادق پہ رنگِ حسن خلوص
نثار کر کے دکھاؤ تو اپنا تن من دھن

تمہارے واسطے فردوس میں خدا کی قسم
سجی سجائی ملے گی ہر اک حور دلہن

عمل میں لاؤ تو اوصاف، علم و حکمت کے
گداز ہوگا ابھی سوزِ عشق سے آہن

سبق پڑھایا محمدؐ نے فقر و فخری کا
ڈسے نہ قلب مسلماں کو حرص کی ناگن

زبانِ کفر سے تصدیق حق ہوئی ایسی
امین کہتے تھے جتنے تھے آپکے دشمن

اٹھی جو چشمِ محمد تو اک اشارے سے
بنے وہ رہبر اسلام جتنے تھے رہزن

بہ سوز عشقِ الٰہی خلیل حق جس دم
گرے تو آتش نمرود بن گئی گلشن

ہیں تاج و قیصر و کسرا بھی میری ٹھوکر میں
کہ میں نے نام محمدؐ سے بھر لیا دامن

فلاحِ دین کی باتیں ہیں نعت ارشدؔ میں
کمالِ حسنِ تکلم جدید رنگ سخن

نعت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عجوبہ نظارہ مدینے کا منظر
زمیں کا ستارا مدینے کا منظر
طفیلِ محمد خدا نے فلک پر
زمیں پر اتارا مدینے کا منظر
بلند اُس کی قسمت ہے جس کی نظر میں
ہوا آشکارہ مدینے کا منظر
نبی کی نظر کا ہے اعجاز بے شک
یہ سارا کا سارا مدینے کا منظر
مچلتے ہیں ہر روز لاکھوں فرشتے
کہ ہے اتنا پیارا مدینے کا منظر
نگاہوں کی بے چین کشتی کی خاطر
سکوں کا کنارا مدینے کا منظر
مدینے کے آقا ہمیں بھی کسی دن
دکھا دو خدارا مدینے کا منظر
محمد کی بے لوث رعنائیوں نے
اے ارشدؔ سنوارا مدینے کا منظر

نعت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کوئی سمجھے گا کیا مقام ترا
فوق شاہوں سے ہے غلام ترا
بات رب کی ہر اک بات تری
حکمِ خالق ہر اک کام ترا
ورد کرتے ہیں عرش والے بھی
کس قدر محترم ہے نام ترا
منزلِ زیست کا نشان بنا
راہِ حق میں ہر اک گام ترا
دشمنوں سے بھی اُنسیت رکھی
پیار ہی پیار ہے پیام ترا
اُن کو بھی راحتیں عطا کی ہیں
لوٹ لیتے تھے جو آرام ترا
بیر رکھتے تھے تیرے کام سے جو
وہ بھی کرتے تھے احترام ترا

نعت ﷺ

مصطفیٰ ہے کبریاء کے راز سمجھانے کا نام
ذاتِ احمد اور احد ہے ایک افسانے کا نام

مست نظروں سے تمہاری جو پیئے گا ایک بار
بھول کر بھی لے نہیں سکتا وہ میخانے کا نام

دیکھ لے جو گلشنِ طیبہ بہ چشمِ جبرئیل
تا ابد نہ لے سکے گا خلد میں جانے کا نام

بیگماں فردوس لکھ جائے گی اُس کے نام پر
بے بہا ہے الفتِ احمدؐ کے دیوانے کا نام

گر اِرم چاہو! خریدو تم درودِ پاک سے
روزِ اوّل سے ہے یہ جنت کے بیعانے کا نام

رقص فرما ہے جمالِ مصطفیٰ ہر جام میں
اُن کے دم سے ہے رواں عالم کے میخانے کا نام

جلوہ گر ہے دل میں میرے یادِ حب مصطفی
حسن دو عالم ہے میرے دل کے افسانے کا نام

اِس طرح ارشدؔ کو بلوالو سوئے روضہ نبیؐ
عمر بھر وہ لے نہ پائے لوٹ کے آنے کا نام

نعت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نہ راہِ ہدایت سے بھٹکیں گے ہم
ہے کافی محمدؐ کا نقشِ قدم

مقدر پہ اپنے کرے ناز ہم
میسر ہوا ے کاش قربِ حرم

بڑی دیر سے ہیں طلب گار ہم
نگاہِ کرم ہاں ، نگاہِ کرم

شرف آپ کے واسطے کیا ہے کم
خدا نے اٹھائے ہیں ناز و نعم

نہ دیکھی مثال ہم نے ایسی کہیں
خوشی دے کے اپنایا اوروں کا غم

سراپا ہے رحمت دو عالم میں آپ
ستم گار پر بھی کیا ہے کرم

جہاں پر ملک کی رسائی نہیں
محمدؐ کے پہنچے وہاں پر قدم

سرِ عرش اعلیٰ بلائے گئے
نہیں ہے کوئی آپ سا محترم

غلامی پہ نازاں ہوں میں آپ کی
کروں گا میں کیا لیکے جاہ وحشم

کرے کیا بیاں وصفِ خیر الورا
کہ ارشدؔ ہے قاصر زبانِ قلم

نعت ﷺ

عشق حضورؐ یوں مجھے دکھلائے مدینہ
"جس سمت نظر جائے نظر آئے مدینہ"

یارب نصیب مجھ کو یوں پہنچائے مدینہ
میرا قیام حشر تک ہو جائے مدینہ

کتنا بلند ہو گیا پستی کا مقدر
افلاک کے مکیں بھی ہیں شیدائے مدینہ

دراصل یہ مدینے کے حصے کی بات ہے
مکہ سے شاہِ انبیاء لوٹ آئے مدینہ

کچھ اس طرح نکھر گیا قربِ رسولؐ سے
باغِ اِرم کے حسن کو شرمائے مدینہ

اُس کی نظر میں ہیچ ہے گلزارِ خلد بھی
دیکھا ہے جس کی آنکھ نے گلہائے مدینہ

ہے اپنے اپنے ظرف پہ پینے کا انحصار
ہر وقت جامِ سرخوشی چھلکائے مدینہ

ارشدؔ ہے مصطفی کے یہ فیضان کا کمال
الجھن ہر اک امید کی سلجھائے مدینہ

نعت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سب سے نرالی شانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ہر قدسی دربان محمد صلی اللہ علیہ وسلم

باعثِ برکت رحمتِ عالم، دونوں جہاں کے مونس و ہمدم
نادر ہے احسانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہر انساں، انساں بن جائے، جینے کا مقصد اپنائے
بس ہے یہی ارمانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

احمد میں اور نامِ احمدؐ میں، فرق ہے لیکن کام ہے یکساں
حکم خدا فرمان محمد صلی اللہ علیہ وسلم

شبنم کے قطروں میں سویرے، کیف نشیں انوار ہیں بکھرے
عکسِ درِ دندانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

طرز یقیں سے دستِ طلب کو، تو بھی بڑھا کے دیکھ لے ارشدؔ
جاری ہے فیضانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

نعت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اے کاش میں بھی ساقیٔ کوثر کو دیکھ لوں
قطرے کی آرزو ہے سمندر کو دیکھ لوں

اک ذرۂ حقیر ہے جس کا یہ کائنات
اُس آفتاب حسن کے پیکر کو دیکھ لوں

تخلیق تخلیق کائنات کا ہو جائے انکشاف
اسرارِ کائنات کے مظہر کو دیکھ لوں

دنیا کی آرزو ہے نہ عقبیٰ کی ہے طلب
بس آرزو ہے شافع محشر کو دیکھ لوں

بینائی چھین لے میری یہ شرط ہے مگر
ارشدؔ میں پہلے روضۂ سرور کو دیکھ لوں

نعت ﷺ

بہارِ خلد کا آئینہ دار لایا ہوں
دل و نظر میں مدینہ اتار لایا ہوں
میری نگاہ میں توقیر کیا زمانے کی
میں دل میں عشق شہِ ذی وقار لایا ہوں
جھکا کے سر درِ والا پہ اپنی آنکھوں میں
فلک کے چاند ستارے اُتار لایا ہوں
مزارِ شہ پہ چڑھانے نفس کے تاروں میں
پرو پرو کے درودوں کے ہار لایا ہوں
خدارا یا نبیؐ کر دیجئے نگاہِ کرم
الم زدہ ہوں الم بے شمار لایا ہوں

نعت ﷺ

رسولوں میں مقدم ہے صداقت میں نمایاں ہے
تیری ہر بات پاکیزہ تیرا کردار قرآں ہے
محمد مصطفیٰ اب جذبۂ الفت پشیماں ہے
تیرے ہوتے ہوئے میرا ابھی تک خالی داماں ہے
مخالف ہے جہاں میرا مجھے کچھ غم نہیں اس کا
میرے دستِ عقیدت میں تیری اُلفت کا داماں ہے
سنور جاتی ہے قسمت بھی محمدؐ کی عقیدت سے
کوئی مانے کہ نہ مانے مگر یہ میرا ایماں ہے
زمانے میں تو ہے لیکن سرِ میدانِ محشر میں
خدا تجھ پر مہرباں ہے ہمارا تو مہرباں ہے
سمجھ سکتا نہیں کوئی بشر تیری حقیقت کو
تو جیسے بشریت کے روپ میں اسرار یزداں ہے

نعت ﷺ

ملک ملک یہ بصد احترام کرتا ہے
رسولِ پاک کے در پہ سلام کرتا ہے
حروفِ خاص سے عالی مقام کرتا ہے
خدا حضور سے جب بھی کلام کرتا ہے
جو بادشاہوں سے ہوتا نہیں زمانے میں
وہ کام آپ کا ادنیٰ غلام کرتا ہے
ہوا نہ ہوگا کوئی آپ سا جو پل بھر میں
سفر ہزاروں برس کا تمام کرتا ہے
یقین کیوں نہ کرے اُس کی بات پر انساں
جو بات کرنے سے پہلے ہی کام کرتا ہے
کمال اُس کی نظر کا ہے بے مثال ارشدؔ
جو ذرے ذرے کو مہرِ تمام کرتا ہے

نعت ﷺ

آئینہ ہدایت کا نقش پا محمدؐ کا
خلد میں پہنچتا ہے راستہ محمدؐ کا
دشمنوں سے کیا ہوتا سامنا محمدؐ کا
ظلم و جور پر غالب صبر تھا محمدؐ کا
ذکرِ حق ، پیامِ حق ، رہبری و ہمدردی
روز و شب یہی تھا بس مشغلہ محمدؐ کا
زندگی کی راہوں میں ٹھوکریں نہیں کھاتے
کاش ہم بھی اپناتے راستہ محمدؐ کا
آگہی خدا کی ہے آگہی محمد کی
آشنائے وحدت ہے آشنا محمدؐ کا
بخش دی خطا حق نے ہوگئی دعا مقبول
دیدیا جب آدم نے واسطہ محمدؐ کا
وقتِ امتحاں ارشدؔ بوجہل کے ہاتھوں میں
ہوگیا ہر اک کنکر ہمنوا محمدؐ کا

نعت ﷺ

یا محمدؐ آپ کا جلوہ ہوا
دل تصدق ، مثلِ پروانہ ہوا

جان میں جان آگئی بیمار کی
آپ کا لطفِ نظر چارہ ہوا

تیری اُنگلی کا اشارہ دیکھ کر
آسماں پر چاند دو پارہ ہوا

کیوں نہیں جاتا نبیؐ کی بزم میں
اے دلِ مشتاق تجھ کو کیا ہوا

مٹ گئی سب میرے دل کی اُلجھنیں
آپ کی آمد سے کیا اچھا ہوا

شاہِ والا آپ کی امداد سے
دور میرے دل کا ہر کھٹکا ہوا

بے بیاں تھی تیرے ارشدؔ کی خوشی
تیرا جلوہ اے گلِ رعنا ہوا

نعت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ اللہ بت شکن پیدا ہوا
بت کدہ غارت ہوا اوندھا ہوا
کعبۂ اقدس میں چمکارا ہوا
رونما اللہ کا پیارا ہوا
قصرِ کسریٰ میں تزلزل آ گیا
نعرۂ تکبیر کا اجرا ہوا
جلوہ گر مثلِ جمالِ برقِ طور
شاہِ والا کا رخ زیبا ہوا
آشکارہ ہوگئی شانِ نبیؐ
رعب ہر دشمن پہ تھا چھایا ہوا
مصطفیٰ کے چہرۂ پر نور کا
فرش سے تا عرش اجیارا ہوا
قلبِ ارشدؔ بھی منور ہوگیا
جانشیں حبِ شہِ بطحیٰ ہوا

نعت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یا نبی نگہہِ لطف و کرم کیجئے ، رنج و غم کا زمانہ بدل جائیگا
کامیابی کے جلوے نظر آئیں گے ہر مسرت کا شیدا اچھل جائیگا
نا اُمیدی کی دنیا مٹی جائیگی، بادۂ آرزو خوب پی جائیگی
ساقیٔ حوض کوثر کے الطاف سے، ارماں ہر امتی کا نکل جائیگا
ہم کو دنیا و عقبیٰ کا خطرہ نہیں، خوفِ حشر و نشر کا بھی کھٹکا نہیں
ہے وسیلہ محمد نبی صلعم سکہ اُن کی شفاعت کا چل جائیگا
یادِ فرمائیں گے تاج والے نبی مجزن ہوگا ہر دل میں بحرِ خوشی
کارواں اہل ہجرت کا سوئے نبی، باادب باخوشی سر کے بل جائیگا
ہوگی کب رویت سبز گنبد نصیب ہوگا پیش نظر کب دیارِ حبیب
یا الٰہی میری آرزو کا شجر آبِ بارانِ رحمت سے پھل جائیگا
رنگ لائے گا نعت نبی کا اثر ، دلفروزی کے ارشدؔ ملیں گے ثمر
جلوہ دکھلائیں گے کملی والے نبی وقتِ مشکل مسرت سے ٹل جائیگا

نعت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یا بادشاہِ طیبہ صلوات سلاموں کے
لاتے ہیں، ملک تجھ تک تحفے تیرے ناموں کے

صلوات سلاموں کے اورادِ مبارک سے
حقدار بنے، عاشق جنت کے مقاموں کے

نیچے نہ ہو عبرت سے کیوں شاہوں کے سر، ہر دم
رتبے ہیں بہت اونچے احمدؐ کے غلاموں کے

ہم مست ہوئے تیری مستی بھری نظروں سے
مئے کے بھی نہیں طالب شیدا نہیں جاموں کے

نعتِ شہِ دیں لکھنا نعت شہِ دیں پڑھنا
ہم خلد کے بلبل ہیں عادی ہیں یہ کاموں کے

کیوں کر نہ اطاعت میں مصروف رہے ارشدؔ
شامل ہے ازل سے جو زمرے میں غلاموں کے

نعت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گر خلق محمدؐ سے انکار نہیں ہوگا
منزل پہ پہنچ جانا دشنوار نہیں ہوگا

سلطانِ مدینہ سے گر پیار نہیں ہوگا
فردوس کا اے دل تو حقدار نہیں ہوگا

طاعت سے محمدؐ کی سودائے جناں لے لے
موقعہ یہ عطا تجھ کو ہر بار نہیں ہوگا

میں عاشق احمدؐ ہوں تو آہ بھی نالاں بھی
بے کار نہیں ہوگی بے کار نہیں ہوگا

متوالے نبی تیری لڑ جائے نظر جس سے
کیوں مست نہیں ہوگا سرشار نہیں ہوگا

اے فخرِ مسیحا گر ہو نظرِ کرم تیری
تا حشر کوئی مجھ کو آزار نہیں ہوگا

سلطانِ مدینہ کے اکرام شفاعت سے
ارشدؔ مجھے کیوں حق کا دیدار نہیں ہوگا

نعت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

یا شاہِ ہُدا مجھ کو بلوا لو مدینے میں
بے چین جدائی سے دل ہے میرا سینے میں

کیا بات ہے کیوں مقصد بر آتا نہیں میرا
کیوں زندہ دلی مجھ کو حاصل نہیں جینے میں

ہر قسم کے پھولوں سے، ہر قسم کے عطروں سے
بے مثل مہک کی حضرتؐ کے پسینے میں

معدوم ہوئے عصیاں اور رحمت باری نے
پہنچا دیا اُمت کو آقا کے سفینے میں

اب دل کی انگوٹھی کا کھٹکا نہ رہا کوئی
کچھ ایسی چمک بھر دی اُلفت کے نگینے میں

ہر سال رواں میرا دل حج و زیارت کو
بسمل سا تڑپتا ہے ذی الحج کے مہینے میں

مایوس نہ ہو ارشدؔ ہر چیز عطا ہوگی
کیا رکھا نہیں حق نے احمدؐ کے خزینے میں

نعت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جدا دل سے میرے حبِ محمد ہو نہیں سکتا
سبب اس کے میرا ہرگز چلن بد ہو نہیں سکتا
حسد کی آگ میں جلتے رہے گو عمر بھر دشمن
مگر نعتِ نبی کہنا میرا رد ہو نہیں سکتا
بر آیا مدعا میرا محمد نام لیتے ہی
یہ ناکارہ تصور تھا کہ شاید ہو نہیں سکتا
ہے جاری آج تک دربارِ شہ سے فیض کا لنگر
کوئی جا کر وہاں محروم مقصد ہو نہیں سکتا
یہی تو بات ہے اُمت جو ان پر ناز کرتی ہے
ذرا بھی کم نبی کا لطفِ بے حد ہو نہیں سکتا
ازل سے تا ابد اُس کی حمایت کام آئیگی
خفا ہم سے کبھی نورِ مجرد ہو نہیں سکتا
میں دیکھوں گا نظارا مصطفیٰ کے روئے روشن کا
یہ ناممکن ہے حاصل مجھ کو ارشدؔ ہو نہیں سکتا

نعت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

یا تاجدارِ یثرب غم کو خوشی بنا دو
دنیائے آرزو کو جلووں سے جگمگا دو

بے طرح آگیا ہے گرداب میں سفینہ
اے ناخدائے امت بہر خدا ترا دو

یہ سنگ دل زمانہ بن جائے نرم و نازک
اعجازِ آدمیت شاہِ ہدا دکھا دو

بدلے جفا شعاری رسمِ وفا ہو جاری
بہر دعا جناب خالق میں ہاتھ اٹھا دو

عالم کے حق میں تم ہو مشکل کشائے عالم
ظلمت کدوں میں شمعِ لطف و کرم جلا دو

نظر دعا سے دیکھو اُجڑے ہوئے دلوں کو
فرحت کے گل کھلا دو رحمت کے گل کھلا دو

دشواریوں نے اُس کو بے چین کر دیا ہے
ارشدؔ کے درد و غم کو خیر الورا مٹا دو

نعت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو ہے نکہہ و جان رسول میں نور، نور غفور ہے
جو ہے جلوہ، جلوۂ مصطفےٰ، وہی جلوہ، جلوۂ طور ہے

ہے نثار تم پہ وہ روز و شب اے شہ عجم اے شہ عرب
وہ بشر جسے کسی بات کا نہ سلیقہ ہے نہ شعور ہے

چلو ! میکشو ! سوئے میکدہ کہ نثار میکدہ ہے گھٹا
کہ تمام حوریں لئے ہوئے پئے نوشِ، جام طہور ہے

در مصطفی پہ جو آئیگا تو وہ ناامید نہ جائے گا
جو طلب کرے گا وہ پائے گا یہ کرم نگاہِ حضور ہے

یہ مسرتوں کا مقام ہے غم و رنج کا یہاں کیا گذر
یہاں کوئی خوف و خطر نہیں کہ یہ جلوہ گاہِ حضور ہے

تجھے مال و زر کا ملال ہے تجھے اُس کا اتنا خیال ہے
تو ہے آج دین سے بے خبر تیرے دل میں کتنا فتور ہے

کرے کیا یہ ارشدؔ بے نوا یہ خراب دور کا تذکرہ
بس ہیں شعور میں ظلمتیں کہ دل و نظر میں فتور ہے

نعت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تجھ سا رتبہ کسی انسان کو حاصل نہ ہوا
تجھ سا قرآن کسی اور پہ نازل نہ ہوا

ذکر سلطان مدینہ کی بزرگی سن کر
حیف اُس شخص کی قسمت پہ جو مائل نہ ہوا

ایسا دشمن تھا ابو جہل شہِ بطحیٰ کا
یعنی توحید کی تبلیغ کا قائل نہ ہوا

خاص یہ رفعتِ کامل تمہیں حق نے بخشی
بزم قوسین میں تم سا کوئی داخل نہ ہوا

آپ کے وصف میں ہر اک کی زباں ہے قاصر
کسی انسان سے بیاں اِس کا مفصل نہ ہوا

رات دن شوقِ زیارت مجھے اُکساتا ہے
اِس کا انجام ابھی تک بھی مقابل نہ ہوا

آج تک امتِ عاصی کا الم ہے دل میں
اِس سے ارشدؔ شہِ طیبہ کبھی غافل نہ ہوا

نعت ﷺ

غریبوں پہ لطف و کرم کی نظر ہو محمد نبی شاہِ مکہ مدینہ
کہ آسانیوں سے کنارے پہ پہنچے ہمارا سفینہ ہمارا سفینہ

پریشانیاں ہیں الم ہی الم ہے خوشی کی جگہ جا گزیں رنج و غم ہے
قیامت ہے آقا جدائی تمہاری بتاؤ یہ ہے کوئی جینے میں جینا

سمجھتے ہو شانِ مسلمان ہے یہ مسلمان کی خاص پہچان ہے یہ
تمہاری طرف سے شہنشاہِ طیبہ جس انساں کو کوئی حسد ہے نہ کینہ

ملک حور و غلماں، قدسی، ہمیشہ فلک سے اترتے ہیں بہرِ زیارت
جھکاتے ہیں سر آستانِ نبی پر مدینہ ہے عرشِ معلیٰ کا زینہ

محمد کے اسمِ مبارک پہ فوراً فدائی دل و جاں سے لب چومتے ہیں
برا مانتے ہیں برا جانتے ہیں اس اندازِ الفت کو اہلِ کمینہ

نعت ﷺ

تیرے عشق میں شہِ انبیاء مجھے روز و شب یہی کام ہے
میری جاں کو مشق درود ہے میرے دل کو شغل سلام ہے

تیرے ذکر و فکر کے درمیاں کیا غور تو یہ ہوا عیاں
تو ہی دل میں میرے مقیم ہے میرے دل میں تیرا قیام ہے

تیرے در کی شانِ گدا گری سے خجل ہے شوکت سلطنت
کہ جہاں کے شاہوں سے فوق تر تیرے در کا ادنیٰ غلام ہے

تیری عظمتوں کی دلیل میں ہے ورفعنا لک ذکرک
ہو کسی کو شک تو وہ دیکھ لیں کہ گواہ حق کا کلام ہے

جو خدا کو ذوق لقا ہوا سرِ عرش تجھ کو بلا لیا
تیرے حب کا راز بیاں ہو گیا، تو حبیب ربِ انام ہے

بخدا درود کے فیض سے تجھے دیکھا میں نے قعور میں
اُسی طرح اے شہِ مرسلین تو ہی رو بروئے قیام ہے

تیرا بردا ارشد شیفتہ تیری نعت کا ہے فریفتہ
تیری نعت کہتا ہے روز و شب جو پئے افادہ عام ہے

نعت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت رسول اکرم اے دل اگر سنائیں
سرمستیٔ خوشی سے کونین جھوم جائیں
ذکرِ محمدیؐ سے ہر لمحہ نور برسے
دل ہائے سامعیں کے سب گوشے جگمگائیں
اتنا یقیں ہے ہم کو بن جائیں گے تمہیں سے
بگڑے اُمور آقا تم ہی اگر بنائیں
چارا نہیں ہے ہم کو آقا سوائے تمہارے
رنج والم کے مارے اب کس کے در پہ جائین
دردِ فراق سے اب سے مضطر ہوا ہے ارشدؔ
بہرِ زیارت اپنے در پر اُسے بلائیں

نعت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سوئے طیبہ اسی باعث بخدا آیا ہوں
یا نبی آپ پہ ہونے کو فدا آیا ہوں
میری روداِدِ محبت کا تقاضہ ہے یہی
میرا چارا ہو کہ میں درد بھرا آیا ہوں
طے ہوئی منزلِ تاریک بڑی مشکل سے
عشق کی شمع کو سینے میں لگا آیا ہوں
کیجئے نظرِ کرم یا شہِ لولاک لما
آپ تک بس اسی باعث میں چلا آیا ہوں
سخت شرمندہ ہوں میں جرم وخطا کے باعث
آپ تک بن کے طلب گارِ عطا آیا ہوں
انتہا ہی نہیں ارمانوں کی دل میں میرے
جن کو اپنے دلِ مضطر میں چھپا آیا ہوں
اپنے ارشدؔ پہ کرم کیجئے کملی والے
آپ کے در پہ میں دنیا کو بھلا آیا ہوں

نعت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ تیرے قدم کے فیوض ہیں یہ تیرے قدم سے ظہور ہے
تیری رہ گذر میں جگہ جگہ کہیں عرش ہے کہیں طور ہے

اے شفیع روزِ جزا میرے دل شیفتہ کا پتہ نہیں
تیرے عشق میں یہ خبر نہیں کبھی وقت روزِ نشور ہے

تیرے وصل سے شہِ خوبرو ہے عجب حسیں میری آرزو
کہ جواب اس کا پری نہیں نہ جواب خلد کی حور ہے

میں دکھاؤں اس کی چمک دمک تو ہے نورِ حق نہیں اس میں شک
جو بشر کی آنکھوں کا نور ہے جو بشر کے دل کا سرور ہے

ہے یہ روز و شب کا مکاشفہ ہوں میں پیشِ روضۂ مصطفیٰ
وہ تو میرے دل کے قریب ہے جو جہاں کی آنکھوں سے دور ہے

یہ ہے ادنیٰ فیض درود کا ، نظر آیا جلوۂ مصطفیٰ
میرے دل میں ارشدؔ مبتلا اگر ہے تو نور ہی نور ہے

نعت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

دل نے فدائے شاہِ مدینہ بنا دیا
سینے کو معرفت کا خزینہ بنا دیا

اعجازِ خاکِ پائے نبی یوں ہوا عیاں
دنیائے کورِ چشم کو بینا بنا دیا

سلطانِ دیں کے عشق کی بجلی چمک گئی
ہر آرزوئے دل کو حسینہ بنا دیا

واللہ بختِ خاتمِ دل ، جگمگا اٹھا
حبِ نبی کو اُس کا نگینہ بنا دیا

کیوں کر نہ ہو یہ دل میں نزول شہِ عرب
خالق نے اِس کو عرش کا زینہ بنا دیا

حکمِ خدا سے اب کسی طوفاں کا ڈر نہیں
جب تم کو ناخدائے سفینہ بنا دیا

ارشدؔ بہشت والے بھی ہیں روز و شب نثار
کیا حق نے مبتلائے مدینہ بنا دیا

نعت ﷺ

قوم کے درد کی پریشانی تھی شہِ انبیاء کے سینے میں
بس اسی کے لئے بنایا گیا روضۂ مصطفیٰ مدینے میں

بخدا نعتِ پاک بھی تیری کم نہیں بوئے مشک و عنبر سے
مشک و عنبر کی جاں فضا خوشبو تھی تیرے جسم کے پسینے میں

زندگی بے مزہ نہیں میری روز و شب لب پہ ذکر ہے تیرا
جان و دل جس سے پر مسرت ہے وہ یہی سرخوشی ہے جینے میں

ایسے مردود کے خزینے سے اے خدا کچھ نہ تو دلانا ہمیں
تیرے قہر و غضب نے رکھا ہے آگ دوزخ کی جس خزینے میں

مصطفیٰ کا کرم ہوا ارشدؔ دل پہ چھایا خمارِ سرمستی
حور کے ہاتھ باغِ جنت کی جب سے آئی شراب پینے میں

نعت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

فدائی آپ کے یا احمدِ مرسل نہیں ہوتے
کسی بھی طرح سے عقدے ہمارے حل نہیں ہوتے
نبی کے عشق عالی سے نبی کے ذکر عالی سے
پئے عشاق چاہت کے شجر بے پھل نہیں ہوتے
جو ہیں دشمن انہیں نعتِ شہ دیں سے تنفکر ہے
مگر اہلِ عقیدت کے دلوں میں بل نہیں ہوتے
مبارک پیارے پیارے ہیں تصور شاہِ والا کے
لپٹ جاتے ہیں جب دل سے جدا اک پل نہیں ہوتے
مئے پاکیزہ ملتی ہے نبی کی چشم مستی سے
کسی ساقی سے ہم منت کش چھاگل نہیں ہوتے
جنہیں ہے ضبط کی طاقت انہیں کا عشق عالی ہے
جہاں میں قیس ولیلیٰ کی طرح پاگل نہیں ہوتے
لباسِ سادگی میں رہتے ہیں ارشدؔ ہمیشہ ہی
پسندِ طبع ہرگز قیمتی مخمل نہیں ہوتے

نعت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہے یہ آرزو مند کی آرزو ، یا محمد نبی صلّعم صلمو
جلوۂ دید دکھلایئے روبرو یا محمد نبی صلّعم صلمو

رب نے تم کو کہا ہے جمیل الشیم ،کوئی تم سا نہیں مہر و ماہِ عجم
گو کہ مشہور تھے یوسفِ خوب برو یا محمد نبی صلّعم صلمو

پوری ہو خواہش اہلِ ارضِ وسما منزلِ وصل کا چاہتے ہیں نشاں
دیکھئے جانبِ شاغلِ جستجو ، یا محمد نبی صلّعم صلمو

اپنے قدموں میں مجھ کو بلا لیجیئے روئے روشن کا جلوہ دکھا دیجئے
بہرِ حق اب نہ بھٹکایئے دو بدو یا محمد نبی صلّعم صلمو

باطلوں کو رہِ حق نظر آ گئی، دب گیا شرک پھیلی ضیا دین کی
چھوڑ دی ہر برائی ، بنے نیک خو ، یا محمد نبی صلّعم صلمو

پڑھ لیا شوق سے کلمۂ طیبہ دیکھا جب آپ کا چہرۂ حق نما
معجزہ بن گئی دین کی گفتگو ، یا محمد نبی صلّعم صلمو

آپ کو دعوت عرش اعظم ملی مرتبہ یہ کہاں پائے موسیٰ نبی
جس سے حیرت میں تھا آپ کا ہر عدو یا محمد نبی صلعم صلمو

بس تمہیں نور کے تاج والے ہوئے عرش اعظم کی معراج والے ہوئے
ہے یہی تذکرہ خلق میں چار سو یا محمد نبی صلعم صلمو

کیوں نہ ارشد ہو تم سے ہر دم غرض، تم سے ہوگا فنا اُس کا ہر اک مرض
دونوں عالم میں ہو اُس کے تم چارہ جو یا محمد نبی صلعم صلمو

نعت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کرم کی نظریں ہماری جانب نبی رسالت مآب کر دے
رہے نہ دل میں عذاب کا ڈر ہمیں سراپا ثواب کر دے
دکھا دے پیارے نبی کا روضہ پئے زیارت ہے دل پریشاں
الٰہی مقصد کو پورا میرے شتاب کر دے شتاب کر دے
سہے نہیں جاتے مجھ سے صدمے سوئے مدینہ مجھے بلا لے
بنا کے اپنا اے کملی والے جہان میں لا جواب کر دے
پھروں کہاں تک میں مارا مارا ہے کون میرے غموں کا چارہ
بچا لے ہر غم سے شاہِ والا ہوا ہر اک اضطراب کر دے
تیری نظر سے بنا ہوں اچھا تیرے کرم سے بنا ہوں اچھا
ہے کون ایسا ہے کس کی طاقت جو میرا خانہ خراب کر دے
مٹا دے میری تباہ کاری نجات ہو یا حبیبِ باری
کہ روزِ محشر سے پہلے مجھ کو، بصد طرب بے عذاب کر دے
حریف میرے میری اطاعت قبول کر لے اے شاہِ والا
کرم سے تیرے ہر اک کو ارشدؔ جو سنگ دل ہو تو آب کر دے

نعت ﷺ

مطیع شہنشاہِ ذی شان ہوگا
میرا دل نہ ہرگز پریشان ہوگا
شرف پائے گا یہ گدائے محمد
زمانے کی نظروں میں سلطان ہوگا
سرِ حشر حق سے شفاعت کریں گے
محمدؐ کا امت پہ احسان ہوگا
الٰہی تیرے فضل کامل کا صدقہ
نبی کا عطا نعمتی خوان ہوگا
پہنچ جاؤں گا میں درِ شاہِ دیں تک
مہیا ضرورت کا سامان ہوگا
اڑائے گا ایسا مجھے سوئے طیبہ
مہرباں وہ فخرِ سلیمان ہوگا
یقیں ہے نبی کی حمایت سے ارشدؔ
ہر اک مرحلہ ہم کو آسان ہوگا

نعت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ شافع محشر تری رحمت نظری ہے
کھیتی تیری امت کی امیدوں کی ہری ہے

مانی گئی بے حد تیری امت کی محبت
خالق نے تیرے درد بھرے دل میں بھری ہے

اُڑ کر میرے پہلو سے پہنچ جاتا ہے طیبہ
مانا کہ میرا دل نہ فرشتہ نہ پری ہے

آسان سمجھتا ہے خطرناک حوادث
شیدا شہِ والا کا بہادر ہے جری ہے

جس شعر میں پہلو نہیں نعتِ شہِ دیں کا
بکواس ہے شاعر کیلئے دردِ سری ہے

جو سنتا ہے ہوجاتا ہے سوجان سے شیدا
ذکرِ شہِ والا میں عجب پُر اثری ہے

ارشدؔ کے معاون ہیں شہنشاہِ مدینہ
اس واسطے کونین کے خطروں سے بری ہے

نعت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

صد شوق و ذوق نعتِ نبی صلعم کروں
رحمت کی شمع داخل بزم اتم کروں
نام رسول پاک سے سر ہر مہم کروں
برباد سارے قصۂ رنج و الم کروں
عادی ہوں ذکر خیر کا لیکن سبب یہ ہے
جو اہل شر ہیں اُن کے ہر اک شر کو خم کروں
مل جاؤں گا ضرور خدا کے حبیب سے
وردِ درود شام و سحر دم بہ دم کروں
ذکرؐ درود لب پہ جب آجائے اے خدا
دل میں زیارتِ شہِ عرب و عجم کروں
یارب ہو تیرے فضل سے پوری یہ آرزو
حاصل تیرے حبیب کا لطف و کرم کروں
ارشدؔ نہ چھوٹے نعتِ محمد کا مشغلہ
کردارِ مصطفیٰ ، میں ہمیشہ رقم کروں

نعت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

تمہیں معلوم ہے میرا فسانہ یا رسول اللہ
کچل دو ہر مصیبت کا دہانہ یا رسول اللہ

اُسی پر برق ٹوٹی اور اُسی کو خاک کر ڈالا
میرا جس شاخ پر تھا آشیانہ یا رسول اللہ

ابھی تو نت نئے صدمے گذرتے جاتے ہیں مجھ پر
عیاں ہے تم پہ سب حالِ زمانہ یا رسول اللہ

خدا کے واسطے لطف و کرم فرمائیے آقا
پھروں میں تا کجا خانہ بخانہ یا رسول اللہ

سنہری جالیوں والے تصدق سبز گنبد کا
بلالو مجھ کو سوئے آستانہ یا رسول اللہ

سوا نیزے پہ جب خورشیدِ محشر ہو میرے مولا
ہو سر پر رحمتوں کا شامیانہ یا رسول اللہ

تمہاری دولت دیدار کا محتاج ہے ارشدؔ
ملے کونین کا اس کو خزانہ یا رسول اللہ

نعت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

محمدؐ کی آوازِ تبلیغ دیں سے بتوں کی پرستش مٹائی گئی ہے
حقیقت کے پردے اٹھائے گئے ہیں رہِ دین و دنیا دکھائی گئی ہے

گھٹائے الم بت پرستوں پہ چھائی شہِ دیں نے وحدت کی نوبت بتائی
خجل ہوگئی انجمن کافروں کی صدا دینِ حق کی سنائی گئی ہے

کیا حق نے حضرت پہ قرآن نازل نظر آئی انسان کو ایماں کی منزل
بھلائی کے پرچم اڑائے گئے ہیں، برائی کی تعمیر ڈھائی گئی ہے

محمدؐ کی آواز کا یہ اثر تھا، مطیعِ محمدؐ ہر ایک اہل شر تھا
محمدؐ نبی کی مبارک زباں سے ندائے الٰہی سنائی گئی ہے

خدا نے سر عرش اعظم بلایا، جمالِ منور کا جلوہ دکھایا
میں قربان اس شانِ رفعت پہ ارشدؔ محمد کی عزت بڑھائی گئی ہے

نعت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جو مطیع شہِ ذیشان نہیں ہوتے ہیں
وہ مسلمان، مسلمان نہیں ہوتے ہیں

پیرو سید ذی شان نہیں ہوتے ہیں
لائقِ روضۂ رضوان نہیں ہوتے ہیں

ہر سوالی کو ملا کرتا ہے مقصد اپنا
خالی مقصود کے دامان نہیں ہوتے ہیں

حسب مقصود ملا کرتا ہے تم سے شاہا
مانگنے والے پشیمان نہیں ہوتے ہیں

بندگی بندوں کی ہے حد سے زیادہ پیاری
بندے خالق کے پریشان نہیں ہوتے ہیں

رب کو ہوجاتی ہے مقبول دعائیں جن کی
وہ کبھی بے سرو سامان نہیں ہوتے ہیں

خیر خواہی جنہیں مقصود نہیں انساں کی
ایسے انسان تو انسان نہیں ہوتے ہیں

نعت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُمت میں جو تمہاری شامل ہے یا محمدؐ
خلد بریں بھی اُس کی مائل ہے یا محمدؐ
فضل خدا جب تم ہیں رہنما ہمارے
کیا کیا نہ تم ہم کو حاصل ہے یا محمدؐ
اے ناخدائے اُمت ہے بے خطر سفینہ
ہر دل سے دور فکرِ ساحل ہے یا محمدؐ
آ کر تمہارے در سے جاتا نہیں ہے خالی
سائل تمہارا ہر اک خوش دل ہے یا محمدؐ
عشق خدا کا مخزن وحدانیت کا گلشن
قرآنِ پاک تم پہ نازل ہے یا محمدؐ
ہرگز نہ ہوگی دین حقانیت کی ہمسر
تحریکِ بت پرستی باطل ہے یا محمدؐ
بہر خدا اب اُس کو دکھلا دو روئے زیبا
ارشدؔ تمہارا بے حد بسمل ہے یا محمدؐ

نعت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر نبیؑ سے زالے ہمارے نبیؑ، عرش و معراج والے ہمارے نبیؑ
سب رسولوں سے بالے ہمارے نبی نور کی تاج والے ہمارے نبیؑ
دین و دنیا میں دیدار کردے عطا دیکھوں ہر روز و شب جلوۂ مصطفیٰ
آرزو ہے یہی ربِّ ارض و سما جس کو دل سے لگالے ہمارے نبیؑ
کحل مازاغ پہنایا حق نے جسے نظر آتی ہے عالم کی ہر شئے اسے
کاٹ دیتے ہیں مقراضِ توحید سے ہر برائی کے جالے ہمارے نبیؑ
یہ وہ منزل ہے رب جس میں مل جائے گا جان قربان بلہار دل جائیگا
روئے روشن کا اسرار کھل جائے گا کاش پردے اٹھالے ہمارے نبی
کام رضواں کا یہ درحقیقت نہیں کیوں کہ میراث میں اسکی جنت نہیں
کھولیں گے حشر میں حکمِ خلاق سے بابِ جنت کے تالے ہمارے نبیؑ
اے خدا آج امید بر آئیگی دل کی مضطر تمنا سکوں پائے گی
جان مردہ دلی کی نکل جائیگی دل خوشی سے اچھالے ہمارے نبیؑ

کفر کی تیرگی کعبہ سے مٹ گئی پھیلی اسلام کی ہر طرف روشنی
پردۂ میم رخ سے الگ ہو گیا آئے بن کے اجالے ہمارے نبیؐ

حور و غلماں و پریاں و جن و بشر جن کو جھولا جھلاتے تھے شام و سحر
جن پہ دن رات قربان شمس و قمر ہیں وہ نازوں کے پالے ہمارے نبیؐ

حسبِ مقصود دولت دیئے زر دیئے ایسی ارشدؔ کرم کی نظر کر دیئے
مانگنے والوں کی جھولیاں بھر دیئے ہیں وہی کملی والے ہمارے نبیؐ

نعت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

زمزمے نعت احمد کے گاتا رہوں وجد میں سننے والوں کو لاتا رہوں
مشرکوں کو مسلمان بناتا رہوں، معجزے مصطفیٰ کے دکھاتا رہوں
کلمۂ حق کی ظاہر فضیلت کروں، منکشف خلد کے باب رحمت کروں
غیر مسلم کو مسلم طبیعت کروں رنگ تبلیغ حق کا جماتا رہوں
دل بھی مضطر ہے اور جاں بھی بیتاب ہے نیند بھی اب نہیں چشم بیخواب ہے
اب تو کیجئے، نبی جی کرم کی نظر صدقے فرقت کے کب تک اٹھاتا رہوں
تم مکرم کے جیسا بنا دو مجھے سب امیروں سے اونچا دکھا دو مجھے
میں تمہاری زیارت کو یا مصطفیٰ روز شہر مدینہ میں آتا رہوں
اپنے جلوؤں سے یا سیدالانبیاءؐ تم جو چاہو تو ایسا بھی ہو جائے گا
تم میری زندگی جگمگا دیجئے مثل خورشید میں جگمگاتا رہوں
اپنا دیدار عالی دکھا دیجئے رنج و غم بے کسی سب مٹا دیجئے
روئے روشن سے پردہ اٹھا دیجئے کہ مسرت کی نوبت بجاتا رہوں
لطف کرنے میں ارشدؔ یہ کیا دیر ہے رونق دید معدوم اندھیر ہے
یا شہا تم نظارہ دکھا دیجئے دل کے اُجڑے جہاں کو بسا دیجئے

نعت ﷺ

دل کو سکون ملتا ہے حق کے کلام سے
اور روح کو سرور محمدؐ کے نام سے
نظروں میں دو جہاں کے نظارے سما گئے
دیکھے عجائبات درود و سلام کے
دیکھا جو مجھ کو ساقیٔ کوثر نے اک نظر
میں مست ہو گیا مئے اطہر کے جام سے
بخشا عروج عرش پہ احمد کو خود خدا
دکھلایا دید طور پہ موسیٰ کو بام سے
بے چین جان و دل ہے زیارت کو روز و شب
بلواؤ یا نبی مجھے اپنے مقام سے
گنبد کے پیارے سبز نظاروں کو دیکھ کر
غنچہ کھلے گا دل کا بہارِ دوام سے
ارشدؔ خدا سے ہاتھ اٹھا کر دعا کرو
مل جائے مدعا تمہیں رب الانام سے

نعت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

میرے آقا تیرے اخلاق ہیں اعلیٰ کتنے
کیا بتاؤں میں تیرے چاہنے والے کتنے

جن کو اللہ کی جانب سے بھی مقصد نہ ملا
ایسے تو نے تیرے کوچے سے نکالے کتنے

دین و اسلام کے دنیا میں علم لہرا کر
یا نبی موڑ دیئے تو نے شولے کتنے

غم سے دنیا کو نکالا اے مدینے کے قمر
کر دیا تو نے اندھیروں میں اُجالے کتنے

درد والوں کے معالج تو کیا روزانہ
کون جانے تیرے درجات ہیں بالے کتنے

اے مسیحائے مدینہ ہو نظر ہم پر بھی
چشمِ بخشش کے تیری پھرتے ہیں پالے کتنے

تجھ کو بھولا ہے نہ بھولے گا فدائی ارشدؔ
گو کہ چلتے ہی رہے ہجر کے بھالے کتنے

نعت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

تیرا کوچہ شہِ دیں خلد کا گلشن نکلا
روضۂ پاک تیرا فیض کا مدفون نکلا

قدسیاں حور و ملک جھکتے ہیں باشانِ ادب
یا نبی قابلِ عظمت تیرا مسکن نکلا

تیرے اخلاق نے دل موہ لیا ہر اک کا
پر تیرے فیض سے مخلوق کا دامن نکلا

حور و غلمان نے گھوارے جھلائے جس کے
قابلِ ناز محمدؐ کا لڑکپن نکلا

درِ احمدؐ سے مقدر کا جو پلٹا پانسہ
طالبوں کیلئے مقصود کا مخزن نکلا

ہوگئی جس کو میسر تیرے کوچے میں جگہ
فضلِ خلاق سے یکتائے جہاں بن نکلا

جلوہ سلطانِ مدینہ کا جو دیکھا ارشدؔ
چاند سورج کی طرح دل میرا روشن نکلا

نعت ﷺ

یا الٰہی تیرا انوار نظر آئے گا
تیرے معشوق کا دیدار نظر آئے گا

تو اٹھا دے گا جو اُسکے رخ روشن سے نقاب
جو اُسے دیکھے گا سرشار نظر آئے گا

نام احمدؐ و محمدؐ ہے نہایت پیارا
یا خدا جس سے تیرا پیار نظر آئے گا

پھر مجھے خلق عظیم کا نظارہ دکھلا
دیدۂ شوق بھی بیدار نظر آئے گا

فرش اور عرش بریں کی مجھے طلب ہی نہیں
مدعا کاشفِ اسرار نظر آئے گا

اب خدا کیلئے مضطر نہ کرو پیارے نبی
غم سے آزاد گرفتار نظر آئے گا

لو سلام اے شہِ لولاک لما ارشدؔ کا
دفع کب باطنی آزار نظر آئے گا

نعت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مدینے کے سرکار، کیا چاہتا ہوں
تیری دید صبح مسا چاہتا ہوں

عطا ہو مجھے حق قدرت کا صدقہ
تجھے روبرو دیکھنا چاہتا ہوں

ازالہ ہو میری خطا کاریوں کا
غفور الرحیم عطا چاہتا ہوں

الٰہی فضل کر رحم کر کرم کر
نبی کا رخِ پر ضیاء چاہتا ہوں

ذرا کم نہ ہوگا میرے دل سے ارشدؔ
نبی جی کا ہر دم لقا چاہتا ہوں

نعت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کب مصیبت سے ہم کو نکالے گا تو کب بلا نا گہانی کو ٹالے گا تو
ہم الم ناک صدموں میں کبتک رہے تیری رحمت سے کب ہم کو پالے گا تو
کملی والے پیا دیر اتنی نہ کر دل ہے مضطر میرا دیر اتنی نہ کر
سبز گنبد دکھائیگا تو کب مجھے کب مدینے میں اپنے بلالے گا تو
تو نے مشکل کے ماروں کو بخشی اماں یہ کرم ہے تیرا سید مرسلاں
منہدم ہو گی عصیاں کی تاریکیاں روئے انور سے پردہ اٹھالے گا تو
سرمہ مازاغ کا تیری آنکھوں میں ہے سرورِ فیض تو سارے فیضوں میں ہے
میری دنیائے ارماں چمک جائے گی اپنے جلوے سے ایسے اجالے گا تو
تجھ بنا کوئی میرا معاون نہیں میرے اسرار ظاہر ہیں باطن نہیں
اے حبیب خدا شانِ الفت تیری خاص الفت کے سانچے میں ڈھالے گا تو
بن کے فریادی ہر در پہ جائیں گے ہم غم کی روداد سب کو سنائیں گے ہم
یا نبی مدعا دل کا پائیں گے ہم یا الٰہی الم سے بچالے گا تو
گو کہ ارشدؔ یہ غم کی گھٹا چھائے گی، تیری شکل شفاعت نظر آئے گی
حق کی رحمت خطا کو مٹا جائے گی کالی کملی میں اپنی چھپالے گا تو

نعت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کملی والے نبی رخ سے پردہ اٹھا میرا اس کے سوا مدعا کچھ نہیں
چن کے لایا درود و سلاموں کے در جن سے ہر تحفہ بے بہا کچھ نہیں
مجھ پہ رحم و کرم ہو خدا کے لئے مضطرب ہوں اسی مدعا کیلئے
ہر صدائے مخالف سے ناراض ہوں چاہتا ہوں جو صبح مسا کچھ نہیں
کب گھٹائیں مسرت کی چھا جائیں گی باغِ فردوس سے کب بہار آئیگی
ہو گا شاداب ہر غنچۂ آرزو جس کے آگے چمن دوسرا کچھ نہیں
کب مدینہ بلائیں گے آقا مجھے چاند سا کب دکھائیں گے چہرہ مجھے
کچھ تو فرمائیے کچھ تو فرمائیے میری فریاد اس کے سوا کچھ نہیں
ہوں پریشان دنیائے ارمان میں گھٹ رہا ہوں ہمیشہ دل و جان میں
ایک مدت ہوئی ایک مدت ہوئی، فیصلہ کچھ نہیں فیصلہ کچھ نہیں
نعت خوانی کو بھیجا ہے اللہ نے کی کشش یا نبی آپ کی چاہ نے
تم نے ارشدؔ کو سب کچھ عطا کر دیا اک نظرِ کرم کے سوا کچھ نہیں

نعت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جو بھی ہیں مصطفیٰ کے مخالف نارِ دوزخ میں ڈالے ملیں گے
دیکھنا حشر کے روز اُن کے دل تو کیا منہ بھی کالے ملیں گے
سختیِ روزِ حشر و نشر میں ساتھ دے گا نہ کوئی کسی کا
ہر نبی نفسی نفسی کہے گا، مہرباں کملی والے ملیں گے
جو نبی کا طلب گار ہوگا باغِ جنت کا حقدار ہوگا
بابِ فردوس کے کو نجی تالے مصطفیٰ کے حوالے ملیں گے
داغ دُھل جائیں گے ہر خطا کے، فیض پائینگے لطف و عطا کے
حسنِ نعتِ محمد سے دل میں ایسے روشن اُجالے ملیں گے
خلد میں جامِ کوثر پیئں گے جو نبی کے ہیں وہ جنتی ہیں
جو نہیں اُن کے دوزخ میں ان کو پیپ اور خوں کے پیالے ملیں گے
منکرِ مصطفیٰ جو بھی ہوں گے دیکھ لینا قیامت میں ارشدؔ
دیدِ خالق نہ ہوگی میسر اُن کی آنکھوں میں جالے ملیں گے

نعت ﷺ

جو ہم نبی پہ درود و سلام پڑھتے ہیں
دہن سے نور کے گل، گل جھڑی سے جھڑتے ہیں
جناں کے طشتوں میں تحفے نما درود و سلام
مزارِ شہ پہ فرشتوں کے ہاتھ چڑھتے ہیں
عجب ہے مجلسِ میلاد کا حسیں منظر
برائے فرش ستارے فلک کے جھڑتے ہیں
فضیلتِ شہ والا کو سن کے محفل میں
منافقین حسد کے گڑھے میں گڑھتے ہیں
بہت لرزتے ہیں وہ ذکر خیر کو سن کر
کہ منکر انِ نبی کے قدم اکھڑتے ہیں
نبی کی نعت کو لکھ لکھ کر اور پڑھ پڑھ کر
میں کیا بتاؤں کہ کس طرح درجے بڑھتے ہیں
مقامِ نعت میں ارشدؔ ہمارا کام ہے یہ
بڑی خوشی سے وفا کے سبو چے گڑھے ہیں

نعت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جو کوئی احمد مختار کے در پر آیا
نظر اُس کو کرمِ خالقِ اکبر آیا

غمِ کونین سے تحصیل ہوئی اُسکو نجات
جو ترے سامنے یا ختمِ پیمبر آیا

شرمِ عصیاں سے ملی خاکِ درِ شاہِ ہدا
میرا منہ دھونے کو رحمت کا سمندر آیا

جلوۂ شانِ الٰہی نظر آیا مجھ کو
جب نظر آمینہ خاتون تیرا گھر آیا

بخت پہنچائیگا جس روز مدینہ مجھ کو
میں یہ سمجھوں گا میرا مقصدِ دل بر آیا

آفتیں اسمِ محمد کے پکارے سے ٹلیں
کام ارشدؔ نہ کوئی حامی و رہبر آیا

نعت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تیرا یارا اے حبیب خالق اکرم ملا
مل گئی زندہ دلی زندہ دلی کو دم ملا

بارگاہِ شاہِ یثرب واجب التعظیم ہے
ہر عقیدت مند کا دہلیز پہ سر خم ملا

مل گئی سلمان کو شیروں کے پنجوں سے نجات
معرکہ میں حضرت عبداللہ کا ضیغم ملا

جو مناسب آپ نے سمجھا وہ مجھ کو دیدیا
کیسے کہہ دوں میں میرے مقصد کا حصہ کم ملا

التجا کر کے بھی مجھ کو روز و شب ہے اضطراب
یانبی اب تک نہ میرے زخم کا مرہم ملا

شکر ہے شاہِ ہدا کی مہربانی ہوگئی
میرے پہلو میں مجھے ارشدؔ دلِ بے غم ملا

نعت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درِ حضور پہ جو لوگ دل سے رو لیں گے
وہ آنسوؤں سے گناہوں کے داغ دھو لیں گے
بہ روزِ حشر کریں گے سفارشِ بخشش
رسولِ پاکؐ، درِ باغِ خلد کھولیں گے
نبیؐ کے چاہنے والے سبھی قیامت تک
سکون وچین سے اپنی لحد میں سو لیں گے
جو دیکھ لیں گے محمدؐ کا منور جلوہ
دل و نگاہ میں کون و مکاں سمو لیں گے
کہا ہے شافعِ محشر نے پیشِ حق سب کے
گواہ بن کے سرِ حشر عضو بولیں گے
نبی کی یاد میں گر تو تڑپ کے رو لے گا
فرشتے اشک تیرے گوہروں میں تولیں گے
قبول ہوگئی گر نعت تیری اے ارشدؔ
فرشتے نعت تیری نیکیوں میں تولیں گے

نعت ﷺ

مانگ دل سے رو رو کر مصطفیٰ کے روضہ پر
اشک بنتے ہیں گوہر مصطفیٰ کے روضہ پر

تو بھی دیکھ لے جا کر مصطفیٰ کے روضہ پر
ہر برا بنا بہتر مصطفیٰ کے روضہ پر

دیکھتے ہی روضہ کو دل بدل ہی جاتا ہے
موم بنتے ہیں پتھر مصطفیٰ کے روضہ پر

دیکھ حسنِ احمد کو عشق کی نگاہوں سے
رشکِ خلد ہے منظر مصطفیٰ کے روضہ پر

بادشاہی بخشی ہے آپ نے غلاموں کو
سرنگوں ہوئے سرور مصطفیٰ کے روضہ پر

آپ کی نظر سے ہے روشنی اندھیروں میں
راہزن، بنے رہبر مصطفیٰ کے روضہ پر

مصطفیٰ کے صدقے میں سن لے یہ دعا یارب
جائے ارشدِ مضطر مصطفیٰ کے روضہ پر

نعت ﷺ

نبیؐ سا نور کوئی آفتاب لا نہ سکا
کہیں بھی آپ سی خوشبو گلاب لا نہ سکا
حیات و موت کا آئینہ دار ہے قرآں
کوئی جہان میں ایسی کتاب لا نہ سکا
ہزاروں سال تو آتے رہیں رسول مگر
رسول پاکؐ کا کوئی جواب لا نہ سکا
کیا ہے آپ نے دیدارِ یار بے پردہ
دلِ کلیم تو جلووں کی تاب لا نہ سکا
سوائے آپ کے کوئی نبی زمانے میں
عذاب والوں کی خاطر ثواب لا نہ سکا
طرح طرح کے کھلے گل جہاں کے باغوں میں
کوئی بھی باغ نبیؐ سا گلاب لا نہ سکا
ہر اک جھوٹ پہ غالب ہوا ہے سچ ارشدؔ
نبیؐ کے جیسا کوئی انقلاب لا نہ سکا

نعت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی کو جلوہَ کون و مکاں کہنا ہی پڑتا ہے
خدا کے نور کا روشن بیاں کہنا ہی پڑتا ہے

نبی کے نور سے پیدا ہوئے ہژدہ ہزار عالم
خدا کا رازِ کامل بیگماں کہنا ہی پڑتا ہے

ہر اک موقعہ پہ ہم رکتے نہیں چپ بھی نہیں رہتے
احد احمد کا سرِ نا گہاں کہنا ہی پڑتا ہے

عیاں ہے دونوں عالم پر سخاوت شاہِ والا کی
غریبوں بیکسوں کے مہرباں کہنا ہی پڑتا ہے

جو فرمانِ الٰہی ہے وہ فرمان محمدؐ ہے
ہمیں ان دو عدد کو ہم زباں کہنا ہی پڑتا ہے

فرشتے آسمانوں سے اترتے ہیں زیارت کو
زمینِ مصطفیٰ کو آسماں کہنا ہی پڑتا ہے

گذرتی ہیں بہت دشواریاں جب ہجر میں ارشدؔ
نبی سے درد با آہ وفغاں کہنا ہی پڑتا ہے

نعت ﷺ

مرنے کی تمنا ہے نہ جینے کی تمنا
باقی ہے میرے دل میں مدینے کی تمنا
حوروں کا تصور تجھے دن رات ہے زاہد
تجھ کو بھی ہے شداد کمینے کی تمنا
اللہ بچائے ہمیں شیطان لعین سے
ہے بغض و حسد کی اُسے کینے کی تمنا
مدت ہوئی بے نور تھی انگشتری دل کی
روشن ہوئی وحدت کے نگینے کی تمنا
مجھ پر بھی نظر کیجئے یا ساقیٔ کوثر
رکھتا ہوں مئے پاک کے پینے کی تمنا
کیا بندہ نوازی کو بیاں کر سکوں تیری
باقی ہے دو عالم کے خزینے کی تمنا
محروم نہ رکھ اب تیرے ارشدؔ کو الٰہی
پوری ہو دو عالم کے دفینے کی تمنا

نعت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سرنگوں ہر صنم ہوگیا
اوج بیت الحرم ہوگیا
دین اسلام کا چار سو
آج اونچا علم ہوگیا
کعبہ میں مصطفی آگئے
کفر کا سر بھی خم ہوگیا
قصرِ کسرا کی چھت گر گئی
دبدبہ دم بہ دم ہوگیا
دیکھی اسلام کی روشنی
کفر کا زور کم ہوگیا
کافراں دین میں آگئے
مصطفی کا کرم ہوگیا
ہوگئی نعتِ ارشدؔ قبول
مدعا دل کا ضم ہوگیا

نعت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نظارا ہو گر آستان نبی کا لب و چشم سے دم بہ دم چوم لوں گا
جھکا دوں گا دہلیز اقدس پہ سر کو سلام و ادب سے قدم چوم لوں گا

اصولِ اطاعت بجا لاؤں گا میں بلایا ہوا شاہ تک جاؤں گا میں
مدینے میں دیدار کر لوں گا شہِ کا ادب سے غلافِ حرم چوم لوں گا

سوا مشک و عنبر سے ہے جس کی خوشبو الٰہی وہ موقعہ عطا کر مجھے تو
کہ زلف معنبر کا سلطانِ دیں کی ادب سے میں ہر پیچ و خم چوم لوں گا

عجب گل کھلاتا ہے نعت نبی میں دکھاتا ہے جنت کے دلکش نظارے
یہ کہتا ہے شوقِ مسرت اچھل کر میں دل سے زبانِ قلم چوم لوں گا

درِ روضۂ مصطفیٰ فی الحقیقت مجھے سنگِ اسود سے زیادہ ہے پیارا
خداوند عالم زیارت عطا کر تو اس کو میں ہر آن و دم چوم لوں گا

ہر اک امتی کی یہی ہے تمنا عطا ہو دعائے محمد کا صدقہ
محمد کی ہمدردیوں کا عجوبہ محمد کا دستِ کرم چوم لوں گا

اے ارشدؔ ملے گی مجھے فتح و نصرت عطا ہو گی ہر رنج و مشکل پہ سبقت
خدا کی قسم شاہِ والا کے ہاتھوں شفاعت کا زریں علم چوم لوں گا

نعت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

دشمنِ مصطفیٰ، بوجہل بے حیا تیرے جیسا کوئی بد خصائل نہیں
سب کو افسوس ہے تیرے کردار پر تو کہ انسانیت کا بھی قائل نہیں

عمر بھر تو محمد کا دشمن رہا وعدے کر کے بھی آخر نہ کلمہ پڑھا
معجزاتِ نبی تو نے دیکھا بہت پھر بھی ایماں تجھے کافرِ دل نہیں

چاروں اصحاب میں شاہِ لولاک کے یہ زمانے میں مشہور و معروف تھے
بوبکر کی طرح کوئی سچا نہیں اور عمر کی طرح کوئی عادل نہیں

ہے یہ مشہور داماد خیرالوریٰ ہو بیاں انکا کیا رتبہ بے بیاں
دل کشا کوئی عثمان جیسا نہیں اور علی کی طرح کوئی کامل نہیں

چپ رہے کس لئے ارشدِ شگفتہ نامناسب ہے اُس کے لئے خاموشی
روز و شب و مبدم یعنی آٹھوں پہر ذکرِ نعتِ محمد سے غافل نہیں

نعت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فردوس بریں کہتے ہیں جسے امت کیلئے انعام ہے یہ
اُلفت سے رسولِ عربی کا اک فیصلہ کن انجام ہے یہ

مشکل سے ذرا نہ گھبرائے چھوڑے نہ اُصولِ نبوی کو
اے مردِ مسلماں سوچ اسے کہ مژدہ دیں اسلام ہے یہ

اللہ کے حکمِ عالی پر سر اپنا جھکانا لازم ہے
واللہ رسولِ اکرم کا پیغام ہے یہ پیغام ہے یہ

ہر اک مہم کو سر کرنا آساں بھی ہے اور آساں بھی نہیں
بزدل کیلئے ہے شکل اجل مردوں کیلئے صمصام ہے یہ

نعتِ احمدؐ لکھنا پڑھنا ہے حق کی رضا جوئی ارشدؔ
واللہ فضیلت ہے اس میں اکرام ہے اکرام ہے یہ

نعت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب نظر جلوۂ رشکِ مہِ کامل آیا
مسکراتا ہوا پہلو میں میرا دل آیا

عشق میں کام میرے جب مہ کامل آیا
بن کے بے خوف وخطر میں سر منزل آیا

فضل خلاقِ دو عالم نے نوازہ بہ کرم
خدمتِ سیدِ ابرار میں سائل آیا

مثل پروانہ فدائی ہوا ہر اک کا دل
تیرا نظارہ نظر جب سرِ محفل آیا

تیرے ہی نام سے ہر گام پہ سجدے کرتا
تیری خدمت میں شہِ دیں تیرا مائل آیا

عرشِ خلاقِ دو عالم پہ تو ہی جا پہنچا
شبِ معراج میں خالق سے تو ہی مل آیا

نعتِ احمدؐ کے عجوبے سے نظرائے ارشدؔ
روبرو منظرِ فردوس منازل آیا

نعت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خدا کی شان تم ہو ہم تمہاری شان دیکھیں گے
تمہاری دید سے دیدِ خدا ہر آن دیکھیں گے
نظر آئے گی شکل عالم ہژدہ ہزار اس میں
بچشمِ شوق جب آئینۂ قرآن دیکھیں گے
اثر کرتوتِ شیطانی کا ہم پر ہو نہیں سکتا
ترقی پہ ہم اپنی قوتِ ایمان دیکھیں گے
اگر ہم جان لیں گے کلمۂ طیب کی عظمت کو
تو ہر مشکل کو ہم آسان ہی آسان دیکھیں گے
میسر ہوگئی جن کو گدائی آپؐ کے در کی
وہ اپنی شان و شوکت فائقِ سلطان دیکھیں گے
تمہارے روضۂ انور کی الفت دل میں رکھتے ہیں
فدائی کیوں تمہارے روضۂ رضوان دیکھیں گے
کسی دن تو مدینے میں بلائے جائیں ارشدؔ
کبھی تو آرزو کا خوش نما عنوان دیکھیں گے

نعت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سید ابرار یا احمد محمد مصطفیٰ
دین کے سردار یا احمد محمد مصطفیٰ

جس کا اندازہ نہیں ہے ایسا بے انداز ہے
تم پہ حق کا پیار یا احمد محمد مصطفیٰ

سارے نبیوں میں تمہاری دید کا مشتاق تھا
عرش پہ غفار یا احمد محمد مصطفیٰ

چین پائیں گے تمہارا فرقِ عالی دیکھ کر
طالب دیدار یا احمد محمد مصطفیٰ

چاہتا ہے ہر گھڑی خلاقِ عالم بھی تمہیں
کاشفِ اسرار یا احمد محمد مصطفیٰ

اب حبیب المیزل مجھ کو بھی دکھلا دیجئے
روضۂ انوار یا احمد محمد مصطفیٰ

کس لئے ارشدؔ پریشانی کو دل میں دے جگہ
آپ ہیں غم خوار یا احمد محمد مصطفیٰ

نعت ﷺ

رعب دیدار کو ہیبت نے سنبھلنے نہ دیا
ایک جملہ بھی مرے منہ سے نکلنے نہ دیا

دید دکھلا کے یہ موسیٰ سے کہا خالق نے
کون کہتا ہے تمنا کو نکلنے نہ دیا

سرامت سے محمد کی دعا کا سایا
آج تک خالقِ لولاک نے ڈھلنے نہ دیا

دوستی احمدِ مرسل کی نبھایا حق نے
دشمنی زمرۂ کفار کی چلنے نہ دیا

نارِ نمرود میں پھینکے گئے جس وقت خلیل
باعثِ شانِ کریمی انہیں جلنے نہ دیا

ضبط سے کام لیا عشق میں ہم نے ارشدؔ
دل سے جذبات کے طوفاں کو نکلنے نہ دیا

نعت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

خدا کے راز کو حضرت کلیم پا نہ سکے
خدا کے روبرو عرشِ علیٰ پہ جا نہ سکے

وہ رتبے یا شہِ لولاک ہوئے ہیں تم کو عطا
کسی فہیم کی عقل و خرد میں آ نہ سکے

یہ مانا آپ کے دشمن تھے سینکڑوں کافر
سوائے مات کسی وقت فتح پا نہ سکے

کیا ہے آپ نے دیدار یار بے پردہ
کلیم طور پہ جلووں کی تاب لا نہ سکے

نعت ﷺ

عرش سے اعلیٰ تر ہے رتبہ احمدؐ کا
فرش پہ کیسے پڑتا سایہ احمدؐ کا

ہر جانب موجود ہے اوجھل ہو کر بھی
جلوے کا حامل ہے پردہ احمدؐ کا

پہنچاتا ہے راحت افزا منزل پر
سچا، سیدھا، سادہ، رستہ احمدؐ کا

غیروں سے بھی نسبت رکھی اپنوں سی
کیوں نہ ہوتا ہر سو چرچہ احمدؐ کا

کنکر بولے، ابو جہل کی مٹھی میں
ہوش ربا ہے یہ معجزہ احمدؐ کا

نعت ﷺ

رب کے محرم نبیؐ ہمارے
سب کے ہمدم نبیؐ ہمارے

قدم قدم پر خوشیاں دے کر
جھیلے ہر غم نبیؐ ہمارے

دہکے دہکے انگاروں پر
جیسے شبنم نبیؐ ہمارے

صرف زمیں کیا صرف فلک کیا
عالم عالم نبیؐ ہمارے

دھڑکن دھڑکن نغمے پھوٹے
ارشدؔ سرگم نبیؐ ہمارے

نعت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

زبانِ محفل پہ یا محمد ادب سے جب تیرا نام آیا
درود پڑھنے لگے فرشتے ہمارے لب پہ سلام آیا

مودبانہ وفا کا عامل ہے جس کو تجھ سے سرورِ کامل
تیری حضوری میں روحِ آدم خدا کا لیکر پیام آیا

تھی مالداروں کو جن سے نفرت جہاں میں ابتر تھی جنکی حالت
تو ان کی مشکل میں کام آیا تو ان کی منزل میں کام آیا

ہوا ہے یہ فضل حق تعالیٰ ملا ہے ساقی مدینے والا
یہ میں نے دیکھا میرے دہن تک شرابِ اطہر کا جام آیا

بدل گئی جس سے میری ہستی دکھاؤں کس کو میں اپنی مستی
بے پردہ دنیائے معرفت کا نظر مجھے ہر مقام آیا

تڑپنے والے قریب ہوں گے جو تیرے جلوے نصیب ہوں گے
خدا کے پیارے حبیب داور اگر ترا اذنِ عام آیا

کلیم کہتے تھے ربّ ارنی جواب ملنا تھا لن ترانی
مگر ذرا بھی نہ اُس کو دیکھا نظر جو وہ سوئے بام آیا
نہ ہوش قائم رہے ذرا بھی جلال سے بےخودی تھی غالب
لب و زبانِ کلیم پر کچھ نہ کوئی کلمہ کلام آیا
ہوئی جو تیری کرم کی نظریں تو دیکھی تیری کرم نوازی
نظر ہمیں تیرا روئے انور رسولِ عالی مقام آیا
مرض کا قاتل شفا کا حاصل الم کا دشمن خوشی کا عامل
بری کیا ہر مرض سے ہم کو زبان پر تیرا نام آیا
ہوا بلاوا جو تیرے در تک ادا ہوا یوں ادب کا منصب
کہ سر جھکا کر حضورِ روضہ ہر ایک شاہ و غلام آیا
نہ ہوگا ارشدؔ کو کوئی صدمہ رہے گا مسرور وہ ہمیشہ
تصورِ سرورِ مدینہ جو دل میں تو صبح و شام آیا

نعت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

پاس ہے طوفاں دور کنارا رحمۃ اللعالمیں
کیجے اب امداد خدارا رحمۃ اللعالمیں
آپ نے ہر دم بھٹکے ہوؤں کو سیدھی راہ دکھائی
اندھیارے میں جیسے تارا رحمۃ اللعالمیں
راہِ طلب میں بے شک اس کی ہر مشکل آسان ہوئی
آپ کو جس نے دل سے پکارا رحمۃ اللعالمیں
آپ کی نظر لطف و کرم سے عالم کے ویرانوں میں
پھول بنا ہے ہر انگارا رحمۃ اللعالمیں
فرش پہ رہ کر آپ کو ہر دم عرشِ علیٰ کا اوج ملا
آپ کا در ، جنت کا نظارا رحمۃ اللعالمین
آپ کی اک رحمت نظری نے کتنوں کو عظمت بخشی
ذرہ ذرہ بنا ستارا رحمۃ اللعالمیں
ہجر کا عالم ہے کچھ ایسے ارشدؔ کے مضطر دل میں
جیسے پنہاں گل میں شرارا رحمۃ اللعالمیں

نعت ﷺ

ہم بھی کب سرکار کا روضہ دیکھیں گے
صحرا میں جنت کا جلوہ دیکھیں گے

جانے کب گنبدِ خضرا دیکھیں گے
عرش، زمیں پر کیسے اترا دیکھیں گے

دیکھیں گے ہم شہر طیبہ دیکھیں گے
ریگستاں کی دھوپ میں سایہ دیکھیں گے

پتھر سے پانی کا نکلنا دیکھیں گے
حیرت سے زم زم کا چشمہ دیکھیں گے

میدانِ عرفات کا جلوہ دیکھیں گے
کوہِ صفا اور کوہِ مروہ دیکھیں گے

غارِ ثور کا گوشہ گوشہ دیکھیں گے
غارِ حرا کا روشن چہرہ دیکھیں گے

عربستان کا چپہ چپہ دیکھیں گے
روشن روشن ذرہ ذرہ دیکھیں گے

چوم کے حجرِ اسود ، دل کی نظروں سے
خلدِ بریں کا دلکش جلوہ دیکھیں گے

نورِ محمدؐ کے جلوؤں کا آئینہ
احد ، بدر ، مزدلفہ ، مینا دیکھیں گے

احمدؐ سے آدمؑ کی دُعا قبول ہوئی
جہاں ملے تھے آدم حوا دیکھیں گے

ارشدؔ کب آنکھوں کا مقدر جاگے گا
سارے جہاں کا مرکز کعبہ دیکھیں گے

نعت ﷺ

عرشِ علیٰ کا زینہ پرنور ہے مدینہ
نورِ نبی سے رشک صد طور ہے مدینہ
غش کھائے گا مبصر جلوؤں سے اس کے ظاہر
حسنِ ازل کی بجلی ہے حور ہے مدینہ
پایا ہے اس نے درجہ عرشِ بریں سے اونچا
اوج وشرف سے بے حد مسرور ہے مدینہ
میرا ہر اک تصور خالی نہیں اثر سے
میرے دل ونظر سے کب دور ہے مدینہ
عشق نبی کی بادہ روزِ ازل سے پی کر
مخمور ہے مدینہ مخمور ہے مدینہ
مکے مکرمہ سے آکر بسے ہیں اس میں
حکمِ خدا نبی کا منظور ہے مدینہ
دیکھا جو سبز گنبد تو ہر طرف یہ دیکھا
مولا کی رحمتوں سے بھرپور ہے مدینہ
شکلِ زوال اس نے دیکھی نہ آج تک بھی
صحبت سے شاہِ دیں کی منصور ہے مدینہ
میں اپنا راز ارشد کس کو بتاؤں کیوں کر
فیضِ نبی سے دل میں معمور ہے مدینہ

نعتیہ رباعیات

○

سرکار کا اظہار بھی قولِ یزداں
سرکار کا انوار بھی حسنِ برہاں
سرکار کی گفتار بھی گفتارِ حق
سرکار کا کردار بھی شرحِ قرآں

○

سرکار سا مطلوب نہیں ہے کوئی
سرکار سا منسوب نہیں ہے کوئی
سرکار کا اللہ نے دیدار کیا
سرکار سا محبوب نہیں ہے کوئی

○

برتاؤ محمدؐ کا مثالِ جنت
دارین کو حاصل ہوئی نادر ندرت
کونین کی راحت ہے نچھاور ہم پر
لاریب محمدؐ ہیں مسلسل رحمت

نعتیہ رباعیات

○

خوشیاں ہی بانٹتے رہیں غم سہہ کر بھی
ہنستے ہی رہیں آپ الم سہہ کر بھی
ایسا کوئی دنیا میں ہوا نہ ہوگا
احمدؐ نے دعا دی ستم سہہ کر بھی

○

رخ موڑ دیا کفر کی ضلالت کا
دم توڑ دیا علم سے جہالت کا
اب شرک میں الجھے گا نہیں کوئی بھی
سب کو پڑھا دیا ہے سبق وحدت کا

○

یک لخت ، بصد شوق زباں کو تولے
اللہ کی وحدت کا راز بھی کھولے
اللہ کا رسول ہے کملی والا
بوجہل کی مٹھی میں یہ کنکر بولے

نعتیہ رباعیات

○

اخلاص محمدؐ کا نرالا کیسا
برتاؤ کرے کون کسی سے ایسا
کانٹوں کو بھی پھولوں سے نوازا ارشدؔ
آیا ہے نہ آئے گا محمدؐ جیسا

○

دل نرم کچھ ایسا کہ ہو جیسے روئی
دلدار ، دل آویز ، عجب خوش خوئی
صدیوں کے زمانوں میں محمدؐ کے سوا
ہے کون جو دشمن کی کرے دل جوئی

○

نفرت کے صلے میں بھی محبت دی ہے
راحت کو اپنی بانٹ کے زحمت لی ہے
لفظوں سے نصیحت بھی نہیں کی ہرگز
ہر بات محمدؐ نے عمل سے کی ہے

نعتیہ رباعیات

○

انوارِ محبت میں پہنچ جائے گا
شہکارِ عقیدت میں پہنچ جائے گا
سرکار کے رستے پہ چلا چل ارشدؔ
دربارِ رسالت میں پہنچ جائے گا

○

احساس تمنا ہے منور میرا
میں خود ہی نظر آتا ہوں ہمسر میرا
سرکار کے در پر ہے جھکی میری جبیں
پہنچا ہے بلندی پہ مقدر میرا

○

کانٹوں میں بھی پھولوں کی نمائش کی ہے
شعلوں میں بھی اخلاص کی بارش کی ہے
اللہ کے محبوب نبیؐ نے ہر سو
ظلمات میں انوار کی تابش کی ہے

نعتیہ رباعیات

○

صحرا میں چمن زار بھی لہکے ہر سو
پھر طائر خوش رنگ بھی چہکے ہر سو
سرکار کے کردار شگفتہ کے طفیل
گل چیز ہے کیا خار بھی مہکے ہر سو

○

فردوس کے جلووں کا عجوبہ دیکھو
گنبد کبھی جالی کبھی روضہ دیکھو
ایمان کا ایمان سنور جائے گا
ایمان کی آنکھوں سے مدینہ دیکھو

○

بخشش کی سرِ حشر ضمانت بخشی
عظمت بھی کرے ناز وہ عظمت بخشی
ہے کون محمدؐ کے علاوہ جس کو
اللہ نے جنت کی وراثت بخشی

نعتیہ رباعیات

○

امید کی شاخوں پہ ثمر آجائے
یوں مری دعاؤں میں اثر آجائے
جس نور سے تخلیق ہوئے ہیں عالم
اے کاش وہ انوار نظر آجائے

○

بجھتا ہوا احساس سنبھالا ہر سو
ظلمات کو انوار میں ڈھالا ہر سو
پھیلے گا کسی طور اندھیرا کیوں کر
پھیلا ہے محمدؐ کا اجالا ہر سو

نعتیہ قطعات

دل کیا نگاہ جھومے روحیانیت کو چومے
سرگم سے بھی سریلا انفاس محمد ﷺ کا
شرمندہ نظر آئے شبنم کی لطافت بھی
ریشم سے بھی لچیلا احساس محمد ﷺ کا

کوشش ہزار کی ہے عالم کی نگاہوں نے
بے لوث محبت کا شہکار نہیں دیکھا
ناکام ہی رہی ہے صدیوں کی جستجو بھی
دنیا میں محمد ﷺ سا کردار نہیں دیکھا

زیرِ قدم ہوئی ہے عرشِ بریں کی عظمت
ہے انتہائے رفعت بے شک مقامِ آقا
شرمندہ ہے شاہی بھی احمد ﷺ کی فقیری سے
شاہوں سے فوق تر ہے ارشدؔ غلامِ آقا

نعتیہ قطعات

وہ عشق مصفا ہے رکھتا ہے جو ہمیشہ
حسنِ محمدی ﷺ کے کردار سے محبت
اُس کی نظر میں کوئی جچتا نہیں ذرا بھی
جس دل کو ہوگئی ہے سرکار سے محبت

احساس محمد کا احساس میں بسا لے
قربت کی بات کیا ہے دوری قریب ہوگی
جو شاہِ انبیاء کے رستے پہ چل پڑا ہے
اُس کو قدم قدم پر منزل نصیب ہوگی

فلک پر ضو رفشاں ، چاند اور تارے
زمیں پر دلکشا، رنگیں نظارے
ازل سے آویزاں کون و مکاں میں
نبی ﷺ کے نور کے جلوے ہیں سارے

نعتیہ قطعات

اوروں کو بھی دیا گیا رتبہ رسول کا
ہمسر نہ ملا آپ کے مخلص اصول کا
ایسی کوئی مثال نہیں ہے جہان میں
کانٹوں سے کیا آپ نے برتاؤ پھول کا

بخت کے ماروں کو سلطاں کردیا
سارے عالم میں نمایاں کردیا
آپ کی نظرِ کرم نے چار سو
خار زاروں کو گلستاں کردیا

مثل گل بے شمار خار ہوئے
اہلِ نفرت سراپا پیار ہوئے
یوں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خلوص برتا ہے
جانی دشمن بھی جاں نثار ہوئے

نعتیہ قطعات

توڑ کر ظلمتوں کے گھیروں کو
رونما کردیا سویروں کو
آپ ﷺ کی فکر نے بہر صورت
کی عطا روشنی اندھیروں کو

ریگزاروں میں ٹھہرے ذہنوں پر
مسکرا کر برس گئے سورج
مصطفی کی نگاہ سے ہر سو
ذرے ذرے میں بس گئے سورج

چاہتوں کا حصول ہو جیسے
رحمتوں کا نزول ہو جیسے
ارض طیبہ پہ آپ کا جلوہ
خارزاروں میں پھول ہو جیسے

نعتیہ قطعات

رسول عربی جہاں میں آئے
جھلستے موسم میں بن کے سائے
مثالی عزم وعمل سے ہر سو
ہر اک کانٹے کو گل بنائے

خوشی میں بدلا غموں کا رونا
کہ چمکتا صحرا کا کونا کونا
حضور ﷺ کی نظر کیمیا سے
عرب کی مٹی بنی ہے سونا

نظر کو نور دل کو پیار بخشا
شعورِ زندگی ہر بار بخشا
رسولِ حق نے بس باتیں نہیں کیں
ہر اک احساس کو کردار بخشا

نعتیہ قطعات

دہکتا دوزخ ، ارم بنانا
الم زدوں کو خوشی دلانا
سوائے احمدؐ مجال کس کی
سلگتے صحرا میں گل کھلانا

بروں کو اچھے اصول دینا
دعا کو بابِ قبول دینا
ہمیشہ کردارِ مصطفیٰ نے
سکھایا کانٹوں کو پھول دینا

عجب نبیؐ کی کرم نگاہی
ہر ایک سے برتی خیر خواہی
نہ خالی کوئی سوالی لوٹا
کیا فقیری میں بادشاہی

نعتیہ قطعات

حبیبِ ربِ الانام احمد ﷺ
رسولِ عالی مقام احمد ﷺ
کہا وہی جو کہا خدا نے
خدا کے ہیں ہم کلام احمد ﷺ

نبی ﷺ خدا کے، قریب ہمارے
عظیم تر ہیں نصیب ہمارے
رقیب نیچا دکھائیں گے کیا
حبیب حق ہیں حبیب ہمارے

کملی والے کی بردباری سے
لمحہ ہر لمحہ فتح یاب ہوا
آپ کی نگہِ ضوفشاں جو پڑی
ذرہ ہر ذرہ آفتاب ہوا

نعتیہ قطعات

پیار ، الفت ، خلوص، مہر ، وفا
مظہرِ خلقیت نبی احمد ﷺ
آپ کو چاہتے ہیں حیواں بھی
پیکرِ انسیت نبی احمد ﷺ

فتح مکہ ہوئی تو احمد ﷺ نے
قیدیوں سے بھی برتی ہمدردی
خوں کے پیاسوں کو بھی معاف کیا
اعلیٰ ظرفی کی انتہا کردی

آگ اگلتے ہوئے بگولوں پر
مصطفی ابر کی طرح برسے
رونما معجزہ ہوا ہر سو
گل کھلائے ہر ایک پتھر سے

نعتیہ قطعات

تنفر میں بھی الفت معتبر کی
ہمیشہ خیر کی سب پر نظر کی
زمانے میں زمانے کا تدبر
کرے کیا ہمسری خیر البشر کی

وطیرہ سرورِ دین مبیں کا
سلیقہ صاحبِ بوریا نشیں کا
مثالی بن گیا ہے دو جہاں میں
قرینہ رحمۃ اللعالمین کا

امیری بھی جھکی ہے مفلسی پر
تصدق ہے خودی بھی بے خودی پر
نچھاور ہوگئی ہے شان و شوکت
محمد ﷺ مصطفی کی سادگی پر

نعتیہ قطعات

پھول سے ہوگئے ہیں کانٹے بھی
دہر میں ایسا انقلاب کیا
مصطفیٰ کے کمال نے ارشدؔ
شعلہ زاروں کو آب آب کیا

نگاہوں میں ستارے جھلملائے
اداؤں میں نظارے جگمگائے
جدا ہر بات ہے خیر الورا کی
صداؤں میں اشارے گنگنائے

محمد ﷺ کو دو عالم کی خبر ہے
فلک کیا عرش پر ان کا گذر ہے
دلوں کی کیفیت بھی جان لیتا
عجوبہ آپ ﷺ کا ظرف نظر ہے

نعتیہ قطعات

مجتبیٰ آپ ﷺ ہیں مصطفی آپ ﷺ ہیں
دلکشا آپ ﷺ ہیں دلربا آپ ﷺ ہیں
حسن دارین کی حسن کونین کی
ابتداء آپ ﷺ ہیں انتہا آپ ﷺ ہیں

سکھ کے بدلے ہر اک دکھ لیا آپؐ نے
رب کا فرمان، قرآں دیا آپؐ نے
آپ محبوبِ حق آپ ختم الرسل
رب کا پیغام پورا کیا آپ نے

یوں ہنسیں جیسے تارے جھلکنے لگے
رو پڑے یوں کہ موتی ڈھلکنے لگے
شاہِ لولاک کی بات ہر بات پر
جام، فرحت کے ہر سو چھلکنے لگے

نعتیہ قطعات

دلکشا ، دل ربا ہم کو خو مل گئی
آرزو کے لئے جستجو مل گئی
سر بہ سر دہر میں قبر میں حشر میں
مصطفی سے ہمیں آبرو مل گئی

اک بشر صاحب معراج بنا
عظمتوں کے جہاں کا راج بنا
آپؐ کا ہر قدم خدا کی قسم
عرشِ اعظم کے سر کا تاج بنا

شرر کی صفت شبنمی ہوگئی ہے
روا چار سو خوش روی ہوگئی ہے
جدھر بھی اٹھائیں نظر مصطفی نے
اُدھر جلوہ گر روشنی ہوگئی ہے

نعتیہ قطعات

خوشی کے نظارے ہر اک غم پہ چھائے
پڑے نفرتوں پر محبت کے سائے
ہوا ہر طرف رحمتوں کا اجالا
جہاں میں محمد ﷺ جو تشریف لائے

ہر اک بیکلی پر سکوں چھا گیا ہے
بگولوں پہ ساون سا برسا گیا ہے
محمد ﷺ کے کردار کی برکتوں سے
زمانے کی گردش کو چین آگیا ہے

نظر وہ نظر ہے نظر مصطفی کی
ہر اک بات ہے معتبر مصطفی کی
جو حق نے کہا ہے کہا آپ نے وہ
خدا کی خبر ہے خبر مصطفی کی

نعتیہ دوہے

○

راحت خیز خزینہ ہے، شیوہ احمدؐ کا
رحمت بیز نگینہ ہے، رستہ احمدؐ کا

○

گمراہی کی ظلمت سے، رکھا ہم کو دور
کالی کملی والے نے، بخشا ہم کو نور

○

رحمت بن کے نکلا ہے سورج بدلی سے
دنیا روشن ہوگئی کالی کملی سے

○

بنتے بنتے بن گئی ظلمت بھی تنویر
شاہِ دیں سے جاگ اٹھی خوابیدہ تقدیر

نعتیہ دوہے

○

آپؐ کی راہوں کا آقا، ہر ذرہ افشاں
ٹھہرا آپؐ کا نقشِ پا، منزل کا امکاں

○

آپؐ کی اک اک بات میں جھلکے ہے کردار
آپؐ کا اک اک کام بھی جلوہ گر شہکار

○

آپؐ کی راتوں کا عالم دن سے بھی ضوبار
آپؐ کی مہکی فکر سے صحرا بھی گلزار

○

انساں کیا کچھ در کے، قدسی بھی دربان
آپؐ کے ظرفِ فقری کی، کیسی اعلیٰ شان

نعتیہ دوہے

○

آپؐ کے جلوے جلوے میں نورِ حق مستور
گلشن گلشن آپؐ کے جلوؤں سے معمور

○

مستانہ احساس بھی اور زباں جھومے
نام محمدؐ لیتے ہی لب کو لب چومے

○

نام نبیؐ کا لیتے ہی مل جائے منزل
بن جائے گا دیکھنا طوفاں بھی ساحل

○

حسنِ عقیدت سے دل میں ہے میرا ایماں
ذکرِ نبیؐ سے ہوتی ہے مشکل بھی آساں

نعتیہ دوہے

○

بن بیٹھے ہیں یونہی نا، آپ کے شیدا ہم
خوشیاں دی ہیں آپ نے، لے کرسب کے غم

○

جلوہ گر ہیں آپؐ کے رحمت بیز اصول
ظلمت میں بھی روشنی، کانٹوں میں بھی پھول

○

چندا، سورج، چاندنی، کیا تاروں کی بات
آپؐ ہی کا نور ہے، ساری کائنات

○

کیا یہ ساتوں آسماں، کیا ہے عرض وطول
پلک جھپکتے، عرش پہ، پہنچے مرے رسولؐ

نعتیہ دوہے

○

دنیا بھر میں آپؐ سا، ہے کوئی دلدار
سمجھا ہر دم آپؐ نے، دشمن کو بھی یار

○

بکھرے کائنات میں، ہر سو معجزات
دنیا کیا یا مصطفٰیؐ، وحدت آپ کے ساتھ

○

ٹھہرے پنہاں آپؐ ہی، اور عیاں بھی آپؐ
فکر جہاں تک پہنچے نا، پہنچے وہاں بھی آپؐ

○

آپؐ کے ہر گام پر، رستے چلتے تھے
آپؐ ہی کے اشک میں موتی ڈھلتے تھے

نعتیہ دوہا دوبیتی

دنیا کے رشتے ناطے سب کچے دھاگے
کیا ہے چاہت آپ کی، چاہت کے آگے
کوئی نہیں ہے آپ سا، دنیا کی خاطر
دن میں ہی کیا آپ تو، راتوں کو جاگے

☆

آپ کی اک اک جستجو، لاثانی راحت
آپ کی اک اک سوچ پر برسے ہے رحمت
آپ کے اک اک کام کی ہوگی کیا تمثیل
آپ کی اک اک بات ہے، آئینہ صورت

نعتیہ دوہا گیت

سرتا سر خیر البشر نبیوں کے سردار
آپؐ نے تو کر دیا صحرا بھی گلزار

چہرا چہرا کھل گیا آپؐ کے برتاؤ سے
کانٹا کانٹا، گل بنا آپؐ کے برتاؤ سے
آپؐ کا برتاؤ ہے پھولوں کا کردار
آپؐ نے تو کر دیا صحرا بھی گلزار

نفرت کے ماحول میں الفت کی سوغات
آنسو آنسو ہنسا دیا کیا ہے آپؐ کی بات
اپنا ہو کہ غیر ہو برتا سب سے پیار
آپ نے تو کر دیا صحرا بھی گلزار

نعتیہ دوہا غزل

شاہِ دیں کی زندگی ، قرآں کی تفسیر
راہِ نمائی آپؐ کی ، ظلمت میں تنویر
آپؐ کے اک اک فعل میں ، رحمت کی تاثیر
آپؐ کے حسن فکر نے ، چمکا دی تقدیر
دشمن کی بھی آپؐ نے ، بخشی ہر تقصیر
آپؐ کے احساس میں ، چاہت عالم گیر
آپؐ نے اخلاص کو ، سمجھی نہ تحقیر
اہلِ نفرت سے برتی ، الفت کی تدبیر
مشکل میں بھی آپؐ نے ، کھینچی نہ شمشیر
آپؐ کی حکمت بن گئی ، خوابوں کی تعبیر

نعتیہ سانیٹ

رشک گلشن ہے قرینہ آپ ﷺ کا
مست و بے خود ہو گئے ہیں گلستاں
جھومے لطف عطریات دو جہاں
کیا معطر ہے پسینہ آپ ﷺ کا

ابر کی مانند گیسو چھا گئے
چھاؤں آئی دھوپ رخصت ہو گئی
زحمتیں گذریں کہ راحت ہو گئی
رحمتیں ہی رحمتیں برسا گئے
بات کرنے کے لئے جب لب ہلے
خوشگواری کا سماں چھانے لگا
لالہ زاری کا مزہ آنے لگا
یوں لگے جیسے کئی غنچے کھلے

آپ ﷺ نے کردار سے گفتار کی
مثل کیا ہے سید ابرار کی

نعتیہ سانیٹ

قطرے قطرے میں سمندر بھر دیا
حد نہیں ہے آپ ﷺ کے فیضان کی
ادنیٰ ہر ادنیٰ کی اعلیٰ شان کی
ذرے ذرے کو منور کر دیا

رسم الفت کو ادا کی آپ نے
آپ کا برتاؤ چاہت کا امیں
صرف اپنے دوستوں کو ہی نہیں
دشمنوں کو بھی دعا دی آپ نے

زہر کو امرت پلایا ہر طرف
ظلمتوں میں ہوگئی ہے روشنی
موت بھی بننے لگی ہے زندگی
موت کو جینا سکھایا ہر طرف

چھا گئے یوں ساری مخلوقات پر
سب فدا ہیں مصطفیٰ ؐ کی ذات پر

نعتیہ سانیٹ

خود اپنے ہی جلوے میں جلوہ نما ہے
ملا ٹوٹ کے نور سے نور باہم
بلایا گیا وہ سر عرش اعظم
جو مطلوب ہے اور طالب خدا ہے

چھڑے تار سارے بجے سازِ سارے
فضا جھوم اٹھی ہے یہاں کی وہاں کی
زمین و زماں کی مکاں لا مکاں کی
ہوئیں ساری باتیں کھلے راز سارے
محبت کے دلکش فسانے میں کوئی
بصد ناز ایسی جگہ پانے والا
نہ آیا ہے ارشدؔ نہ ہے آنے والا
ازل سے ابد تک زمانے میں کوئی

مقرب خدا کا ملے گا نہ ایسا
ہوا ہے نہ ہوگا محمد ﷺ کے جیسا

نعتیہ سانیٹ

زمیں کا حوالا فلک کا اجالا
وہی تو ہے اوجھل وہی تو ہے ظاہر
وہی تو ہے اول وہی تو ہے آخر
وہی ہے خدا کا نبی کملی والا

خدا کی عطا ہے اُسی کی عطا میں
کلام خدا کے سبق نے کہا ہے
وہی اُس نے بولا جو حق نے کہا ہے
اُسی کی رضا ہے خدا کی رضا میں

وہ صاحب دل بھی وہ اہل نظر بھی
اُسی سے خدا کا شعور ہم کو آیا
زمانے میں اُس کا نہ ثانی نہ سایہ
وہ فخرِ بشر اور خیر البشر بھی

وہ ارشدؔ جہانوں کی رحمت کا حامل
محبت کا پیکر محبت کا حاصل

نعتیہ سانیٹ

بے محل بندشوں کو توڑ دیا
بچھڑے ملنے لگے ہیں صحرا میں
پھول کھلنے لگے ہیں صحرا میں
فکر کو خوش گوار موڑ دیا

خار بھی گل صفت نظر آئے
جیسے یکسر بدل گیا موسم
سر خوشی سے مچل گیا موسم
نخل امید میں ثمر آئے

ہر سو او جھل ہوئے ہیں اندھیارے
روشنی کا نصیب جاگ اٹھا
زندگی کا نقیب جاگ اٹھا
مسکرانے لگے ہیں اجیارے

مصطفی کے خلوص کی نکہت
زحمتوں میں بھی بن گئی رحمت

نعتیہ سانیٹ

دل استعجاب میں کیا، حیران ہے نظر بھی
ایسے میں فکر کوئی برتے گی کیا تامل
معجزنمائیوں کا ممکن نہیں تقابل
سورج بھی پلٹ آیا، شق ہوگیا قمر بھی

چاہت ہوئی نچھاور صدقے گئی محبت
ایسا ہوا نہ کوئی ایسا نہ کوئی ہوگا
معراج آپؐ کی ہے معراج کا عجوبہ
زیرِ قدم ہوئی ہے عرش بریں کی عظمت

دے دی ہے کنکروں نے کلمہ کی شہادت بھی
اک ساعتِ غمگیں میں بے مثل یہ طرب ہے
اعجازِ خاکِ پائے خیر البشر عجب ہے
بنتا گیا مبصر ہر کور بصیرت بھی

جو آپؐ نے کہا ہے ارشدؔ وہی ہوا ہے
محبوب کبریاء کی ہر بات معجزہ ہے

نعتیہ سانیٹ

کیا عجب ہے مصطفٰے کی سادگی
سادگی کے ساتھ رہنا عمر بھر
سیدھی سادی مصطفٰے کی شان پر
دم بہ خود ہے خسروؤں کی خسروی

آپ کے اشکوں پہ موتی رک گئے
آپ کی تنویر کیا تنویر ہے
آپ کی توقیر کیا توقیر ہے
آپ کے در پر تو سرور جھک گئے

آپ کے جلوؤں میں حسنِ طور بھی
آپ کے ہر قول میں قولِ خدا
مرتبہ ہے آپ کا سب سے جدا
آپ میں مضمر خدا کا نور بھی

آپ کے زیرِ نگیں افلاک ہیں
آپ ہی تو سیّدِ لولاک ہیں

نعتیہ شہر آشوب

احساس مضمحل ہے فضا شعلہ بار ہے
نا روح کو سکون نہ دل کو قرار ہے
مونس کوئی جہان میں مرا نہیں حضورؐ
اک آپ کی نظر پہ ہی دارومدار ہے

ہر سمت صرف دھوپ ہے سایہ نہیں کوئی
سایہ کرے سروں پہ جو ایسا نہیں کوئی
سرکار کرم کیجئے گھبرا گیا ہے دل
سب غیر نظر آتے ہیں اپنا نہیں کوئی

کیسے کہوں کہ یار بھی اغیار ہو گئے
کانٹے تو کانٹے پھول شرر بار ہو گئے
امداد کیجئے کہ ہے امداد کی گھڑی
ارشد بچانے والے بھی خونخوار ہو گئے

نعتیہ نوحہ

نور او جھل ہوا ظلمتیں جاگ اٹھیں
رحمتیں سو گئیں زحمتیں جاگ اٹھیں
روٹھیں رنگینیاں وحشتیں جاگ اٹھیں
راحتیں چھپ گئیں کلفتیں جاگ اٹھیں
کملی والے پیا کا وصال ہو گیا
ہر خوشی کو سراسر ملال ہو گیا
جگمگاتے جھلکتے ستارے بجھے
چاند اور چاندنی کے نظارے بجھے
گلفشاں ، دلکشا سب کنارے بجھے
مست و سرشار، پرکیف دھارے بجھے
دونوں عالم پہ اک بیخودی چھا گئی
کیا وفاتِ نبیؐ کی گھڑی آ گئی
نور سے نور ملنے چلا ہی گیا
ہر مسرت کو غمگین بنا ہی گیا
موت کی اصلیت کو بتا ہی گیا
راز کے سارے پردے اٹھا ہی گیا
موت ہے مستقل زندگی کا سبب
سمجھو ارشدؔ وصالِ نبی کا سبب

نعتیہ ثلاثیاں

مسکرانے لگا اداس عالم
اس طرح آئے آپ پت جھڑ میں
جیسے آئے بہار کا موسم

ظلم کو صبر پر جھکایا ہے
مصطفیٰؐ کا کمال کیا کہنے
ظلم کو صبر سے مٹایا ہے

خارزاروں کو لالہ زار کیا
مصطفیٰؐ کی نگاہ نے ارشدؔ
تپتے صحرا کو برف بار کیا

نعتیہ ثلاثیاں

٭

رونما معجزے ہوئے ہر سو
مصطفیٰ کے شعورِ وحدت سے
ہر سمت ٹوٹا کفر کا جادو

٭

ادنیٰ اعلیٰ مقام بنتے گئے
شاہِ دنیا و دیں کی چاہت میں
شہ صفت بھی غلام بنتے گئے

٭

خیر چھانے لگا ہے ہر شر پر
جا بہ جا حسنِ مصطفائی سے
موم غالب ہوا ہے پتھر پر

٭

کوئی جچتا نہیں نگاہوں میں
جب سے دیکھا ہے جلوۂ احمد
جلوے بے خود ہیں جلوہ گاہوں میں

نعتیہ ثلاثیاں

٭

فہم وادراک و جوش بھی گم ہے
روضۂ مصطفیٰ کے جلوؤں سے
کیا نظر، میرا ہوش بھی گم ہے

٭

کیا درِ پاک کی تجلی ہے
نور ہی نور ہے نگاہوں میں
دل پہ دیوانگی سی چھائی ہے

٭

سبز گنبد کے نظارے جھلکے
ہوگئی ہے نظر نظر روشن
دل میں رنگین ستارے جھلکے

٭

دل میں دلدار کی ادا جھلکی
دل سے غارِ حرا کو دیکھا تو
دل میں عرفان کی ضیا جھلکی

نعتیہ ثلاثیاں

❁

آرزوؤں کی آرزو جاگی
دیکھ کے روضۂ محمدؐ کو
جستجوؤں کی جستجو جاگی

❁

درِ احمدؐ پہ جب بھی پہنچوں گا
بات کچھ بھی نہیں نگاہوں کی
چشمِ دل سے غلاف چوموں گا

❁

دل مچلنے لگا ہے سینے میں
اے مرے بخت شکریہ تیرا
تو نے پہنچا دیا مدینے میں

❁

ہے عجوبہ خدا کی قدرت کا
سر بہ سر ''غارِ ثور'' کا منظر
جلوہ گر معجزہ ہے ہجرت کا

نعتیہ ثلاثیاں

٭

نغمہ زن ہو گیا یکسر انفاس
دیکھا جب صحنِ مسجدِ نبویؐ
کلمۂ حق سے گونج اٹھا احساس

٭

ربّ کے اسرار کو کھولے کنکر
کیسی قادر ہے خدا کی قدرت
مشتِ بوجہل میں بولے کنکر

٭

ایسی یکتا ہے مسجدِ نبوی
اونٹنی جس جگہ پہ بیٹھی تھی
بس اُسی جا ہے مسجدِ نبویؐ

٭

بعدِ ہجرت نصیب کِھلتا ہے
دو رکعت نفل قباء میں پڑھ لو
ایک عمرہ کا اجر ملتا ہے

نعتیہ ثلاثیاں

❁

جانے کیا راز تھا یہ جانے خدا
مسجدِ قبلتین میں شہ نے
دونوں قبلوں سے کی نماز ادا

❁

پھیلی اسلام کی برد و باری
مسجد الجمعہ کی وسعت میں
مصطفےٰ نے کیا جمعہ جاری

❁

آپ کے حکم سے گذرتے ہی
پھر گیا ''جنگِ احد'' کا پانسہ
''کوہِ رومات'' سے اترتے ہی

❁

دشمن دیں کے فتنے خواب ہوئے
آپ کی حکمتِ عملی کے سبب
''جنگِ خندق'' میں فتحیاب ہوئے

نعتیہ ثلاثیاں

❁

ذمہ داری کا احترام کیا
مصطفیٰ نے مثال کی قائم
نبوی مسجد میں خود بھی کام کیا

❁

وقتِ ہجرت ہزار پہرے ہیں
ہر امانت کو جوں کہ توں دے کر
بے مثالی ، امین ٹھہرے ہیں

❁

معترف ہو گیا سارا عالم
آپ کے حسنِ تدبر سے عمرؓ
بن کے ابھرے ہیں فاروقِ اعظم

❁

آپ کا قرب، قرب رحمت کا
آپ کا ذکر ، ذکر وحدت ہے
آپ کا لطف ، لطف جنت کا

نعتیہ ثلاثیاں

آتے آتے شعور آ ہی گیا
آپ کے فکرِ حسن سے ہر سو
ظلمتوں میں بھی نور آ ہی گیا

اوج یوں بھی دیا عماموں کو
ایسا فیضان کسی نے نہ کیا
بادشاہی ملی غلاموں کو

اس قدر دل پہ رکھا ہے قابو
مسکراتے ہوئے بھی رو رو کر
آپؐ نے وقت کے پونچھے آنسو

اور کیا لطف ہے عبادت کا
اہلِ نفرت سے پیار کرتے ہوئے
حق ادا کر دیا محبّت کا

نعتیہ ثلاثیاں

✿

دکھ اٹھاتے ہوئے سکھ بخشا ہے
ہے کہیں ایسا مخیر کوئی
یہ عمل آپؐ کا عجوبہ ہے

✿

آپؐ نے کام کیے ایسے بھی
رکھ کے پردے میں اہلِ حاجت کو
دے دیا ہے بغیر مانگے بھی

✿

ہوگیا عرضِ گذشتہ کا حصول
"جبل نور" پہ جو ہو نہ سکی
وہ "قباءؔ" میں ہوئی دعا مقبول

✿

سارے خطرے، پناہ بنتے گئے
چلتے چلتے حضورؐ کے دم سے
راستے، شاہراہ بنتے گئے

نعتیہ ثلاثیاں

❁

سب مراحل میں کامیاب رہے
جان لیوا سفرِ ہجرت میں
ایک صدیقؓ ، ہمرکاب رہے

❁

کام ایسا عجب کئے عثماںؓ
دین کے واسطے سرِ محفل
اپنا جامہ بھی دے دئے عثماں

❁

خوش طبع ،خوش خصال کیا کہنے
ظلمتوں کا نشاں تک نہ رہا
مصطفٰےؐ کا کمال کیا کہنے

❁

سلسلہ ہے عجیب چاہت کا
ایسے اوصاف تو کسی میں نہیں
حسنِ احمدؐ ہے عشق وحدت کا

نعتیہ ہائیکو

یا شاہِ بولاک
آپؐ کے قول و فعل سبھی
سرتاسر ادراک

☆

پھولوں کی بو باس
مہکے احمدؐ کے دل سے
رحمت کا احساس

☆

الفت کا پیکر
کوئی نہیں ہے آپؐ سا
محبوب داور

نعتیہ ہائیکو

عالم ایسا ہے
اب تو بھروسہ بھی آقا
دھوکا دیتا ہے

☆

سرتاپا سرشار
کر ہی دیا ہے آپؐ نے
صحرا بھی گلزار

☆

اب کیا ہے رونا
بنا دیا ہے آپؐ نے
مٹی کو سونا

نعتیہ ہائیکو

جلوہ ہے رب کا
حسنِ نبیؐ ہے بیگماں
حق کبریا

☆

ہر غم سہتا ہوں
آقا غم کی بھیڑ میں
تنہا رہتا ہوں

☆

تنویرِ ایماں
آپؐ کی طرزِ زندگی
تفسیرِ قرآں

نعتیہ ہائیکو

خوابوں کی تعبیر
آپؐ کے اک اک فعل میں
انساں کی توقیر

☆

بدلی ہے تقدیر
بخشی آپؐ کی فکر نے
پستی کو توقیر

☆

اندھیارے بھاگے
آقا آپؐ کے قدموں سے
رستے بھی جاگے

نعتیہ ہائیکو

ہر جانب دشمن
مولا کیا محفوظ رہوں
روٹھا اپنا پن

☆

آپؐ سراپا پیار
مانا آپؐ نے سو دل سے
دشمن کو بھی یار

☆

یا شاہِ طیبہ
میں بھی دیکھوں رو برو
آپ کا جلوہ

نعتیہ ہائیکو

ہو مشکل آساں
کر دیجے امداد شہا
مشکل میں ہے جاں

☆

شاہِ بطحا خیر
نظریں حیراں دل مضطر
اپنے بھی ہیں غیر

☆

یا بندہ پرور
چمکے گی قسمت میری
کر دو ایک نظر

نعتیہ ہائیکو

رحمت کے صدقے
میرے الجھے مرحلے
حل کر دو سارے

☆

اپنے بھی چھوٹے
میرے مولا ایسے میں
ہمت نہ ٹوٹے

☆

اپنے لوٹے ہیں
شاہِ یثرب منزل کے
رستے ٹوٹے ہیں

نعتیہ ہائیکو

چھوٹ رہا ہے دل
مولا مصائب کے ڈر سے
ٹوٹ رہا ہے دل

☆

دل کیا اوب گئے
آقا غم کے طوفاں میں
ساحل ڈوب گیا

☆

بدلیں گے وہ کب
مولا میٹھے بول ان کے
زہریلے ہیں سب

نعتیہ پنج بھی

آئے جب کملی والے
پھیلے جگ میں اجیالے
چمکا ہر ذرّہ
گوشہ گوشہ بن گیا
جنت کا جلوہ

☆

نفرت الفت میں بدلی
جھلکی جب کالی کملی
پھیلا ہر سو پیار
کانٹوں میں بھی پھول کھلے
مہکا ہر کردار

نعتیہ پنج بھی

رفتہ رفتہ یا نبیؐ
طوفانوں سے ہوگئی
سب کی نیا پار
تھاما جب سے آپؐ نے
امت کا پتوار

☆

خوشیوں میں غم سہتا ہے
اک مدت سے رہتا ہے
دل مرا ناشاد
آقا اب سن لیجئے
میری بھی فریاد

نعتیہ پنج بھی

کردیجئے امداد نبیؐ
سنتا نہیں ہے کوئی بھی
مظلوں کی بات
ظلم وستم کی آگ میں
جلتے ہیں دن رات

☆

جلوؤں کے اظہار سے
آپؐ کے دیدار سے
ہوگئی میری عید
شاہِ دیں، بہر خدا
ٹوٹے نہ امید

☆

رحمت سے معمور ہیں
دن تو کیا پر نور ہیں
آپ کی راتیں بھی
طرزِ عمل کا آئینہ
آپ کی باتیں بھی

نعتیہ ماہیے

مجبور تمنا ہوں
یا شاہِ بطحا
میں آپ کا شیدا ہوں

☆

اسلاف میں یکتا ہیں
انوارِ یزداں
اوصاف میں یکتا ہیں

☆

کیا ظرف میں ہے عالی
مولا کے در سے
لوٹا نہ کوئی خالی

☆

پر کیف رنگوں میں
ہر جنت کھوئی
خضرا کے جلوؤں میں

نعتیہ ماہیے

غم خوار غریبوں کے
سرکارِ طیبہ
ہمدرد یتیموں کے

☆

آنسو کو ہنسی بخشی
میرے آقا نے
غم کو بھی خوشی بخشی

☆

افلاک کا زینہ ہے
جنت کا جلوہ
یہ شہرِ مدینہ ہے

☆

دنیا بھی مدینے میں
مولا کے باعث
عبقیؔ بھی مدینے میں

نعتیہ ماہیے

حد سے بھی سوا دی ہے
ایماں بھی قرباں
دشمن کو دُعا دی ہے

☆

کاسہ مرا بھر دیجے
ہوئے نا خالی
آقا یوں کر دیجے

☆

اعزاز ہے یہ یکتا
آقا کا روضہ
مرکز ہے دنیا کا

☆

دیکھا شہ نے یکساں
برتی نہ تفریق
جانا سب کو یکساں

نعتیہ ماہیے

نیرنگیٔ جنت کیا
آپؐ کے آگے
رضواں کی حیثیت کیا

☆

دکھیاروں کے سرور
مفلس رہ کر بھی
ناداروں کے پرور

نعتیہ ترائیلے

خود، خدا بھی ہوا ہے گرویدہ
جسمِ احمدؐ ہے نور کا پیکر

ماہ و انجم بھی رشک کرتے ہیں
ہیرے موتی بھی اس پہ مرتے ہیں
غنچہ و گل سبھی نکھرتے ہیں
دونوں عالم حضورؐ کا پیکر
خود خدا بھی ہوا ہے گرویدہ
جسمِ احمدؐ ہے نور کا پیکر

نعتیہ ترائیلے

گوشہ ہر گوشہ ہوگیا روشن
مصطفیٰؐ کی نظر جہاں پہنچی

جلوہ جلوہ ہوا ہے شرمندہ
قطرہ قطرہ ہوا ہے رخشندہ
ذرہ ذرہ ہوا ہے تابندہ
اک بصیرت کہاں کہاں پہنچی
گوشہ ہر گوشہ ہوگیا روشن
مصطفیٰؐ کی نظر جہاں پہنچی

نعتیہ ترائیلے

فوق تر ہے حضورؐ کی عظمت
ارضِ طیبہ پہ فلک جھکتا ہے

اس کی نظارگی بڑی ہی سلیس
اس کی شادابیاں لطیف و نفیس
اس کے جلوے ہیں جیسے مقناطیس
جانے والا بھی یہاں رکتا ہے
فوق تر ہے حضورؐ کی عظمت
ارضِ طیبہ پہ فلک جھکتا ہے

نعتیہ ترائیلے

ایسا کوئی نہ ہوا دنیا میں
جس نے نفرت کو محبت بخشی

رحمتِ عالمین کو سوچو
الفتِ شاہِ دین کو سمجھو
فتح مکہ کے بعد بھی دیکھو
جانی دشمن کو بھی راحت بخشی
ایسا کوئی نہ ہوا دنیا میں
جس نے نفرت کو محبت بخشی

نعتیہ تروینی

مصلحت جانے کیا رہی اس پر
ہو سکی نہ حضورؐ کی رحمت
بوجہل کے نصیب پر کیسے؟

☆

اہلِ طائف کی سنگ باری سے
حق کے دلبر لہولہان ہوئے
ظلم کو صبر سے کیا نادم

☆

جب خدا کے رسولؐ کے حق میں
کنکروں نے تو گواہی دیدی
بوجہل پھر بھی معترف نہ ہوا

نعتیہ تروینی

اک نظر کیا پڑی محمدؐ نے
برملا کوہ میں سونا دیکھا
کیا کمالِ نگاہِ احمدؐ ہے

☆

جب خدا کے نبیؐ نے مکہ سے
جاں ہتھیلی پہ لے کے ہجرت کی
اس سے بہتر کوئی بھی حل نہ تھا

☆

کیا شگفتہ مزاج رکھتے تھے
دشمنوں پر بھی کی مہربانی
مصطفیٰؐ کا عجیب عالم تھا

نعتیہ کجری

نعتیہ لوری

میرے نورِ نظر سو جا
میرے لختِ جگر سو جا
نبیؐ کے نام پر سو جا

نبیؐ کا نام لے لے کر
تجھے جھولا جھلاتی ہوں
نبیؐ کے نام کی رحمت
ترے دل پر لٹاتی ہوں
میرے نورِ نظر سو جا
مرے لختِ جگر سو جا
نبیؐ کے نام پر سو جا

نعتیہ لوری

آمنہ کے دلارے محمد نبیؑ
جن وانساں کے پیارے محمد نبیؑ
ان کی الفت میں سو جا مرے لاڈلے

ذکر اُن کا یقیناً ہے ذِکرِ خدا
ورد اُن کا بلا شک ہے وردِ خدا
سب کی آنکھوں کے تارے محمد نبیؑ
ان کی الفت میں سو جا مرے لاڈلے

حور و غلماں نے جھولا جھلایا انہیں
روز پریوں نے آکر سجایا انہیں
دو جہاں کے نظارے محمد نبیؑ
ان کی الفت میں سو جا مرے لاڈلے

آپؐ کا ساری دنیا پہ احسان ہے
آپؐ ہی پر زمانے کا ایمان ہے
دین و دنیا سنوارے محمد نبیؑ
ان کی الفت میں سو جا مرے لاڈلے

نعتیہ لوری

میری آنکھوں کا تارا تو
مرے دل کا سہارا تو

مرے ننھے ذرا سو جا
مرے منے ذرا سو جا
نبیؐ جی مسکرائیں گے
ستارے جگمگائیں گے
نبیؐ کی ہے نظر ہم پر
نبیؐ ہیں اپنے چارہ گر
مرے ننھے ذرا سو جا
مرے منے ذرا سو جا

نعتیہ لوری

یا محمد مصطفیٰ یا محمد مصطفیٰ
میرا ننھا لاڈلا سو رہا ہے سو رہا

آپؐ کا صدقہ ہے یہ
آپؐ کا تحفہ ہے یہ
آپؐ کر دیجے دعا
یا محمد مصطفیٰ
میرا ننھا لاڈلا
سو رہا ہے سو رہا

سوئے میٹھی نیندیہ
پیاری پیاری نیندیہ
آپؐ کر دیجے دعا
یا محمد مصطفیٰ
میرا ننھا لاڈلا
سو رہا ہے سو رہا

نعتیہ لوری

نبیؐ جی نبیؐ جی کی متواری دھن پر
مرے لعل سو جا مرے لعل سو جا

مرا چاند بھی تو
مری چاندنی تو
مری تازگی کیا
مری زندگی تو
نبیؐ جی نبیؐ جی کی متواری دھن پر
مرے لعل سو جا مرے لعل سو جا

ترے دل پہ دل بھی
نچھار کروں میں
ترے واسطے ہی
ہمیشہ رہوں میں
نبیؐ جی نبیؐ جی کی متواری دھن پر
مرے لعل سو جا مرے لعل سو جا

نعتیہ چوبولے

یہ تو سچی بات ہے بھولے سے نہ بھول
مانگ احمدؐ کے نام سے ہوگی دعا قبول
ہوگی دعا قبول تو بن جائے گی بات
برسے گی انگاروں پر رحمت کی برسات
ہوجائے گا دیکھنا صحرا بھی گلزار
بن جائے گا چار سو موسم بھی دلدار

☆

مکہ سے جب شاہِ دیں طیبہ میں آئے
جھلس رہے تھے ہر طرف ایماں کے سائے
ایماں کے سائے چھائے سارے طیبہ پر
سب کی نظروں میں اترا راحت کا منظر
پھیلی ، خوشبو چار سو لہکے مہکے پھول
اڑتے اڑتے اڑ گئی ویرانی کی دھول

نعتیہ چوبولے

پیارے احمد مصطفیٰ، مضطر ہے انفاس
جاگا دل میں آپؐ سے ملنے کا احساس
ملنے کے احساس کی ہوجائے تکمیل
دیکھوں میں بھی آپ کی نورانی تشکیل
آپؐ کی اک ذات ہے، ایسی روشن ذات
دیکھا جس نے آپؐ کو دیکھا کائنات

☆

زحمت میں دی آپؐ نے رحمت کی سوغات
کاسہ کاسہ بھر دیئے رہ کے خالی ہات
رہ کے خالی ہاتھ بھی، کہلائے سرور
آپ کا احسان ہے ساری دنیا پر
بن کے آئے آپؐ ہی اندھیارے میں نور
آپ کے انوار سے ہر ذرہ ہے طور

نعتیہ کہہ مکرنیاں

جلوہِ رشک جنت ہے
ارض و فلک کی رغبت ہے
جس میں احمدؐ کا روضہ
کا سکھی مکہ نا سکھی طیبہ

☆

اعلیٰ خو اعلیٰ رتبہ
اعلیٰ دل اعلیٰ درجہ
نبیوں میں جو ہیں سید
کا سکھی ایوب نا سکھی احمدؐ

☆

جن پہ حق بھیجے سلام
جن سے حق کرتا کلام
جو ہیں رب کے محترم
کا سکھی یعقوب نا سکھی خیر الاممؐ

نعتیہ کہہ مکرنیاں

آپ رب کا نور ہیں
نور سے معمور ہیں
آپ سے دنیا بنی
کا سکھی آدم نا سکھی نبیؐ

☆

سب رسولوں سے جدا
آپ محبوبِ خدا
کس کا ایسا مرتبہ
کا سکھی عیسیٰ نا سکھی مصطفیٰؐ

☆

سکھ دیا اور دکھ لیا
زہر بھی ہنس کر پیا
کون ہے ایسا جری
کا سکھی رستم نا سکھی احمد نبیؐ

نعتیہ کہہ مکرنیاں

ہنستے ہنستے روتے تھے
جاگے جاگے سوتے تھے
کانٹوں کو بھی بخشے پھول
کا سکھی مالی نا سکھی رسولؐ

☆

غیروں سے بھی پیار کرے
الفت کا اظہار کرے
یکجہتی کا نور
کا سکھی چاند نا سکھی حضورؐ

☆

پہنچے رب کے روبرو
رب کو تھی یہ جستجو
منتظر جس کا احد
کا سکھی جبرئیل نا سکھی احمدؐ

نعتیہ کہہ مکرنیاں

دکھیوں کا غمخوار وہ
نفرت میں بھی پیار وہ
ان سے ہی نسبت میری
کا سکھی زردار نا سکھی نبیؐ

☆

پہلے بھی آخر بھی وہ
باطن بھی ظاہر بھی وہ
ان سے میرا واسطہ
کا سکھی دوستاں نا سکھی مصطفیٰؐ

☆

دنیا میں جب آگئے
رحمت بن کے چھا گئے
ان سے پیار مجھے بے حد
کا سکھی موسیٰ نا سکھی احمدؐ

نعتیہ پہیلیاں

دن کیا رات میں جاگا ہے
پیٹ پہ پتھر باندھا ہے
ہر مشکل سے گذرا ہے
کون ہے ایسا دکھیارا ؟
وہ ہے نبی کملی والا

☆

اُس کی زمین ہے آسماں
اُس کا مکاں ہے لا مکاں
اس کو کیا سمجھے جہاں
ایسا کس کا کام ہے ؟
جس کا محمدؐ نام ہے

نعتیہ پہیلیاں

وحدت کی پہچان دیا
تابندہ ایمان دیا
پاکیزہ قرآن دیا
کس نے یہ تحفے بخشے ؟
بخشے کملی والے نے

☆

قطرے کو دریا بخشا
مٹی کو سونا بخشا
کنکر کو ہیرا بخشا
کون ہے ایسا دلدارا؟
وہ تو محمدؐ ہے پیارا

نعتیہ پہیلیاں

بات اُس کی گفتارِ حق
کام اُس کا کردارِ حق
ٹھہرا جو دلدارِ حق
کون ہے وہ محبوبِ حق ؟
وہ ہے نبی مطلوبِ حق

☆

ظلمت ظلمت تابانی
کانٹوں میں گل افشانی
ہر خوبی میں لاثانی
کون ہے یوں سب سے برتر؟
وہ ہیں محمدؐ پیغمبر

نعتیہ پہیلیاں

زخموں پر مرہم کی خو
شعلوں پر شبنم کی خو
سانسوں میں ہمدم کی خو
کون کرے یہ ہمدردی ؟
یہ تو خو ہے احمدؐ کی

☆

رحمت بن کر آئے جو
دنیا بھر پر چھائے جو
غیروں کو اپنائے جو
کس کا ہے ایسا کردار؟
یہ ہے محمدؐ کا کردار

نعتیہ وَاکا

ہمارے کام کی حرکت
نبی کے نام کی برکت
سہارا اپنی پرسش کا
وسیلہ اپنی بخشش کا
زباں پر اپنی محشر میں نبیؐ کا نام کافی ہے

☆

سنواری زندگی اپنی
سنواری موت بھی اپنی
یہی آئین فطرت کا
یہی فرمان قدرت کا
محمدؐ کی محبت نے ہمیں قرآن بخشا ہے

☆

عمل کی بات ہی بولے
عمل سے ہی زباں کھولے
سنا یارب کا، سنایا ہے
کہا جو کر دکھایا ہے
نبیؐ کا قول بھی یکساں نبیؐ کا فعل بھی یکساں

نعتیہ وَاکا

کھلے اسرار قدرت کے
محمدؐ اور وحدت کے
نبوت کی رسالت کی
یہی حد ہے محبت کی
خدا نے دید کی خاطر بلایا عرشِ اعظم پر

☆

قمر شق ہو گیا یکسر
سراسر بول اٹھے کنکر
کبھی سورج پلٹ آیا
نظر آیا نہیں سایہ
محمد مصطفیٰؐ اوصاف میں یکتا نظر آئے

☆

ستم کو خیر خواہی دی
غلاموں کو بھی شاہی دی
ہوا ضو بار ہر ذرہ
مٹایا نام ظلمت کا
محمدؐ کی نگاہوں نے کیا گلزار صحرا کو

نعتیہ وَا کا

جہالت کے زمانے میں
ضلالت کے زمانے میں
زمانے کو سکھایا ہے
زمانے کو پڑھایا ہے
محمد مصطفیٰؐ اُمی ، بنے تفسیر قرآں کی

☆

رہے اول بھی آخر بھی
رہے باطن بھی ظاہر بھی
جہانوں کے جہانوں میں
زمین و آسمانوں میں
نہ تھا نہ ہے نہ اب ہوگا، محمد مصطفیٰؐ جیسا

نعتیہ تنکا

یاشاہِ ابرار
مجھ کو دکھلا دیجئے
جلوہ ایک بار
سمجھوں گا میں بیگماں
دیکھا میں نے دو جہاں

☆

پھولوں کا احساس
آقا آپ کی باتوں میں
غنچوں کا انفاس
چہک لہک ہے سانسوں میں
تارے جھلکے آنکھوں میں

☆

وحدت کی آواز
آنسو آنسو ہنسا دیا
خوب ہے یہ اعجاز
شاہِ بطحا کے در سے
لایا ہوں جھولی بھر کے

نعتیہ رینگا

دکھیوں کے والی
سرکارِ دو عالم نے
بخشی خوشحالی
ہن برسائے صحرا میں
پھول کھلائے صحرا میں

☆

کیا یاروں کی بات
دشمن سے بھی پیار کیا
رحمت کی سوغات
سب کو یکساں اپنایا
پیار محبت سکھلایا

☆

صبح سی گرمی
شاہِ دیں کی باتوں میں
شبنم سی نرمی
حسن الفت کیا کہنے
حسن ندرت کیا کہنے

نعتیہ چوکا

رکھ پائے نہ تاب
دیکھ کے یکسر ہو گئے
ششدر شیخ و شاب
کیا ہے آپؐ نے انگلی سے
دو پارہ مہتاب

☆

اندھیارا چھایا
ڈھلتا سورج ڈوبا تو
دل بھی گھبرایا
آپؐ کے وصف اعلیٰ سے
سورج لوٹ آیا

☆

سوکھے میں ساون
برسا ہے رحمت بن کے
یہ کیسا ہے فن
خاکِ پائے احمدؐ سے
آنکھ ہوئی روشن

نعتیہ کا تا اوتا

احمدؐ کا جلوہ
دونوں عالم کا مظہر
روشن جس سے ہر منظر

☆

کملی والے نے
خوابوں کو تعبیر دیا
ظلمت کو تنویر دیا

☆

رب کے دلبر نے
صحرا کو گلزار کیا
موسم نغمہ بار کیا

☆

گہری ظلمت میں
وحدت کا پیغام دیا
قرآن کا انعام دیا

نعتیہ سیڑوکا

شاہِ طیبہ کا
سیدھا، سادہ رستہ ہے
اچھا ہے اور سچا ہے
جلوہ منزل کا
ہر دم راحت پاتا ہے
ہر دم عزت پاتا ہے

☆

میں جگنو
کیسا روشن پیار ہے
تاروں سا ضوبار ہے
احمدؐ کے آنسو
ٹوٹے دل کا حوصلہ
راحت افزا راستہ

مصطفیٰ السلام علیک

یا نبی مصطفیٰ السلام و علیک
یا رسولِ خدا السلام و علیک
اے حبیب خدا سید المرسلیں
سید الانبیاء السلام و علیک
کیا بشر کیا ملک کیا شجر کیا حجر
سب نے تم سے کہا السلام و علیک
بکریوں پر تمہاری بزرگی کھلی
سر جھکا کر کیا السلام و علیک
بھیڑیوں بکریوں کے محافظ بنے
شاہِ معجز نما السلام و علیک
سب نے تعمیل کی آپؐ کے حکم کی
کملی والے شہا السلام و علیک
بہرِ حق اپنے ارشدؔ کی لیجے خبر
اے شہِ دوسرا السلام و علیک

سن لو میرا سلام

یا شاہِ دین سن لو میرا سلام علیکم
یہ کہہ دو کہ قبول ہے تیرا سلام علیکم

عاجز نواز مولا ،لاج عاجزوں کی رکھ لو
بے فیض کس کا تم نے پھیرا سلام علیکم

ہو جائے ہم پہ آقا نظر کرم تمہاری
بن جائے رحمتوں کا ڈیرا سلام علیکم

ہاتھ آ گئی تمہاری جب مشرعۂ محبت
تا زندگی محب نے پیرا سلام علیکم

مقبول تم کو ہوگی ہر التجا ہماری
ہم کو اسی سبب سے گھیرا سلام علیکم

ہر اُمتی تمہارا کہتا ہے روز و شب یوں
میرے حضور لیجئے میرا سلام علیکم

دربارِ مصطفی تک ارشدؔ ہوئی رسائی
مقبولِ مصطفی ہے تیرا سلام علیکم

افسر سلام علیکم

اے سارے انبیاء کے افسر سلام علیکم
تم ہو حبیبِ ربِ اکبر سلام علیکم

دکھلا دو روئے انور اے خاتمِ پیمبر
تم پر درودِ اطہر تم پر سلام علیکم

سرہائے عرش و کرسی زیر قدم تمہارے
کیوں کر کریں نہ تم کو جھک کر سلام علیکم

وہ رعب ہے تمہارا بت ہو گئے شکستہ
اے آمینہ کے ماہِ انور سلام علیکم

کعبہ سے بت پرستی معدوم ہو گئی ہے
اے دینِ حق کے اظہر سرور سلام علیکم

چوپائے جانور بھی اکثر شجر حجر بھی
کرتے تھے یا شفیقِ داور سلام علیکم

جن و بشر کے آقا حور و ملک کے آقا
سب کے قبول کیجئے یاور سلام علیکم

بہر زیارت ہم کو بلوالو سوئے روضہ
ہم بھی کریں گے جھک کر در پر سلام علیکم

منزل کی مشکلوں سے ارشد نجات پائے
لے لو تم اُسکا اُس کے رہبر سلام علیکم

سلام کہہ دینا

اے مدینے کو جانے والی ہوا مصطفیٰ سے سلام کہہ دینا
میں ازل سے غلام ہوں ان کا یہ نویدِ غلام کہہ دینا
جا مدینے کو اے دل مضطر بارگاہِ رسول میں جا کر
جانتا ہے تو میری حالت کو میرا حالِ تمام کہہ دینا
ہر گھڑی تم کو یاد کرتا ہے دم بہ دم آہ سرد بھرتا ہے
تم نہ لو گے اگر خبر اس کی ہوگا جینا حرام کہہ دینا
دردِ فرقت سے اے شہِ بطحیٰ سخت سے سخت ہے اک صدمہ
تم نہ بلواؤں گے سوئے طیبہ، ہوگا رسوائے عام کہہ دینا
جانتا ہے تو حالِ ارشدؔ کو جانتا ہے خیالِ ارشدؔ کو
سرور دیں سے اے دلِ مضطر تو بصد احترام کہہ دینا

نذرانہ سلام

صلوٰت سلاموں کا انمول ہے نذرانہ
خدمت میں محمد کی بھیجا کرو روزانہ

کرنا ہے اگر تم کو جنت کی خریداری
ٹھہرا ہے ازل سے یہ اُس کیلئے بیعانہ

کعبہ کی زیارت سے کچھ بھی نہ نظر آیا
نکلا میرے مقصد کا باعث تیرا کاشانہ

اے پیارے نبی یہ ہے تیری کرم افزائی
آباد کیا تو نے میرا دلِ ویرانہ

گو قیس تھا دیوانہ لیلیٰ کی محبت میں
لیکن تیری اُلفت میں میں ہوگیا دیوانہ

سرشار ہوں میں تیری مستانہ نگاہوں سے
ساقی کی ضرورت ہے نہ خواہش میخانہ

ایسی تیرے پر توکی روشن ہے چمک مجھ میں
بے نور نظر آیا ہیرا ہو کہ در دانہ

جھکتے ہیں زمانے کے سلطان میرے آگے
ہے تیری غلامی سے رتبہ میرا شاہانہ

قرآں میں الفقر و فخری ہے تیرا مسلک
ارشدؔ کو بھی سمجھا دے یہ رمز فقیرانہ

سلام النبیؐ

اے عشقِ مصطفیٰ سے کہنا سلام ہمارا
محبوبِ کبریاء سے کہنا سلام ہمارا

ہٹ کے اُصولِ دیں سے بے حال ہو گئے ہم
گمراہیوں کے باعث پامال ہو گئے ہم
عالم کے رہنما سے کہنا سلام ہمارا

ہم سے زمانہ برہم ہوتا ہی جا رہا ہے
ہر صبح و شام لاکھوں فتنے اُٹھا رہا ہے
وہ ردِ ہر بلا سے کہنا سلام ہمارا

اِس طرح آ گیا ہے گرداب میں سفینہ
بچنا محال ہے اب مشکل ہوا ہے جینا
اُمت کے ناخدا سے کہنا سلام ہمارا

مانے گا رب عالم آقا تمہارا کہنا
اک بار پھر دلا دو نظر کرم کا صدقہ
خالق کے دلربا سے کہنا سلام ہمارا

دنیا میں سینکڑوں کی بگڑی بنا دیئے ہیں
تم نے سخاوتوں کے دریا بہا دیئے ہیں
ارشدؔ شہِ سخا سے کہنا سلام ہمارا

سلام بارگاہِ مصطفیؐ میں

اپنے غلاموں کا شہا عرض ہے سلام لو
سردارِ انبیاء عرض ہے سلام لو

خود کو خدا نے جو بے چین پایا
عرش پہ روبرو تم کو بلایا
مولا کے دِلربا عرض ہے سلام لو
سردارِ انبیاء عرض ہے سلام لو

احکام رب کے فرماں تمہارے
مطلق نہیں فرق یکساں ہیں سارے
اللہ کے ہم نوا عرض ہے سلام لو
سردارِ انبیاء عرض ہے سلام لو

خبردار ایسا کیا گمرہی سے
کیا آشنا ہر جلی و خفی سے
عالم کے رہنما عرض ہے سلام لو
سردارِ انبیاء عرض ہے سلام لو

دونوں جہاں میں تمہیں سمجھا نہ کوئی
کیا تاب ارشدؔ کرے نعت گوئی
اسرارِ کبریاء عرض ہے سلام لو
سردارِ انبیاء عرض ہے سلام لو

سلام لو

لِلّٰہ آمینہ کے پیارے سلام لو
یثرب نگر کے راج دلارے سلام لو

جدِّ حسن حسین ہو حق کے قبول ہو
یا مصطفیٰ تمہیں تو محمدؐ رسول ہو
صبر و رضا کے عرش کے تارے سلام لو
لِلّٰہ آمینہ کے پیارے سلام لو

وحدانیت کا دہر میں ڈنکا بجا دیئے
بُت کے پجاریوں کو خدا سے ملا دیئے
سلطانِ دین ، دین کے یارے سلام لو
لِلّٰہ آمینہ کے پیارے سلام لو

کفار جن کو دیکھ کے حیران ہو گئے
ایسے جہاں پہ آپ کے احسان ہو گئے
عاجز نواز حق کے نظارے سلام لو
لِلّٰہ آمنہ کے پیارے سلام لو

صحرا کے خارزاروں میں گلشن کھلا دیئے
دنیائے رنج و غم کو مسرت بنا دیئے
ارشدؔ کی ظلمتوں کے ستارے سلام لو
لِلّٰہ آمنہ کے پیارے سلام لو

صلوات وسلام

یا محمد مصطفیٰ سلطانِ صلوات و سلام
ہے ازل سے آپ ہی شایانِ صلوات و سلام

بے کسوں کی بے بسوں کی دست گیری کیجئے
بہر خالق بے سہاروں کو سہارا دیجئے
یا محمد مصطفیٰ سلطانِ صلوات و سلام

لحہ در لحہ نئے غم ہو رہے ہیں رونما
تم اگر چا ہو تو یہ چشم زدن میں ہو فنا
یا محمد مصطفیٰ سلطانِ صلوات و سلام

المدد یا سیدی دل پر اندھیرا چھا گیا
امت عاصی کا طوفاں میں سفینہ آگیا
یا محمد مصطفیٰ سلطانِ صلوات و سلام

تم وہ رہبر ہو کہ جس نے ہر الم سے بے گماں
منزلِ مقصود تک پہنچا دیا ہے کارواں
یا محمد مصطفیٰ سلطانِ صلوات و سلام

ہر گھڑی ہے شاہِ طیبہ آپ کی تم پر نظر
پل صراطِ حشر کا ہم کو نہیں خوف و خطر
یا محمد مصطفیٰ سلطانِ صلوات و سلام

''السلام علیکم''

نبی مصطفیٰ السلام علیکم شہِ انبیاء السلام علیکم
حبیبِ خدا السلام علیکم میرے رہنما السلام علیکم

ہو لِلّٰہ مرے رنج و غم کا ازالہ
کرم کی نظر ہو شہنشاہِ والا
جو آئی مصیبت اُسے تم نے ٹالا
مصیبت زدوں کا کیا بول بالا
نبی مصطفیٰ السلام علیکم......

دیا جو بھی واپس کبھی نہ لیا ہے
مساکین و غرباء کا دل خوش کیا ہے
طلب کے مطابق سبھوں کو دیا ہے
سبھی کا اک چاک دامن سیا ہے
نبی مصطفیٰ السلام علیکم......

بچایا ہے شیروں سے مسلماں کو تم نے
بری کردیا بحرِ طوفاں سے تم نے
عجب فیض پایا ہے قرآں سے تم نے
ملاقات کی ربِ رحماں سے تم نے
نبی مصطفیٰ السلام علیکم...

غریبوں حقیروں کی فریاد سن لو
خدا کیلئے نظر شفقت سے دیکھو
کرو قیدِ مشکل سے آزاد ہم کو
میسر خوشی ہو میسر خوشی ہو
نبی مصطفیٰ السلام علیکم...

ستم بن گیا ہے خزاں کا زمانہ
بہار خوشی ہو عطا شاہِ دانا
عطا رونے والوں کو ہو مسکرانا
درخشاں ہو قسمت کا اختر یگانہ
نبی مصطفیٰ السلام علیکم...

تصدق تیرے نور کے تاج والے
ہیں رتبے تیرے عرش و معراج والے
کرم ہو خطا کار کی لاج والے
عنایت ہو کونین کے راج والے
نبی مصطفیٰ السلام علیکم ......

شراباً طہورا سے سرشار کردے
نہ ہیں زر کے طالب نہ تو ہم کو زر دے
شہِ دین ، کاسہ مرادوں سے بھر دے
پئے دید ارشدؔ کو بے تاب کردے
نبی مصطفیٰ السلام علیکم...

نعتیہ غزل نما

قدوم، عرشِ علیٰ پہ جس کے بلندیوں کا نصیب ہے وہ
عجیب ہے وہ عجیب ہے وہ

کچھ ایسی حاصل ہوئی حضوری فقط رہی دو کمال کی دوری
خدا سے اتنا قریب ہے وہ

وہی ہے حسن بیاں کا حاصل اُسی پہ قرآں ہوا ہے نازل
زمانے بھر کا خطیب ہے وہ

علاوہ اِس کے خدا کا مہماں ہوا نہ ہوگا کوئی بھی انساں
خدا کا ایسا حبیب ہے وہ

عداوتوں کا مزاج بدلا خباثتوں کا بھی راج بدلا
محبتوں کا نقیب ہے وہ

فقیر رکتے ہیں اُس کے در پر امیر جھکتے ہیں اُس کے در پر
امیر ساماں غریب ہے وہ

دیا ہے ممبر سخن وری کو عروج بخشا سخن گری کو
عظیم ارشدؔ ادیب ہے وہ

Rahmatul-lil-Aalameen

(Naatein)

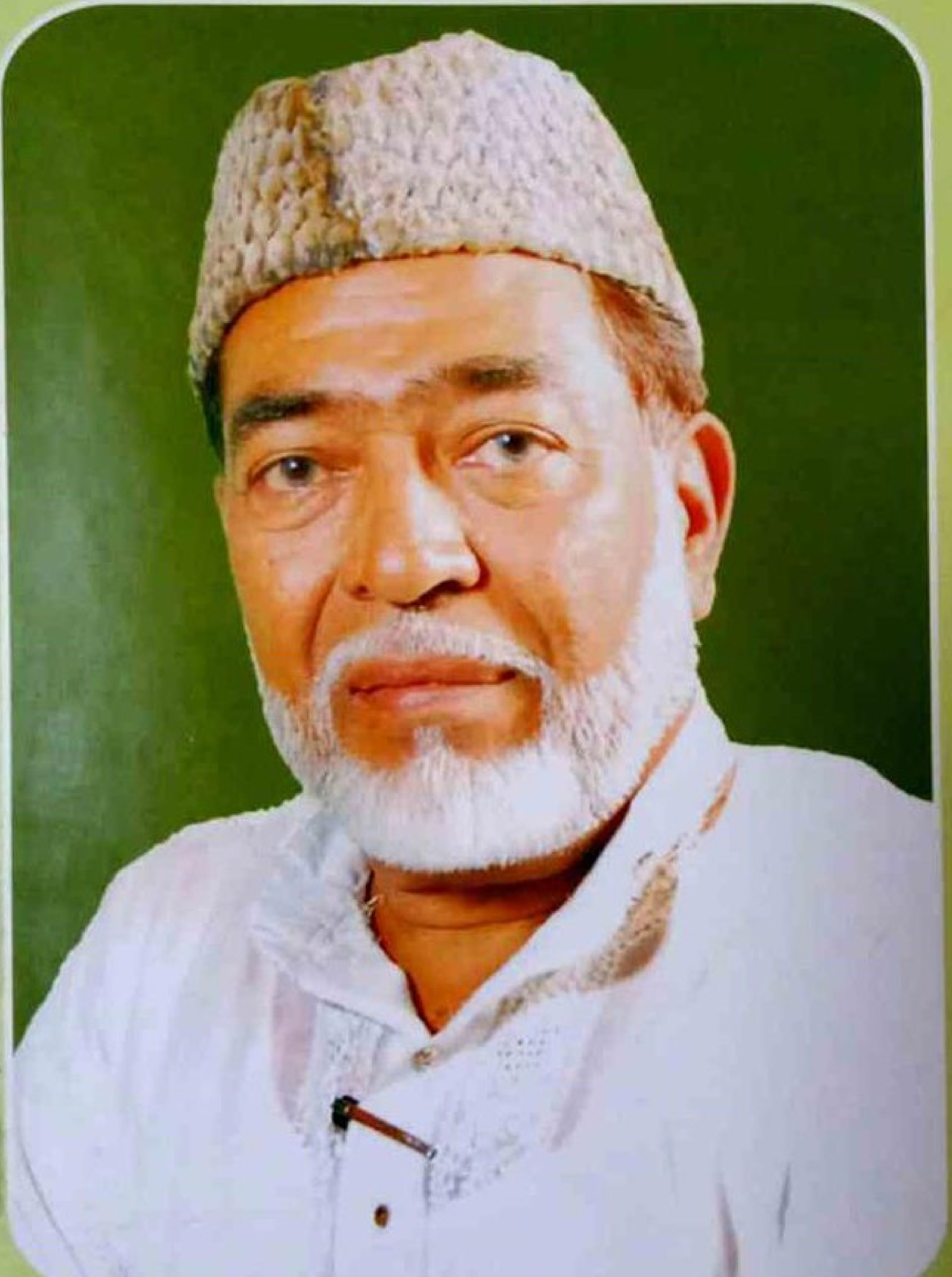

Arshad Meenanagri

NOORANI OFFSET PRESS, MALEGAON @